

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نسیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ حضرت عروۃ الوثقی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت و توجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت و صحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ ملتان، دہلی میں اورنگزیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:-

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہ ربہ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر و وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، قلت خطرات، قبول کلمہ حق، رفع بعض منکرات اور ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار رکھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت لطیفہ اخفی اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفہ انہی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت و احترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویوں، گائیکوں اور ناچنے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ”مختب امت“ کہتے تھے آپ کا دبدبہ اس قدر تھا کہ امراء و سلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے ارد گرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا تکبر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لائھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آ کر مرید ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی کہیں بہو تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہو جاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہو گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:-

صاحب زادگان:

- ۱..... شیخ محمد اعظم
- ۲..... شیخ محمد شعیب
- ۳..... شیخ محمد حسین
- ۴..... شیخ محمد عیسیٰ
- ۵..... شیخ محمد موسیٰ
- ۶..... شیخ کلمۃ اللہ
- ۷..... شیخ محمد عثمان
- ۸..... شیخ عبدالرحمن

حواشی

- ۱..... خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۲۵-۳۵۱
- ۲..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی - کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷-۳۸۸

☆.....☆.....☆



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

قد

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاضل قادیان ہندوی قدس سرہ (م ۱۰۳۲ھ) کے
پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۴۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین
رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ - ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد عظیم علیہ الرحمہ -
مکتوب ۱۷۶ - ۱۷۷ھ) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگزیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ غنی باقر قزوینی کے نام مکتوبات ۱۲-۱۳-۱۴ میں بھی ہیں اور خواجہ اورنگزیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴) ہیں جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی جمعی بڑی بہن (جو داراشکوہ سے چھوٹی تھی) روشن رائے سلیم کا انتقال پر تعزیت بھی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی جو دربار عالم تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس نام ہی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸) ہیں۔ اور آخری مکتوب بیگم کے نبی خلی میں منقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگزیبؒ کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۴ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م) کے نام مکتوبات ۵۵-۵۶-۵۷ ہیں اور نذر عورت خان (بیگم) کے نام ۵۸ مکتوبات (۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰)

پھر ۳۸-۳۷ اور ۴۱ سے ۴۵ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بی بی عرب خاتم کے نام ۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸ مکتوبات ہیں جن میں مکتوب ۹ میں ان کو والد مہربان خطاب کیا ہے۔

ختم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹ ہیں یہ خطاب میرزا (پیر شیخ میر خواں) کا تھا جو اسے سال سیدیم (عالمگیری) میں حج کے بعد ملا تھا اور میرزا دیا اللہ کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد وہ سارنگپور میں رہا اور الہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب علیہ بھی کر دیا لیکن بیا لیسو سال جلوس میں پھر ہزاری منصب ملا۔ سال وفات میں بی بی میر محمد خاں کو بھی ختم خان خطاب تھا (ماثر الام)

کرم خان کے نام ۱۷-۱۶-۱۵ مکتوبات ہیں اس کا نام اردکان تھا جو میرزا مراد التغات (پیر میرزا رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التغات خان ہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خان خاندانی بیوہ صاحبزادہ سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں وہ ہزاری منصب ملا اور لکنؤ پھر مسواری کی فوجدار بن گئے۔ سال جلوس میں کرم خان کا خطاب ملا اور عالمگیری کے سو سال میرزا کرم خان کا خطاب دیا گیا۔ ۱۸-۱۷-۱۶ میں فوجدار بھی لکھا تھا (ماثر الام اور بھٹاؤر کے نام مکتوب ۳۶ یہ بھی کوئی عہداران امر کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹ ہیں۔ یہ کمال الجواہر کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲ میں کراچی کا قاضی محمد شریعت سے استفادہ کیا جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸ میں حافظ صاحب مروت کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۲۲ میں شیخ احوال بادشاہ دین شاہ و شاہزادہ خد اعظم و اورنگ زیب میں شرح احوال بادشاہ دین شاہ ہے۔ حافظ محمد حسن دہلوی (م ۱۲۷۶ھ) جو شیخ عبد محمد دہلوی کے اختلاف میں تھے اور دہلی میں انہی کے قریب بن ہیں وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹ ہیں۔

ملا پانیز محمد مکی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ان کی مرصع تصنیف —
مع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹ ہیں۔

ملا حافظ عبدالرؤف تھیں کہ نام محمد ہے۔ ملا بخش الدین سلطان پوری کے نام محمد اور

122

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شائستگی بے انتہا شارب بارگاہ کبریا نقش بند نقوش موجودات و نیایش بے اقصا نیایش
در گاہ غرور و علاقل پیوند بارغ کائنات کہ دین مبین را به سیف احمدی از اذیت اغیار محصوم ساخته
بخود باقی نریت بخشید و نیز اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع دلائل گردانید
و ادرا علیہ السلام بجلال مستطاب و حاد و عظیم الشان و الامم و النعمان ممتاز و امتیازش را به لبر
واجب الاذعان یا ایها الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً مرا فرار نمود اللهم صل
وسلم علیہ و علی آلیہ و اصحابہ و احبابہ اِنَّکَ جمیدٌ محمودٌ و احقر خدام طریقت اقوم
فی حقیر محمد اعظم را به اخراج مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سر چشمہ بیان الامام ترجمان جناب
اقطاب متاب و الدبر بزرگوار این خدمت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ و الشاب
ارشاد شرافت فیض مہاد فضل بنیاد ماہ اوج حصول امنیت و مراذلقہ دائرہ ہدایت و سرادق کبر
مہبط ولایت در شاد ہادی مصلح صلاح مبداء و معاد متکا و اصحاب علمدار باب اشتاد
غفران پناہ و عنوان دستگاہ مردج طریقہ رقیقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقبض برہ اتباع
یا فتہ بود مستعد فرمود محمدٌ اللهٌ محمدٌ اللهٌ محمدٌ اللهٌ

نہ این تا مہلے رشد فرمایا
معارف آنچنان در دیکم است
کہ آغاز ادب پیدا است انجام
کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

در تابنده الزاوالا امت
 طریق احمدی از دے منور
 لباس رہنمائی در بر او
 نمی گویم کہ مہدی او نمود
 اماے کو بود معصوم از عیب
 حقایق از مضامینش شگفتہ
 ز سیفش دین احمد راست نفرت
 حقایق اندر و گردیدہ مستور
 بود تا گرم بازار ہدایت
 کہ اندے مقبس خورشید ماہ است
 مشاہد طالبان از دے معطر
 روح پارسائی بر در او
 ز مدحش اعتبار خود فرودم
 کتاب مستطاب فیہ لاریب
 ز موزش از مخالف او نہفتہ
 در انا فتحنا ہست مدحت
 برنگ اسم اعظم ہست مستور
 بدوران تار سد فہن عنایت

الہی یاد بادی طالبان را

حیات تازہ مردوح درواں لا

لشیرین مع کلمات مع العالم

بیت ز شہ



مکتوب اول۔ در دید قہور اعمال و حصول بہرہ از نسبت ملاحت و یافتن اتحاد جبری بہ آن دماولے خود را تعین حتی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرار لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات ازان مرتبہ مقصد بے میل و بہتر شدن بہ ارتقاء واسطہ و برحقہ اند و اہل یار این خویش بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

و عند امتحان کترین در ویشان محمد صیغہ الدین بہ عین احوال پرانگندہ جرات نمودہ گستاخی نمی نماید و بساط مید عفو از خود تجاوز کردہ و باز نفسی می کند۔ قبلہ گاہا چندانکہ خواستہ می خواہد کہ از دائرہ مباحات قدم بیرون نہ تہد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکاب مشتبہ و مکروہ و محرم نقد وقت است کہ چہ بیان نماید عمل بہ غریت خود در حق او عتقے مغرب است و از ایشان اونی و احوط بغایت بعید افتادہ۔ اما **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ** کہ باد تو داین ہمہ خرابی و تباہ کاری در محبت سگان آن در گاہ قدم راسخ دارد و در اعتقاد فدویت بہ آن عتبہ علیہ ممتاز است متاع ازین بہتر در بساط خود نہ دارد و نظر بہین اند و ختمہ بعضی سوار بخ سالکہ و لاحقہ معروض می دارد و

تو مراد دل دہ و دلیری بین رد ہی خویش خوان دشیری بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پردی بہ الحاق حقیقت الحقایق
 و بہ حصول بہرہ از نسبت طاعت این دور از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آنچه
 ازین دولت عظمی درک می کرد بہ عرض آن مصدر می گشت بجهت احیان آن قدر این نسبت
 علیہ زیربار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز تمخیل می گردید و نقل در بدن خود احساس
 می نمود و الحال نیز در کار اسرار آن حقیقت عجوبہ منش غواہی می نماید و چند آنکہ دُر در دُر می رو
 گوئیابیچ نہ رفتہ بہت بہ انواع مختلفہ ظهور می فرماید و ہر بار قناد بقا جہد متوہم می شود
 نہ جانش غایت دار و نہ سعادی را حقن پایان ببرد شدہ مستقی و دریا بہ چپان بانی
 ملو و مسکن خود را تعین حتی معلوم می کند و خود را محاط این تعین کہ فوق اد تعین نیست می یابد
 و عجائب غرائب خیر ہا از راہ ہمین تعین در خود می نمود و مثل ابر نیسان الوار و برکات می یابند
 و اسرار لازم الاستقرار بلوے در میان می آرند۔ در بعضی اوقات چنان تمخیل گشتہ است کہ
 مردارید و زیور ہا را بروے نتاری کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت بہت کہ نسبت بہ
 دیگر گوئیاستور شدہ اند و ایضا این در دیش را آن عالی حضرت بار ہا بہ ارتقاء واسطہ و
 اخذ فیوض و برکات از مرتبہ مقدمہ بے حیولت بشر ساختہ اند و بہ علامت کمال اتحاد
 با حقیقت موصی اللہ علیہ وسلم ہین رفیع واسطہ است۔ و این قسم اتحاد لصبیب اقل قلیل است۔
 چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہری گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حق این قسم شغف لازم
 است یا نیست امیدوار است کہ بچواب سراقواز گردد و قبلہ عارفان سلامت صلاح آثار
 فیج تلموز اللہ کہ از ارباب کشف و شہود است از ابتدا شغل تا این زمان عجائب غرائب
 خیرہ نقل می کند از عروج افلاک سبوح و ظهور الوار عرش و صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ من
 الصلوٰۃ و انھما دین التسلیات اکملہا بار ہا ظاہری ساخت و الحال عروج عناصر اربعہ را

درک می کند۔ دھونی عبد الغفور کہ حق خدمت بجای آورد محبتے خاص داور کہ از راہ آن در اکثر مقامات امیدوار است کہ معیت داشته باشد آثار و وجود محبوب در دے متوہم می گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یاران فقیر است و بہ شرف صحبت آن حضرت مشرف گشت۔ در قلبات وحدت وجود بود چنانچہ می گفت کہ ہر ذرہ از ذرات وجود من ندارد آنکس می زند۔ فقیر خواست کہ ادر ازین حال بر آورد و لمحہ در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاہر ساخت کہ تمام ورق من گردانیدند بحدیث سبحانہ الحمد کہ از ان معنی غلصہ یافتہ بہ شاہ راہ افتاد۔ و از یاران جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری پیش از دیگران رقیات عالی نموده از حقوق صفات بصلیہ تکلف می گوید و خود را تمام عالم را گم ساختہ پشود خاص متذہب است و معنی بقائیزدک می کند۔

چون بادشاہ داہلی عسکر دین شہر نیستند بعضے گوشہ نشینان و طالب علمان شلستہ دکان کہ بہ مرزحل از اہل عسکر بہتر اند اخلاص بہم رسانیدہ اند خصوص عافتہ عبدالخلیل لنگ کہ یکے از شیوخ این حدود است و جماعت از اغنیایاوے بر نیز از داند و لطفت خان وغیرہ ہر ازلت خواست و نیاز مندی تمام دارند و بہ فقیر عجب حسن ظن پیدا کردہ چند بار صحبت سکونت داشتہ از راہ دور بہ اخلاص و طلب تمام می آید۔ و چندے دیگر نہ شغل اند کہ ہر کدما بہادکار و برائیات ہر گرم اند۔ فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی بہ اخلاص محبت تمام بہ فقیر ہمراہ می کند امیدوار است کہ بشرف صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوار ہستم۔ حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیدہ امیدوار است کہ توجہات عالیہ میراب گردد و بعنایات و بشارات مخصوص ہر طلبند شود۔ دیاب دھونی پائیدہ دھونی سعد اللہ دلا درسی کہ در محبت حضرت خداست ملا عبدالحق

و حاجی محمد شریعت التماس توجهات خاصه صلاح حضرت سلامت وقت رخصت فاما محمد سالم
خلعتی متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و بی شمار اربت عالیہ بہتر سازند کہ در محبت حضرت
قانی است۔ حال اعلیٰ نور محمد متوطن سر ہند بہت امیدوار مہربانی بہت۔ والسلام
مکتوب دوم۔ در مقام ہر شدن اشتقاق از فرار اربت متبرکہ و ظہور نمودن امام ربانی حضرت
میان جیوکلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاہر شدن حضرت خواجہ نیرنگ کمال رفعت
وائل یافتن نسبت خود را بہ نزول و معلوم نمودن راہ و صول خود را در نہایت علو و ترین محض
بودن این مسلک برادر آن۔ و ثمرہ از احوال سلطان وقت نیز بہ سر نیز گوار خود نوشتہ اند۔

عرض داشت بندہ مہجور محمد سعید الدین بہ خادمان غنہ علیہ عاکفان صدیقین
می رسانند کہ در اثناے راہ بہ فرار اربت متبرکہ رسیدہ شدہ آثار اشتقاق و مہربانیہا از غریزان
در حق خود مشاہدہ نمود۔ و خصوصاً در موضع کہ عارت ربانی حضرت میان جیوکلان و صول
نمودہ اند آن حضرت بہ شان رفیع ظہور فرمودہ در اکثر منزل عنایات داشتند و ہر چند باین
شہر معظم نزدیک می شد خلعتہاے فاخرہ در بر خود می یافت۔ روز عرس بہ زیارت حضرت خواجہ
نیرنگ خواجہ باقی باللہ استسعاد یافت۔ بجاہ و جلال عظیم مانند بادشاہان ظہور نمودند۔ و
بہ نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت باین فقیر بہ نزول وائل تر بہت و گاہ گاہ عروج ہم
واقع می شود۔ در ہنگام عروج بہ طالبان شستن خالی از سعوبت نیست۔ درین روز با عروج
خاص واقع شد۔ در راہ و صول خود را در نہایت علو شان و ترین عالی دریافت و معلوم شد
کہ این قسم مسلک مخصوص بہ مرادی است کہ بہ میر مرادی راہ رفتہ باشد و مریدان را این جا
قدمگاہ نیست۔ حسن و نصارت آن را بہ کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر کہ از جملہ
امر لازم الاستتار است در خود یافتہ تعلق بہ حضور دارد و لیسق الصد و لا یطلق اللسان

نقد وقت است یثد سبحانہ الحمد کہ بادشاہ دین پناہ را در خدمت حضرت اخلاص جمع دیگر
 است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گذشتہ بہ ذکر نفی و اثبات مقید است و ظاہری سازد کہ
 بعضی اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہی کہ می آید استقرار نمی گردد۔ ازین راہ خیل محفوظ
 است وی گوید کہ پیش ازین من اندر هجوم بخاطر دل تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجای آر۔
 و مزیت این طریق عالی را بر طریق دیگر می گوید و بہ رخصت کردن فقیر را منعی نمی شود بالجملہ
 امید دارد توجہ غائبانہ حضرت است۔ امید کہ شفقت نموده نگاہ بہ بجانب او نمایند و اگر
 امرے معلوم شود در عنایت نامہ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کریمت کہ در تھانیرا
 مقرر نمودند کہ در اینجا سر اسے عالی بنام نمایند۔ بسابقاً حسب الحکم بہ عبد الغفریہ در اخراج قاضیات
 دار نقاع ردز آکا دیسی کفار رفتہ است ظاہراً عمل در آمدہ باشد۔ در امور دینی آنچه گفتہ می شود
 بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعت کہ بہ فوز غلامی آن حضرت در آمدہ اند بر عرض
 اخلاص صدق اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و پیرا و وسادات
 آثار مرزا جمال اللہ پسر سعید خان و فہنا کل تاب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیر ہم کہ در
 حلقہ غلامی استسعاد یافتہ اند و سیادت تاب میر کمال الدین حسین داماد پیرا اہم ہوتا
 کہ الحال بہ دخول طریقہ علیہ استسعاد یافتہ عرض اخلاص می رساند و یاران اینجائی خواجہ
 محمد زاہد میان رفیع الدین و اخوند ملا در سکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و
 شیخ عمر غرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرض اخلاص می نمایند
 و از اخلاص جان تشایہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زبان ظاہر سازد و در در آمدن
 قلعہ و در بازار ہاے در حضور انبار۔ جنس خود در جلو می گردد۔ قبیلہ گاہا دزانہ بہ سبب
 هجوم یاران توشتن میسر نیامد لہذا بعد از نماز عشاء تحریر نمود اگر خطاے رفتہ باشد معذور خواہند
 والسلام!

مکتوب سوکیم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و در یوزہ توجہ غائبانہ در حق نوشت
و در دید قصور اعمال و ستمہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔
مرکتبید و طنابکم بہ گردن اندازید کشتان کشتان چو سگانم بہ پیش بار برید
عاصی بہر محمد صیغ الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دارالافتراق بہ
ابن الدنیا محسوس۔ التماس عنایت خاص در خود در یوزہ می نماید ع
شاهان چہ عجب گر بہ تو از نگدارا

اشتیاق قد مبوس سی را چہ شرح دہد چند آنکہ باین مرد مقدمات رخصت آورده شد رضامند
نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب عنایت برآرد
ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از فکر الہی جل شانہ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ
باشند۔ و اے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید

تو دستگیر شواے خضر پے نجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمریان سوارا منند
نقائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل
مشارا الیہ اطلاع دارد۔ مجلا آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقا خفتی می یابد و در
دماغ معلوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین
روزہا صحبتہاے طولانی واقع می شود و بعضی مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص
تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفارش
لعین احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقت رخصت بادشاہ دین پناہ گفته شد کہ مقصود و علت غائی
از آشنائی شمار تغلیع مظالم است والا فی العیاذ باللہ بین ذالک و چنانچہ حاکم پر گنہ دارد کہ
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوئے بسیار غل کنا نمیده شد۔ و تفصیل بعضی مقدمات در کتاب
میرک قند نوشته از انجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملا شاہ حسین امیدوار عنایات خاص
است و کذلک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بلخی السیر خود سبک گرگین آن آستانہ است
یقین کہ مورد اشفاق و مهربانیها خواهد شد۔ والسلام

مکتوب پنجم۔ صوفی پائیدہ در بیان تعینات ثلثہ و بیان آنکہ وصول قدمی بالتعین چیست
و این تعین اول است و مرکز این تعین ناشی از مقام محبوسیت است و تفصیل آن ناشی از
خدا و مایناسب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ محمد و فصلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائیدہ مجد معلوم نمایند کہ ایشان
تعین بھی در حضور حضرت ایشان در حق شما منع شده بود۔ الحال امید کہ ترقیات بے اندازہ
فوق آن تعین نمود باشند لیکن بدانند آگاہ باشند کہ وصول قدمی فوق این تعین ممکن نیست اگر هست وصول
نظری است و بیان آن است کہ فوق تعین علمی حلقہ نزد شیخ ابن عربی و ابوالعین او میر سلوک
اصلاً نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوق آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرمودہ
اند تا آنکہ تعین وجودی ظاہر شود و مرتبہ کہ فوق آن مرتبہ است لا تعین متحقق شد و تا چند
مکاتہ تعین اول همین وجودی قرار یافت چنانچہ نزد شیخ ابن عربی تعین اول علمی ہمی است
و مرتبہ کہ فوق اوست آن را مرتبہ ذاتی گویند۔ آخر الامر در آخر حیات حضرت مجدد الف
ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعین وجودی حتی منکشف شد و میر سلوک تا اینجا منتهی شد
و فوق آن قدم و میر سلوک را گنجایش نماند اما الحمد للہ سبحانہ کہ نظر را از انجا منع فرمود اند

ع بلا بودے اگر زین ہسم نہ بودے

این نوع معارف از حیطہ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فہم آن علو و قاصر اند. و این تعین حتی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اثر است ناشی از مقام محبوبیت است و حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از بنی اہلور یافته و نفس آن تعین ناشی از مقام غلت و حقیقت ابراہیمی است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقام محبوبیت و غلت گردد و نعمت در حق او تمام شود زیادہ درین تا کجا اطناب نماید امید است کہ درین سیر ما در ادا التمرعات از وجود شریف منور گردد. و السلام.

مکتوب ششم. بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً غریمت است و تحمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم. و بیان آن کہ قبول ہدیہ از سلاطین و خیر ہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب

از ناز کہیہاے و احتیاطات امام ہمام چہ و انمودہ آید: ہر چند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اما ہوا المسک ما کثر رقتہ یضیغ لیکن بہ مقضای حدیث رات اللہ کما یحب ان یؤتی بالعرفیۃ یحب ان یؤتی بالرخصۃ عمل بہ رخصت ہم احیاناً غریمت است کما ہو مخملاً رجم من الصحابۃ و المشایخ و العلماء و ہم فی غایت الویج و حسن ظن ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایہ از سلاطین و غیرہ معنی بہت کما فی الاحادیث لہن روایات و غیرہ کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاص در آید فی مطالعہ المؤمنین و لہاس الشہرۃ فی الرثاثۃ و انفسہن مکررہ کذا فی شریعۃ الاسلام و سبل الرعنی عن

الزَّيْنَةُ وَالْجَمَلُ فِي الدُّنْيَا. قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
يَوْمَ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ قِيَمَتُهُ أَلْفَ دُرْهَمٍ وَرُبْعًا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ
قِيَمَتُهُ أَرْبَعَةُ أَلْفِ دُرْهَمٍ. وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَعَلَيْهِ
مِرْدَأَوْهُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَلْعَمَ عَلَى عَبْدٍ أَحَبَّ أَنْ يَرَى
أَثَرَ لَحْنِهِ عَلَيْهِ. وَأَبُو حَنِيفَةَ كَانَ يَرْتَدِي بِرِدَائِهِ قِيَمَتُهُ أَرْبَعُونَ دِينَارًا
وَأَبَاكَ اللَّهُ تَعَالَى الزَّيْنَةُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي
أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ. وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ
لَمَّا مَدَّ يَدَهُ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ النَّفِيسَةِ وَرَأْيَاكُمْ
وَالثِّيَابِ الْخُفَيْسَةِ فَإِنَّهُ مَعَ زَهَادِيهِ وَوَرَعِهِ وَكَانَ يُوصِيهِمْ بِذَلِكَ
كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يُحِبُّ قُلُوبَهُ وَيُحِبُّ مَانَهُ وَخَفِيَّتَهُ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَلْبِسُ الثِّيَابَ النَّفِيسَةَ فِي رَوْحَةِ الْأَخْبَابِ قُرَّةِ
بَيْنِ عَمْرِو خَزَائِمِي كَذَا قَبْلَ بَادِ شَاهِدٍ بِرِوَايَةِ عَمْرِو عَائِلٍ بِوَدَائِهِ مِنْ بَلْقَاءِ شَرِي
سَعِيدٍ كَمَا أُرَافَتُهُ مِي كَفْتَنُهُ دَائِي وَدَرَارِزُ كُوشِي وَجَاهِرُ جَنْدِ نَزْمٍ وَقَبَائِي سُنْدُسٍ وَطَلَا
بِهَ أَنْ حَضَرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرِسْمِ هَدِيَةِ الرِّسَالِ نَمُودِ وَحَضَرَتْ فَرَسَادُهُ إِدْرَاقُ
فَرُودِ. وَكِتَابُ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِينَ فَتَوَى بِرِقْبُولِ كَرْدَانِ هَدِيَةِ الرِّسَالِ طِينِ جَانِزِ دَادِهِ هَسْتِ
وَدَلِيلِ بِرَاقَاتِ مَدْعَايِهِ خُودِ آوَرْدِهِ كَمَا فِي قُبُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَلْهَدِيَّةٍ مِنْ بَعْضِ الْمَشْرُوكِينَ وَبَلِيٍّ عَلَى مَا قُلْنَا كَذَا فِي الْمَحِيطِ وَمِنْ رِزْقِ لُزْبَةٍ
رَقِي دِينَهُ وَرِمَادِهِ سَمَرِ عَوْرَتِ هَسْتِ كَذَا مِمَّنْ مِنَ الثَّقَاتِ بِهَرِزِ سَوَقٍ وَتَكَلَّفِ حَضَرِ
دِرَاجِ دَرَجَتِ جَمَاعَةِ هَسْتِ كَمَا بِدَوَامِ تَهْنُوتِ تَكَلَّفِ نَبِيَّ سِيدِهِ أُنْدَ وَأَيَا مَكْنُتِي قُمُاطِهِ

وَنَاءُ الْوَرَاءِ كَمَا صَوَّحَ بِهِ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَمْدُ فِي حَقِّهِ شَمُّهُ فَمُرَدُّهُ
 اِزْدِلْ خُودَ قَتَوِي بِرِسْدَةٍ اِزْ مَقْتِيَانِ سَاكِرِ مَعْلَازِلِ دِلِ اِسْتِيْحَ اِسْتَدْرَارِ تَكَابِ
 رَحْصٍ وَلَقَدْ اُتَّجَحَ مَنْ يَجُوزُ اَخْذَ مَالِ السَّلَاطِينِ اِذَا كَانَ فِيهَا حِلَالٌ وَهَرَامٌ
 فَهَسَالَمْ يَتَحَقَّقْ اَنَّ عَيْنَ الْمَلِكِ وَهَرَامٌ يَمَارُوِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْقَتَابَةِ اِنَّهُمْ اَدْرَكُوا
 اَيَّامَ الْاَلِيْمَةِ الظُّلْمَةِ وَاَخَذُوا اَلْاَمْوَالَ مِنْهُمْ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ اَلْحَدِيثُ وَرَوَى
 عَنْ ثَابِتٍ وَاَبُو اَيُّوبَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهَارِبُ بْنُ اَسَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ مَرْوَانَ
 وَزَيْدٍ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَخَذَ بَنُ عُمَرَ وَاِبْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَجْلِحِ وَاَخَذَ كَثِيرٌ مِنَ
 التَّابِعِينَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيمُ وَالحَسَنُ وَابْنُ اَبِي لَيْلَى وَاَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنْ
 هَارُونَ الرَّشِيدِ اَلْفَ دِينَارٍ فِي ذُقْعَةٍ وَاَخَذَ مَالِكٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ اَمْوَالَ اَجْمَعَةٍ
 وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اُعْطِينَا قَبْلَتَنَا وَاِذَا مَنَعْنَا لَمْ نَسْأَلْ وِعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ اِذَا اُعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلَّتْ وَاِنْ مَنَعَهُ رَفَعَ
 فِيهِ وَرَوَى نَافِعُ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ اَنَّ الْمُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَالَ يُقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُولُ
 لَا اَسْأَلُ اَحَدًا وَّلَا اُرَدُّ مَا رَزَقَنِي اللّٰهُ نَاقَةً فَقَبِلَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ
 الْمُخْتَارِ وِعَنْ نَافِعِ اَنَّهُ بَعَثَ اِبْنَ مُعَمَّرٍ اِلَى اِبْنِ عُمَرَ سِتِّينَ اَلْفًا فَقَسَمَهَا عَلَى النَّاسِ
 ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقَرَّ مِنْ مَنْ بَعَثَ مِنْ اَعْطَاهُ وَاَعْطَى السَّائِلَ وَلَهَا قَدَامُ
 الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَى الْمُعَاوِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ اَلَا اَجِيزُكَ بِجَائِزَةٍ
 لَمْ اَجِزْهَا اَحَدًا مِنْ اَعْرَابٍ وَلَا اَجِيزُ اَحَدًا بِجَدِّكَ مِنْ اَعْرَابٍ فَقَالَ فَاَعْطَاهُ
 اَرْبَعِمِائَةَ اَلْفٍ فَاَخَذَهَا وِعَنْ جَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ رَأَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ
 لِابْنِ عُمَرَ وَاِبْنِ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلَانِهَا فَقِيلَ مَا هِيَ فَقَالَ مَالٌ وَكِسْفَةٌ وِعَنْ الزُّبَيْرِ

ابن عبدی اللہ قال قال سلمان یہذا اکان لك صديقت عامل او تاجر يقارفه الربو
 اني يا شريك قد عاك الى طعام او تجرد او اسطاك شيئا فاقبل فان الله مالك
 وعليه الوزر فان ثبت هذا من المزني فالظانم في معناه وعن جعفر وعن
 ابيه ان الحسن والحسين كانا يقبلان جوارن معاوية وقال جليلم ابن جبير
 وقد جعل عاقبوا من اسفل الفرات وارسل الى العنقاري ائمنوا بما عندكم
 فارسلوا الطعام فاكلوا كلوا معناه وقال العلوي بن زبير الارزدي راي ابراهيم
 اطعمونا مينا عندكم راي وشو عامل على حلوان فاجازة فقبر وقال
 ابراهيم لابن من بجائزة العمال لان يذهب الى مونة ورزقا ويدخل بيت المال
 الخبيث والطيب قوا اعطاك فهو من طيب ماله فقد اخذ هو لاء كلهم
 جوارن السلاطين الخليفة هذا المتن كلام الامام في الاحياء - بالحمل الطوارق شاح
 مختلف است وكلهم على الهمى

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن راے بیگم در تحریریں بر محاسن ذکر و بیان آن کہ
 مرغبت تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از یادداشتہاے شادہ بذکر قلبی
 می رسند و بیان آنکہ طریق توجہ و جذبہ و شیوع ذکر قلبی در ابتدا ہماہمہ از تصرفات
 حضرت ایشان است و ترجیح این طریق - و بیان فناے نفس و فناے جذبہ بیان
 آنکہ زوال صفات بشری منوط بادل است

آسمان سجدہ کند بہر ز مینے کہ درو یک دو کس یک و نفس بہر خدا بنشیند
 چندے از طالبان حق کہ در یک دگر فانی شدہ ہشتند مہر برکات عظیمہ است حضرت
 حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را بشما نصیب گردانید و این ہم

عجب تر آنکہ این قدر صحبت شمارا اثر پیدا شده کہ دیگرے ہم منتفع تو اند شد۔ چنانچہ از
 نوشتہ دیر و زبہ و ضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَبَّنْ شُکْرُکُمْ لَا زَيْنَ لَكُمْ، مشایخ
 این وقت کہ خود را بہ شغلی کشیدہ اند سالہا مان می کنند و چہا می نشینند و ذکر جہری کنند
 کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریا بند میسر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبت ایشان حاصل
 شود۔ مشایخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معروفیہ انتساب دارند ہمین حال دارند
 از سلاسل دیگر کہ قادریہ و چشتیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تفرقات
 حضرت ایشان ماست در اولیای سابق این نوع کمتر بود و درین آمان خود مطلق رفتہ است
 و غیر از اسم درسم خیرے دیگر نماندہ۔ شیخ اوصالدین کرمانی کہ از مشایخ کہا بود بعد از
 شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید:

اوحدی شصت سال سختی دید	تا شبے روے نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بسر گشتم	تا فلک و لد دیدہ در گشتم
بر سر پایے چلہ داشتہ ام	نہ کہ اناہر رمہ داشتہ ام
از بردن در میان بازارم	وز درون خلوت با یارم

یہ این بیت خواہ اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنا و قلب و فنا ہے جذبہ
 و فنا ہے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا است چہ ذکر در رنگ الف و با هست
 کہ افعال را تعلیم می نماید

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقہ بزرگان ارتباط ندارد و تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر
 می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتها

یکان یکان لا حرکت قلب می شود و همین قسم مشایخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کرده
بعد از سالها به ذکر قلب بر سند طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ
تعالیٰ عنہم۔ لہذا بزرگان ماطالبے را کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می
فرمایند چہ در او آخر ہمہ را باز گشت بدین اسم مبادک است۔ اما بعد از ریاضت مشاقہ
کے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کمال تصرف عنایت فرمودہ است می تواند کہ طرقہ العین القادر
ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوشتر گفت

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز
این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی است کہ جامع جمیع سلاسل است و خلاصہ جمیع طریقہا
فی الحقیقت نسبت این طریق عالی بہ جمیع طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند است۔ کمال
عنایت خداوندی غر شانہ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت
فرمود *فَطُوبَىٰ لَكُمْ وَلِبَنَاتِي*۔ استغفار سے از فنا سے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ
ذات ممکن عدم است۔ و آنچه از صفات کمال از وجود سایر صفات از سمع و بصر و قدرت
و حیوۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و مستفاد از مرتبہ و جوب است و پر تو ہے است
انان مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پر تو ہے است از علم الہی و ظلمت است از ظلال آن علم۔
و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتہ و باین نمود بے یو و خود را صاحب
صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجودی نماید و در امانت
خیانت نمی کند

و صافی خود بر غم حاسد تلکے
تو معدومی خیال از ہستی تو
ترد و چین متاع کاسد تلکے
باشد فاسد خیال فاسد تلکے

و چون بکمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بنوازند این معرفت اندام عطائی فرمایند
تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نمایند ذات خود را عدم صرف جمادیه حس و حرکت می بینند
و آنچه در دوس تعبیه کرده اند بذوق می یابند که عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی
می فرماید

چون بد نیستی تو خود را از نخست
سوی آنحضرت نسب کردی دست
و تا نگه داشتی که ظیل کیستی
قارعی گر مردی و گزلیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند
در فناء جذبیه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفات بشری او هنوز بر جا است بسبب
قلبه جذب لظن مستور می شوند بخلاف فناء حقیقی که بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ دین
کنده می شوند و اثر از وجود بشری نمی ماند **لله سُبْحَانَكَ الْحَمْدُ** که فناء قلب و فناء
جذبیه را خود خوب درک نموده نوشته اند۔ امید که این مراقبه هم بوجه حسن در ذهن قرار گیرد۔
فقر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایت کرم اوست تولی که غائبانه کسب این کمالات نموده اند
و محاطه بجای رسیده است که دیگران را از صحبت شما بهره برسد۔ در حق سلاطین این قسم
امور حکم فناء مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسل بادشاهان مخصوص و مطلقه و نسوا
با این عنایات مرفراز شده باشد۔ هرگاه در فقر این قسم امور نادرا باشد از سلاطین چه گفته
آید۔ این همه از کشش جذب محبت است که نصیب وقت شماست۔ و السلام۔

مکتوب هشتم۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان فناء نفس به طریق اجمال۔

هر کس که دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار و اصل خویش
هر ظل را به اصل خود شاه راه است و هیچ خار و نخسکه در میان شان عامل نیست

اگر خار و خشک است اعراض او از اصل و اقبال او بخود است. اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَى الْفَحْشِ ع
 یا مار سید تشین و با خود نشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الہی است جل شانہ کہ مربی سالک است چہ مقرر این
 طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمی است از اسم الہی جل شانہ کہ تربیت
 ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان
 اسم است و قتائے نفس عبارت از حقوق صفات ممکن است بہ اصل ماو کہ آن اسم باشد۔ و چون
 این دید عاصیۃ غالب می آید سالک وجود و صفات خود را پر تو آن اسم می یابد و چون بحال
 می رسد جمیع صفات خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعدہ صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ
 از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذات او عدم بود و کچھ اور ادا دہہ بود نہ بطریق امانت
 بودہ چون امانت بہ اصل آن رجوع کرد کچھ ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فنا
 نفس بہ طریق اجمال ہر چند دیر و زمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن برائے وضوح باز نوشتہ
 آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے شہرہ بماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این
 کار و بار صحبت است غائبانہ ہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اما لِلّٰہِ سُبْحَانَهُ الْخَمْدُ
 کہ غیبت شما زیادہ از صحبتہائے دیگران است۔ آنچہ بشما درین مدت قلیلہ غائبانہ دادہ اند
 بہ طالبان حضور بعد از مدتہائے شوری این ہمہ ثمرہ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فقرا
 باب اللہ از شما بہ قورع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام :

مکتوب نہم۔ نیز بہ یکم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ او اتحاد صفات خود با صفات حق
 نوشتہ بود و بیان فرق در میان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یا حقن آنها
 پر تو صفات لا سبحانہ۔

نوشته بودند که صفات خود را صفات حق می یا بزم این مقام معتبرست بوجد
 وجود. و بس مقام عالی است. لیکن در نیاید و دقیقه الیه یک آنکه سالک وجود و صفات
 خود را عین وجود حق سبحانه می یابد و دیگر آن که وجود و صفات خود را پر تو وجود و صفات
 حق می یابد نه عین آن و تفرقه درین دو دارد و دقیق است نیک ملاحظه نموده بنویسند
 و آنچه از احوال چندے که داخل طریق شده اند نوشته بودند که ذکر دل آنها جاری
 است باید که الحال لطیفه روح را نشان دهند و چون این لطیفه را خوب بفهمند
 مقام لطیفه اخفی را تعین نمایند و یکے از آنها چند مواقع روش که دیده بودند بغایت
 عالی است احوال شما است که در آنها منعکس گشته است نیک بحال آنها مقید
 باشند. والسلام.

مکتوب دهم - نیز به بیگم مغفوره در بیان آنکه اهل اللہ بعد از فنا و بقا هر چه
 می بینند در خود می بینند و بیان آنکه به تکرار کلمه طیبہ نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر
 خالص و کمالات این طریقه علیہ به طریق اجمال.

لله الحمد - اهل اللہ بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه
 می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است و فی انفسکم
 افلا تبصرون باید که نیک بحال خود تفکر نمایند و به تکرار کلمه طیبہ لا اله الا الله
 جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعال خود را
 به اصل آن حواله کرده متخلق به اخلاق الهی غرضشان گردند و چون این هر دو کمال که مشایخ
 دیگر کمال گفته به انجام برسد شروع بپیر ولایت کبری که ولایت انبیاء است علیهم الصلوٰۃ
 و التسلیات می شود. و این ولایت کبری در اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شایع بود

بعد از زمان اصحاب رُوبہ استتار آورده و درین ہزار سال بر اولیائے امت محقق ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرت الشیخان ماسید حضرت حق سبحانہ در این معمارا بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایت دیگر کہ آن را ولایت علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علی بنیتا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گزشتہ این ولایت کمالات نبوت و رسالت جلوه گر می شوند و از گزشتہ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہ از جمیع این کمالات شمارا بہرہ ور گرداند۔

بس کنم خود زیر کان را این بس است یانگ دو کردم اگر در ده کس است
و جماعت را کہ داخل طریق ساختہ اند بحال شان متقید باشند و ذکر لطائف ثلثہ
و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکامل نہ ورزند۔

این دم کہ ترا است بادہ در جوش از خشک لبان مکن فراموش
و کسایت دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقہ ذکر و مشغولی
را سرگرم دارند۔ والسلام

مکتوب یا دہم۔ تیرہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشته بود و ذکر بر کار
اعتکاف و رسیدن خطی اذان بہ ہے۔

لہ الحمد۔ نوشته بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانب
دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ وہمان وقت بخاطر قرار شد
کہ این نور پر توے از صفات الہی است غرضانہ و گرم شد چنانچہ در حمام گرمی گرم شود
شکر قادر ہے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعہ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند

که این نور عبارت از ظهور اسم الهی باشد که مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از حقوق به آن اسم است بشما سجد الحمد که موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند مشب اقل اعتکاف که بجهت همراه نشسته اوار و برکات بسیار ظاهر شده بود۔
و خاطر این فقیر بجانب شما توبه نماص دانسته و معلوم می شد که خطا و افرازین برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در غذایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال هم هرگاه وارد می شود می دهد شما بخاطر می خلیه و آرزوی خود که بشما هم بهره برسد خصوص المشب آن قدر دعا و توبه در حق شما نموده شده است که چه نویسد امید است که بمرور ایام آثار آن ظهور نمایند و السلام۔

مکتوب دوم از هم نیز به بیگم مذکور در بیان آنکه حفظ و افراز ولایت علیا منوط به کمال استقامت است و همین استقامت علامت محبت احوال است و فقدان آن نشانه است در راجح و بیان آنکه مشاهد احوال مریدان باید که عجب نه اندازد بلکه موجب الفحال و خجالت باشد۔

آنچه از تصفیه عناصر راجع نوشته بودند به وضوح انجا مید و سبب سمرت گردید۔ بدانند که این مقام مخصوص بملائکه عظام است علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات و مسمی است به ولایت علیا۔ و درین مقام ذات غر شانه در پرده صفات متعلی می گردد و چون ملائکه عظام به کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناهان محفوظ سالک باید که به کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔
علامت صحت احوال همین استقامت بر سر شریعت است هر که در استقامت پیش در معرفت پیش۔ این سر رشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم بدیند و در استقامت قدم را بر خطانہ فرمایند خرابی خود را در آن یابند و نسبت
و استقامت باید انگاشت و اگر استقامت تمام بر او مناع شریعت عنایت فرمایند
و از احوال و مواجید پیچ ظاهر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آری احوال و مواجید چون بہ
استقامت جمع شود نور علی نور است و آنچه از احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ اند
از درک نمودن بعضی قتل نفس را و بعضی دیگر قتل قلب را و برخی سلطان ذکر
را و طائفہ ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف ہمہ معلوم گردید و موجب ازدیاد شکر گردید
لیکن باید کہ منظور نظر احوال خود باشد و حرکات و سکنات خود منظور بود۔ مبادا
مشاہدہ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سم قاتل است و ترقیات مریدان باید
کہ سبب النفع و خجنت باشد و خود را لایق این معنی ندانند ہمیشہ خود را در جبر کہ
بتدیان دانستہ طلب زیادتی بایست

ہو زایوان استغفار بیلند است مرا فکر رسیدن ناپسند است

والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب سیر دہم۔ بہ شیخ عطار اللہ سورتی در بیان طریق بر سبیل اجمال۔
محمّدہ و فضلی و نسلم۔ برادر گرامی، حقایق آگاہ شیخ عطار اللہ معلوم نمایند
کہ ابتداً معاملہ این بزرگواران از قلب است و از گذشت آن بروح بعد از آن
بہ لطیفہ سر بعد از آن بہ لطیفہ خفی و پس از آن کار و بار بہ لطیفہ اخفی است و ہر یک
ازین لطائف زیر قدم نبی است از انبیاء اولوا الحرم علیہ الصلوٰۃ و التسلیات
قلب زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و
حضرت نوح علیہما السلام و لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسیٰ است علیہ السلام۔

ولطیفہ رخصی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام ولطیفہ رخصی زیر قدم حضرت خاتم
الانبیاء است علیہ وعلیٰ آلہ افضل اللہ ملوۃ و ہر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے است
فنائے قلب بحصول تجلی افعال است وبقائے ادبہ اک و مفتی لطیفہ رخصی تجلیات
صفات است و مفتی لطیفہ سرشون و اعتبارات و مفتی لطیفہ رخصی صفات سلبیہ تنزیہیہ
و فنائے لطیفہ رخصی تجلی ذات غر شانہ بہ حصول انجامدہ این است فنائے عروج
لطائف خمسہ عالم امر بعد از ان معاملہ بہ عالم خلق است کہ نفس ناطقہ و عناصر اربعہ
باشد و سیر این لطائف خمسہ عالم خلق بہ ولایت علیا و کمالات نبوت مطابق است
واز گذشت آن حقیقت کعبہ ربانی جلوہ می فرماید و بعد از ان سالک بہ حقیقت
قرآن مجید واصل می شود۔ پس از ان قرب حقیقت صلوٰۃ است و کمالات کہ فوق
حقیقت صلوٰۃ است علیحدہ است و معاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق و اسرار محبوبیت متعلق
است خود از بیان خارج است و درین مقام بہ بعضی احاد شری از مشاہدات و
مقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار و دقائق این مقام بہ استعار و بطریق
است۔ ع قلم اینجا رسید و سر بہ شکست۔

بیان طریق علی سبیل الایجاز این است کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ و تسلیک طلاب بہ آن راہ نموده اند۔ و السلام۔
مکتوب چہار دہم۔ بہ سیادت و نقایت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب مکتوب
کہ از ملاحظت و نزول بے کیف و عنایت جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت
و کمل التحیات و شوق زیارت بیت اللہ نوشتہ بود۔

إِنِّي أُنْعِي إِلَيْكَ كِتَابًا كَرِيمًا۔ صحیفہ شریفہ کہ شمل براحوالات بلند و

مقامات ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچه از یافتن زیور و مروارید و بر خود و معلوم نمودن طاقے زلفقت که گرداگرد مروارید
باشند بر سر خود و احساس کردن حنا در دست و پاسے و غیر آن مندرج ساخته بودند
همہ بہ و ضوح انجامید و سبب لذات معنویہ گردید۔ امید است کہ این ہمہ عنایات
ناشی از مقامات ملاحظہ گشتہ باشند و مَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعِزِّ تَخْنِصِ اِنْ تَسْمِ
امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لهذا این احقر را آرزوے تمام است کہ یک چند گاہ
صحبت طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امر شما
تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوندد خوش گفت سه

آسودہ شب باید و خوش میثابی نابالو حکایت کنم از مریابی

و نیز نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات مفہوم می شود کہ با و شاہ در خانہ ارذل الناس در آید
و از شوکت و جہت بادشاہ چہ قسم احوال رود بدہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال
دارد کہ این معاملہ کمایت از نزول بارگاہ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف است تفصیل
این معاملہ نیز بمشافہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدان عبارت تنگ و یضیق
صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي. لَقَدْ وَقْتُ. لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أُمُورًا. این
قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کر ابان دست
بنوازند۔ ع با کر میان کار بادشوار نیست۔

و معاملہ فوق تعین جہی اگر خوب منتج شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصو
غائبانہ متوجہ است و الصاق و اتصال خاص سابق نبوده درین روز با باطن خود را

بیاطن شامی یابد و یہ ہمیں سبب توجہات غائبانہ ہے خواست در حق شما نموده می آید
 ایضاً اندراج نموده بودند کہ الطاف و عنایات جناب مبارک سر در عالم و عالمیان
 علیہ من الصلوٰت افضلہا و من التسلیمات اکملہا خیلے در باب این عاصی مفہوم می شود
 و بعضی اوقات اعضائے خود را اعضائے جناب مبارک علیہ السلام می یابد اول
 دلیل است بر اتحاد بحقیقۃ الحقائق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان
 چہ عجب شما یکے از مقبولان خاص آن حضرت اید و آنچه از اظہار شوق کعبۃ اللہ و
 علم شدن بآنکہ شداید این راہ را آسان خوانیم نمود نوشته بودند مطالعہ آن ذوقین
 ساخت امید است کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقت
 کعبہ ربانی فوق تعین حسی تعلق دارد بک مقامات صفات و افعال نیز فوق این تین است
 تا آنکہ بہ حقیقت قرآن مجید و اصول نظری بہم رسد نیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم
 اینجا گنایش نیست و اصول نظری دوست مع بس بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ و السلام
مکتوب پانزدہم۔ نیز بہ میرزا کور در جواب مکتوب او کہ از مقامات عالی و
 ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبت حضرت نوشته بود۔
 آنچه از مزج ملاحظت با صباحت و معاملہ کن کن (ع) و غیر آن اندراج
 نموده بودند مطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ معاملہ کن کن خیلے عظیم الشان
 است و لوافل و مباهات دیگران در حق این قسم عارف و داخل فرایض می گردد و معیت
 و محبت کہ نصیب وقت شماست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بشری
 الای طوطی گویاے امرا۔ مبادا خالیت شکر ز منقار
 نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزل من آمدہ باعث شدند کہ بر سر قرار
 مہ نہیں پڑھا جا سکا۔

بہ فائقہ خواندن بیا۔ من نظر بہ غیرت تو نموده اقدام نہ نمودم تا آنکہ آثار غیرت خواجہ مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند کہ مرا القوت بکنند و بار خود بر من انداختہ و فیلے زور نمودن چندان کہ کردند من نرفتم و از ہمین جا فائقہ خواندم۔ مخدوم! چون ایشان پیر بجد بودند و خواطر ایشان عزیز بودہ چہ می شد اگر لمحہ رقتہ فائقہ ایشان می خواندند۔ لیکن ہمتے و غیرتے کہ در ہنار شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی ہمین است کہ از شما بہ ظہور آمدہ۔ و نیز نوشتہ بودند کہ چون بہ بلدہ تھانسیہ رسیدم حضرت میراجیو سلطان العارفین شیخ بایزید لبطامی ظاہر شدند حضرت میراجیو سکوت و مراقبہ داشتند و شیخ لبطامی حرفہائے شکر آمیزی فرمودند من متوجہ نسبت این عزیزان گشتم و تحقیق نسبتہائے اینہا را دریا فتم کاش نسبتہائے این بزرگواران نسبت بہ حضرت ماحکم قفرہ داشتہ نسبت بہ دریائے محیط۔ **لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** کہ بہ شمتہ از کمالات پیران خود آگاہ شدید۔ والسلام۔

مکتوب شائزہ دہم۔ نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن اثر توجہ غائبانہ نوشتہ بود و بیان آنکہ ظہور ہفتم اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر نا حق شناسی یعنی یاران و اظہار تا سمع بر فقدان طالب صادق درین زمان و مابینا سبب ذلک۔
نحمدہ و نصلی و نسلم ازین مشتاق مجور بسان یار وفادار سلام سلامت انجام
برسد از اثر توجہ غائبانہ کہ منشائے آن بر ہم این فقیر نسبت ملاحظہ بودہ نگاشستہ بودند کہ بجد سے غلبہ کردہ کہ در تمام حویلی انوار آن منتشر شد و ہر کج دانست کہ درین وقت توجہ بجاہل من نمودہ باشند **لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** کہ غائبانہ اثر این قسم عنایت خاص مد رک شدہ۔ این ہمہ مترتب بر معیت و خصوصیت است کہ نسبت شما کائن است

این نوع معیت دقیقه را از دقائق فردینی گذارد که نصیب محب صادق نہ گردد و خصوص
 محبتہ و ندویتی کہ نصیب وقت شہاست سبب غبطہ خواص و عوام است و الحق ہذا
 چہ این قسم لوازم صدق طلب کہ از شمایہ طور انجا میدہ اگر از دیگران عشر عشر آن بہ
 وقوع آید غنیمت باید دانست۔ ہر گاہ نظریہ احوال و اطوار شامی افتد شکر نمودہ می آید
 کہ درین وقت طالب صادق ہم بہم برسد کہ قدر این دولت را شناسد و اما اکثری
 با وجود آنکہ بہ کمالات عالی رسیدہ اند اندک بے التفاتی ظاہری را کہ بہ اسباب
 دنیوی تعلق دارد بہ آن کمالات و لیشارات عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم بہ چیز
 حقیر یعنی پر ضایع می سازند خصوص از ان ہنگام کہ این عالمی را آشنائی بادشاہ
 در میان آمدہ و بہ این بلا مبتلا شدہ۔ طالب صادق کہ از حب جاہ و ریاست خور
 خالی باشد کمتر بدست می افتد کہ طالبی کہ دیوانہ وار از جمیع تعلقات و ارستہ محض
 لبتہ فی اللہ صحبت دارد و بیچ اثر ارضی را بہ سبب اغراض فاسدہ خود در حرکات و
 سکانات راہ نہ دہد و ننگ و ناموس خود را یک سودا شدہ خود را فرش راہ سازد۔ و
 جمع بہ تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر میالس قانع و نورسند اند و طائفہ را منتہای مقاصد
 معرفت سلطان وقت است و الحال این ہذیہ المخرقة لیس لہا عند اللہ سبحانہ
 مِقْدَارٌ مِثْلُ الْبَعُوضَةِ الْغِیَاثُ الْغِیَاثُ اِزین حق ناشناسان ع
 گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانہ کہ با وجود آن بعضی طالبان صادق بہم رسیدہ اند و کوئی اسبیل
 النُّذْرَةِ کہ محل موجب اطمینان خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔
 عمر بگذشت و حدیث درد ما آخر نہ شد شبت آخر شد کنون کو نہ کنم افسانہ را۔ و السلام

مکتوب ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب کہ محتوی
 بر بلند ہمتی واسولہ سوال چند بودہ۔ و بیان آنکہ بے نشاء و محبوسیت حصول ایمان لغیب
 دشوار است و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرہ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است
 چنانکہ مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصول ایمان لغیب
 منوط بہ عدم ملاحظہ اسما و صفات و شیون و اعتبارات است۔ و مایںاسب ذلک۔
 نحمدہ و نصلی و نسلم۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم الکفار آنکہ در
 شہود و مشاہدہ در آید سبب امید واریہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللّٰهَ يُجَاۡزِلُ الْمُحْسِنِ
 عَآلِیَ الْاَلَمٰیۡمِ۔ علو ہمت و سمو فطرت حبلی شہادت و علو استعداد و بلند پروازی
 واصلی۔ شمولت بودند کہ گاہ گاہ بعضی حالات اصل رومی دہند۔ اگر در قید
 کتابت آرم کاغذ ہا سیاہ شوند اما مناسب حال خود نمی دانم در تشریح حالات دیگر
 است ہم چنین است۔ لیکن اخفاء و تشریح نامحرمان زیبا است بخیر خواہان حقیقی و دوستان
 صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد۔ بلکہ در طریقت لازم دنا گزیر۔ و عادت مستمرہ
 مشارح کرام و راہ گفتگوئے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ
 می شود۔ و آنچه نوشتہ بودند کہ کمال بشریت در مقام عبودیت است تا آنکہ تصفیہ عن
 خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرہ کامل فرا گیرد الا امریکذا خوش گفت
 خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست منظر کل
 و نیز نوشتہ بودند کہ یقین جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از
 ایمان شہادت است۔ چرا کہ ہر چہ مشہود می شود بے شائبہ شبہ و مثال نخواہد
 بود الخ مطالعہ کن خیلہ ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہین دولت مشرف

1302

مکتوب ہمشہم۔ بہ مرزا محمد میرک در تعمیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود۔
 محمدہ و قسلی و نسلم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ
 اعلائے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ
 بہین این احوال را نویسان باشند کہ سبب توہیات غائبانہ است۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ
 می بینیم کہ درختی است بشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصی می گوید کہ
 ہر جا خواہی این پلنگ ترا می رود و این درخت ہمراہ است۔ می بینیم کہ قصد رفتن جائے
 کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کنان است و حال آنکہ در اثنائے راہیت
 و بلندی ہم در میان آمدہ است و انداب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعمیر این را امید دارم
 متوجہ شدہ بنویسد۔ محمد دما۔ واقعہ بسیار عالی است مطالعہ آن خیلے محفوظ ساخت می تواند
 کہ ایامی بہ آن معانی باشد آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات
 نوشتہ اند کہ مملکت بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبری است از مقام خود
 عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدائی کند و استیلا بر
 ممالک قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروج ولایت
 کبری است بر آئندہ این تخت راہ نظر باطن مبطون نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب
 می نماید۔ بلکہ کسی کہ بہ ارفع المکنہ صعود فرماید بہر اوتابا بعد البعاد نفوذ خواهد کرد و الی
 آخرہ۔ سریر عبادت ازین تخت باشد و درخت سایہ دلدادہ گویا کنایت از باطن حضرت
 محبوب سبحانی حضرت ایشان است اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون شاخ از
 مقبولان آن حضرت آید ہمیشہ سایہ آن حضرت بر شاہ است و امید است کہ دہد ترقیات
 باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ شمر بر کات صوری و معنوی باشد

بادشاہی کہ از عنایتِ خویش ہر دو عالم بیک گدا بخشد
 اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ والسلام
 مکتوبِ نوزدہم۔ بہ خان سعادت نشان محشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ
 بہ آخرین تحقیقات حضرت ایشان فوق تعیناتِ ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقتہ الحقائق کنایت
 از تعینِ جی گشتہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقتِ قرآن و جزآن بہادرا
 این تعین مقرر شدہ و اظہارِ فقدانِ طالبِ صادق درین آوان۔

مجدد و مصلی و نسلم

الصفات بدہ اے فلکِ مینا قام تازین دو کد ام خوب تر کرد خرام
 خورشیدِ جهان تاب تو از جانبِ شرق یا ماہِ جهان کرد من از جانبِ شام
 خبر قدمِ مسرت لزومِ محبان و مشتاقان را فرحتِ فرادان رسانید لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ
 الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰی ذٰلِكَ چون قدمِ رجبہ فرمودہ اند زودتر تشریف آرند کہ مشتاقان
 زیر بار انتظار اند و آرزوی استماعِ اخبارِ بیتِ اللہ وروضہ مقدسہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقت کعبہ حسنا بہ اندازہ آخرین تحقیقات حضرت
 مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعیناتِ ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقتِ الحقائق
 کنایت از تعینِ جی گشتہ و منتہای وصولِ قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و
 حقیقت کعبہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقتِ قرآن مجید و غیر ذلک بہادرا و این
 تعین مقرر شدہ میرا این مراتب بوصولِ نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادر
 گرامی ازین ہر دو میر سیر گشتہ بجهتِ توفّر این بقعہ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔
 نزول بہ اندازہ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسید دعوت صاحبِ آن

اتم خواهد بود و به نزول اتم مشرق خواهد گردید
این کار دولت مست کنون تا گرداند

همو دیگر متعلق به شفا و حضور دارد و در تر بر سندان که معاملت صحبت درین اوقات به
نوع دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید. محررے مثل شما که بر مزد اشتراک حریف
از ان بے نشان باوے توان در میان آورد و بر بعضی اسرار خاصه اطلاع توان داد
و کو طایبے مانند شما که خان دمان و غرضه خود را بر باد داده باشند تا سلسلے باو
در دول توان گفت. طایبے که خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم غنای
مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص هم خالی نمی یابند یعنی طالبان صادق بهم
رسیده اند وَ هُمْ الْآقِلُّونَ - والسلام.

کتاب سیم - به باد شاد دین پیاد در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن
و در دیدن تصور اعمال و متمم داشتن مینیات و مایذ اسبب ذلک.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - لَسْتُ لَكَ فِي أَمْرِكُمْ وَالْفُسُكُ لَسْتُ لَكَ
مِنَ الَّذِينَ أُولُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِذَا كُفِرُوا وَإِنْ تَصْبِرُوا
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ - کترین دعا گویان بعد از عرض سلام و تحية
معرض مقدس معلی می گردانند که درود فرمان عالی شان سبب نر بلندی و موجب
فرید اطمینان خاطر و مقهوری اعدای دین در فتح ظنون فاسده گردید اَلْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي بَعَثَكَ نَبِيًّا صَالِحًا فِي الْخَدِيثِ مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا
فَقَدْ شَرَّفَنِي وَمَنْ أَسْرَوْنِي فَقَدْ أَخَذَ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا أَوْ مِنْ أَخَذَ عِنْدَ اللَّهِ
عَهْدًا فَلَنْ تَمْسَهُ النَّارُ أَبَدًا

اگر ہر اے ہم است از جہانیاں بردل
ہیں پس ہست کہ او غمگسار ما باشد
وَنِعْمَ مَا قِيلَ

لَيْتَكَ تَحْنُو أَوَّالِ الْحَيَاةِ مَرِيرَةً
وَلَيْتَكَ تَرْضَى أَوَّالِ الْفَاقِمْ غَضَابُ
وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرُ
وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ
فِي الْحَدِيثِ الْمَوْفُوعِ مِنَ الْبَنِيَانِ لَيْسَ لِبَعْضِهِ بَعْضًا. قَالَ
عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَادَنُوا عَلَى الْبَيْتِ وَالتَّقْوَى. حضرت سلامت امین حقیر خود را از اہل
دین و دیانت بمرآعہ الی بعد می داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضای حسن ظن کہ دارند
مہربانیاں فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔

گر بر تن من زبان شود ہر موسیٰ
یک شکر تو از ہزار ہوا نغمہ گردد
والا اگر حقیقت کسار و شرارت نہائی او ظاہر شود احدی پیرامون او نہ گردد۔
و از محبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری ہست
شمر از حقیقت بہتان اعدا را اللہ قبل ازین معرض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر
اشرف میرمن گردید فحمد اللہ لیکن از فکر عداوت دشمن درونی آئینہ عاقد و ذل
نفسک اتقی بین جنبتک۔ در حق او عداوت گذشتہ فافل و فارغ بال ہست و از عیوب
کہنہ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ با اصلاح
مردم پرداختہ کریمہ الاحرار و الناس یایبوا و یقننوا انفسکم لغد وقت
ہست حاصل روزگار او خود کامی و ہوس رانی ہست و بزم روزگار او خود شناسی و
ظاہر آرائی ہست۔ و طاعت او طاعت ہوا ہست و عبادت او سمعہ و ریاست بکلام او
بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے دوسو سوسہ شیطانی نہ۔ استغناء او طبع امیر است

و انزوای او کبر الگیز با جملہ طالب دنیا است و تارک عقبی۔ این ہم قالی نہ عالی۔
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ ہمارے بہ مزید دعا سے فتح و نصرت و
 مقہوری اعدا و دین کہ شیوہ قدیمی این خیر خواہ است رطب اللسان است یَنْصُرُونَ
 اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا۔ والسلام

مکتوب لبست و یکم۔ نیر بہ جہان سعادت نشان مکرم خان در بیان
 ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان و دیدن واقعہ عالی دین باب۔
 بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْصُرُونَ۔ فِي الْآخِرِ
 هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلِمَ عَلَيْهِ وَبُغِيَ عَلَيْهِ وَكُنِبَ هُمْ يَنْصُرُونَ۔
 قَالَ يَنْصُرُ مُحَمَّدٌ بِالشَّيْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت و مہربانی مرسل بوده
 بر عین انتظار و نگرانی پر تو وصول آفکنده سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع
 خوش وقتی حاصل روزگار و دوستان و موافقان گشت و اشتیاق ملاقات گرامی
 را مضاعف گردانید

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد اے کاش ہر چہ زود تر از در آئے
 اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بغلیہ و تسلط تمام بر آمدن میسر شد و هذا مِنْ
 الْمَجِيبِ الْمَجَائِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 شامل حال آن مشفق است لَمَّا ظَهَرَ لَنَا قَبْلُ وَصُولُ هَذَا الْخَبَرِ بِهَ أَيَّامٍ لَسِيرَةٍ إِنَّهُ
 قَدْ مَنَّ سَيِّدُ الْخُرُوجِ مِنَ الشَّرِّ هَذَا يَوْمَ اسْتِقْبَالِكُمْ و بعد اند سیدن لایں محیفہ
 کریمہ در حلقہ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و الوار استقامت
 سنت سنہ بر عہدہ تابان و لایح است و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بستر تقدس

حضرت والدہ مرحومہ در مسکن فقیر حاضر شدہ اند و فقیر در خدمت حضرت الشان برے
 نیافت آن جناب مقید است و گویا شادی در خانہ برپا گردیدہ۔ از مشاہدہ این واقعہ
 امیدواریم اریہائے عظیمہ در حق آن برادر ہم رسیدہ و اشتیاقی را حد سے و نہایتی نماند و السلام
 مکتوب بہت و دوم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطوب در آن جناب
 دین خالص و قلب سالم است تحریر بر تخلص بر تخلص سر از ماسوی و تخلص قلب از اعداے او
 سبحانہ و ما یناسب ذلک۔

حامداً و مصلياً۔ اما بعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیت معروض می داند
 کہ انومی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثناء و طلب انسان
 رسید و فرمان و الا نشان با حکایت پر مغفرت کہ از روی کرم و عنایت نامزدین
 در دیش و خاکیش شدہ بود و محکوب مشائرا الیہ شرف و رود نموده موجب از دیار دعا
 نھر الغیب گردید حقایق بنید و معانی از ہمند آن لذت و ذوق فراوان بخشید۔ ع
 شکر نعمتہاے تو چند آنکہ نعمتہاے تو

الحق کہ در آن حضرت جل و علاز دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می
 خواهند کریمہ الایلہ الدین الخالص۔ و کریمہ اذ جاء ربہ بقلب سلیم و گویا
 عدل اندرین مدنی و درو شاہ صدق اندرین ششی۔ دے کہ مسکن ماسوی است در بارگاہ کبریا
 خواہد بے نواست۔ و نہی از انوار او تعالیٰ ع در خانہ دو مہمان نہ گنجد۔

آمد سحر آن دلبر خونین جگر آن گفتار تو بر خاطر من بار گران
 شرمست بادا کہ من بسویت نگران باشم تو منی چشم بہ سوے دگران
 فکر تخلیہ سر از اہم مہام است کہ مہمان غریزہ خانہ خالی می خواہد اذ عنک منکبۃ القلوب

یلاجلی۔ در عالم حقیقت انکسارِ ذل سبب سلامت اوست بر عکس عالم مجاز ہر چند شکستہ تر بود از نمایافت مرادات و از گنجایش ماسویٰ سالم تر و قابل تر بود بر اسے نمودار انوار کبریا۔ ولی کہ گرفتار غیر بہت از دچہ توقع خیرست و روحے کہ مائل بہ کمتر است نفس امارہ از د بہترست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلبی طلبند و خلاصی موقع می جویند و اگر فئادان در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم۔ بہیات بہیات ہ عمر بگذشت و حدیث در دما آخر نشد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را و السلام۔

مکتوبات بہت و سوم۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضی فوائد کہ از مکتوبات قدسی آیات انتخاب نموده اند۔

اما بعد۔ احقر دعا گوینان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس معلی می گرداند کہ بعضی فوائد از مکتوبات حدیث بزرگوار قدس سرہ انتخاب نموده بہ حضور لامع النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند۔ منہا مارا بخش کار بہت نہ فض فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساخت منہا و این حال تاملت مدید کشید و از مشہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت الہ جل سلطانہ از در یکہ غیب در عرضہ نمود آمد۔ و پر دہ رو پوش بے چونی و بے چگونگی را بر انداخت۔ علوم سابق کہ بنی از اتحاد و وحدت وجود بودند و بہ زوال آوردند۔ و احاطہ و سر بیان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتہ و یہ یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہا مذکورہ بیچ ثابت نیست احاطہ اد تعالیٰ علی بہت چنانچہ مقرر اہل حق است۔ شکر اللہ تعالیٰ سَعِیْہُمْ مِنْہَا

از علوم و معارف و احوال و مقامات در رنگ ابر نیسان رختند و کارے کہ بد
کہ بنایت اللہ سبحانہ کردند و الحال آرزوے نمانده است۔ الا آنکہ احیاء سنتے
از سنن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیہ منودہ آید احوال دہوا جید مرار باب
ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبت خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالیٰ سرانہم
مہمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ بہ متابعت سنن ظاہریہ متجلی و مہرین دارند ع
کار این است غیر این ہمہ ہیچ

منہا بعد ان طے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و
سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنا الہ آفاقی و انفسی است و این خدای
خروے است از اخراے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علم و عمل و اخلاص
پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص است حقیقت
کار این است۔ اما فہم ہر کس اینچنانہ رسد اکثر عالم بہ خواب خیال آرمیدہ اند و بجز
و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و حقیقت
چہ در رسند۔ شریعت را پوشت خیال می کنند و حقیقت را مخرمی دانند و نمی دانند
کہ حقیقت معاملہ حسیت بہ ترتبات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔
ہذاہم اللہ و سبحانہ سوا الطریق۔ منہا۔ جمع را ازین طائفہ کہ بہ حقیقت نماز
آگاہ نہ ساختند و بہ کمالات مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجات امر از خود را
از امور دیگر جہتند و حصول مرادات خود را بہ اشیاء دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروے
از دنیا نماز را دور از کار دانستہ سبیلے آن را بر غیر و غیرت داشتند لاجرم تسکین
خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجہ جہتند و مطلوب خود را در پردہ ہائے لغو

مطالعہ نمودند ورقص ورقاصی میدیدند و اگر فتنہ با آنکه شنید و باشند مَا جَعَلَ اللَّهُ
 فِي الْحَرَامِ شَفَاءً. اگر شمر از حقیقت کمالات صوفیہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز
 دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے. منہا حضرت خواجہ
 احرار قدس اللہ سرہ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کتم ہیچ شیخی در علم نہ ماند.
 امام کار و دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائید ملت است لاجرم بہ محبت سلاطین
 می رفتند و بتوسل ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيفُ. بھار
 وائق است کہ موجب انبساط خاطر مقدس گردد و بہ طلال نہ انجامد. والسلام
 مکتوب است و چهارم. بہ مرحومہ و مغفورہ روشن دایے بیگم در بیان آنکہ
 ولایت کبریٰ مذکورہ تالیف شدہ بعد از بدست آوردہ و از اولیا حضرت ایشان
 ما بہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و
 بیان آنکہ حصول کمالات مذکورہ در محبت غیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ مجرد ایمان
 آوردن بودہ بعد از محقق گشتہ و معارف فنا و بقا و توحید و ہودی شایع شدہ تا
 آنکہ نوبت بہ حضرت ایشان رسیدہ و کمالات مذکورہ از سر نو جلوه گر گردیدہ. و
 مَا يَأْتِي سَبَبُ ذَلِكَ.

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَهُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا. مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوال شای
 و مریدان شالودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید. ع
 سنے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کہی
 آپنے از حصول ولایت کبریٰ و یافتن ذات و صفات او سبحانہ نزدیک توان ذات
 و صفات خود نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید. شکر این دولت عظمیٰ بجا آرند لکن

مَکَرُ نَمُ لَا زَیْدَ نَکَمُ بِاِیْنِ، ولایتِ عظیم الشان ولایتِ انبیاء علیهم الصلوٰت و
 التسلیمات است. حضرت الشیخان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ اظہارِ آن
 مخصوص گشتہ اند۔ و درین ہزار سال هیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نہ نموده در زمانِ مہم
 شیوع داشت۔ و در مہمِ مہمین ہم پر تو افکنده بود و بعد از ان رو بہ استتار آورده
 و ولایتِ صغریٰ کہ عبارت از قنایا باشد طور تمام داشت تا آنکہ نوبت بحضرت
 امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیدہ و این مہمہ را بران حضرت کشودند و مال
 آنکہ این ولایت شروع کار آن حضرت است۔ چہ بعد از تمامی این ولایت علیا است
 کہ ولایت ملائکہ عظام است علی نبینا و علیہم از عملاء و انجلیات و از گذشتہ آن
 کمالات نبوت و رسالت است و بعد از ان کار و بار بہ حقیقت کعبہ ربانی می افتد
 و فوق آن حقیقت قرآن مجید و بلند تر از ان حقیقتِ عملاء است و بعد از ان حقیقت
 الحقایق کہ عبارت حقیقتِ محمدی است جلوه گرمی شود۔ و اسرار مقطعات و مشاہدات
 قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت در میان می آرند این است بیان طریقے
 کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت الشیخان ما را بہ آن طریق ممتاز ساخته است از بدایت
 تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است۔ برین بنیاد کوشکما و عمادہا ساختند۔ تخم
 از بخار او سمرقند آورده در زمین ہند کہ مایہ اش از خاکِ یثرب بطمی است کشتند
 و بہ آبِ فضل سالھا آن را سیراب داشتند و بہ تربیت احسان مربی ساختند چون
 آن کشت و کار بہ کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید داشت
 کہ سلبک این طریق عالی مربوط است بہ رابطہ محبت کہ شیخ مقتدا کہ بہ سیر محبوبی
 بہ این راہ رفتہ باشد و بہ قوتِ انجذاب بہ این کمال منضیع گشتہ نظر بر او

شانی امر این قلبیه است و توجیه او در رفع غلبه معنویہ صاحب این کمالات امام وقت
 است و خلیفہ روزگار اقطاب و بدلا بہ ظلال مقامات او نورسنداند و او تاد و نجبا
 از بجای کمالات او بہ قطرہ قانع۔ نور ہدایت و ارشاد او در رنگ نور آفتاب است
 او بر ہمہ کس فائزین است۔ فکیف کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند
 در محبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰت بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت
 علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرف محبت او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرک
 می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 این کمالات محقق شدند و کمالات فدا و بقا و محاربت توحید و ہود و غیر آن کہ
 حاصل ولایت صغریٰ است شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہ ہمچنین
 عارفان کاظم را برانگیخت و از ہر نو آن کمالات جنوہ گرفتند۔ جماعت کہ بہ شرف محبت
 حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حفظہ و ذکر گرفتند
 حق سبحانہ این فقیر را در ان جماعت محصور دانا و در کفش گاہ مجاہدین آن حضرت داخل
 گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم حبیبہ و بی بی حافظہ
 بخوانند تا از کمالات پیران خود آگاہ گردند و جمیع اہل طریقہ را بشنوند کہ سبب
 مزید اعتقاد گردد۔ و احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند۔
 ہمہ بہ دہن و حجامید و سبب امید و آریا گردید جمعہ را کہ ذکر لطائف شدہ است
 طریق ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعہ کہ ذکر سلطان و فنی اثبات گرفتہ اند طریق
 فنا قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوال طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمچو
 دینی خیر النساء خیلہ رشیدہ مستعد می نماید تا چہ از احوال و وقایع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان معتمد اند۔ و ہمیشہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد بحال او مقید باشند و از احوال خود و جماعتی کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام

مکتوب بہت و پنجم۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ العنایہ معاملہ مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرت بودہ و کذلک شروع بشارت حقایق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ و بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر شمر الطاف و عنایات حضرت ایشان کہ در حق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ و تعداد منن الہی غرضانہ۔

نحمدہ و نصلی و سلم۔ اما بعد فَقَدْ وَصَّلَ مِنْ جَنَابِكُمْ كِتَابٌ كَرِيمٌ۔
کِتَابٌ يُعْرِفُ نَبِيَّ دُجُودٍ عِبَارَاتٍ نُظَرَاتٍ النِّعَمِ۔ آچہ از سوانح جدیدہ و یافتن خلعت در بر خود و مشاہدہ نمودن بعضی عنایات عالی اندراج یافتہ بود فرحت بفرحت افزود۔ بہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ و خلعت سابق کہ در حضور بہ آن مہند شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ و الآن جمیع بین الحقیقین شدہ و راہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حسی است و سعی پیدا کردہ و ہر حرفی از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات و مشابہات موصل آن کعبہ مقصود است دشاہ را ہے بہت میان محب و محبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید و راہ وصول خود می یابید۔ این حقیر خود در زمان حیات حضرت ایشان مناسب خود را بہ حرف الف یافتہ بود و حفظ و ذکر گرفتہ بکلمہ وَاٰمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ تَحِيَّاتُ اَللّٰہِ اِنْ لَعَنَتِ عَظْمٰی می نماید کہ اول انفتاح

این معاملہ عظیمہ در حق این عاصی بوده۔ بعد از آن کہ بعضی یاران این حقیر بحکم و
 الارض من کاس الکرام نصیب نصیب رسیده۔ بعد از آن چون بشارت
 انتشار یافتند بعضی یاران بہ خدمت حضرت ایشان مروت مند گشتند کہ چون این معاملہ
 فخمہ بہ اصحاب فلاں در میان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توہبات
 کثیرہ بہ بعضی فرمودہ اند و علیٰ ہذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دور از کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارت از یاران
 فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرت
 ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجہ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارت
 حقیقت صلوات اول از یاران فقیر شروع شدہ۔ و کذا لک حقیقت کعبہ معظمہ
 و حقیقت قرآن مجید و معاملہ التفصیل و بعضی از منسوبان این درویش اسرار
 ملاحظت و کمالات خلعت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان
 وقت بہ۔ شاہ جهان آباد رفتہ بود و معاملہ بعضی یاران را فوق تعین جی بہ تخمین
 وطن خود می یافت۔ چون ثروت حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و
 معاملہ ترقی آن را از ذات محبوب و نصیب یافتن از آن کہ سالہا سربستہ
 بود اول بہ این فقیر در میان آمدہ و با وجود این مصیبت و گرفتاری ہائے کہ متاع
 ارشاد روز افزون است۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع بانی است
 اثر فرمودہ آن حضرت است کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبت بار شاد داری یا را
 بہ فقیری فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فوق یحیی اللہ
 سبحانہ کما اخبونا قد سنا اللہ یوہ الا قد سن۔ و گاہی فرمودند کہ جمع

کہ از تو جوئی گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات والطفات کہ این عاصی
رو سیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہائے عظیمہ اوست
است۔ لہذا ششم از ان بمعرفتی بیان آوردہ شد مقصود از ان تعداد منتہائے الہی
است غرضانہ تفصیل خود بردیران بہ

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک سزدگر بگذرا نم سزد افلاک
من آن خاکم کہ ایر نوہساری کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبائیم چو سوسن شکر لطفش کے تو انیم
والسلام۔

مکتوب بیست و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریر
برا کرام سلاطین و بیان آنکہ بہ ہر قل را بہ اصل خود شاہ راہ است و ذکر فضائل
اشتغال بہ حق و ذکر اوسبحانہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعا گویان پس از عرض سلام معروض
بار یافتگان محفل مقدس معلیٰ می گردانند۔ ورود مرحمت نمود فرمان والا شان
و تشریف خلعات کہ بہ تقریب غراب مصیبت از روی عنایت شرف صدور یافتہ
بود باعث استیازی فقر اربابی نو۔ گردید و موجب فرید دعا برد دولت دوسرا و
مستوری مخاذیل اعدا گشت۔ اخراج الترمذی من حدیث ابن مسعود
رضی اللہ عنہ من غزنی مصابا قلہ مثل اجرہ۔ و اخراج ابن ماجہ من
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ما من مؤمن بعزنی احاہ بمصیبتہ
الا کساه اللہ تعالیٰ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ کذا فی تزییہ الشریعۃ

وَأَخْرَجَ الْخَطِيبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ أَدْخَلَ عَلَى
 أَخِيهِ الْمُسْلِمِ قُرْآنًا وَسُودًا فِي دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ خُلُقًا يَنْفَعُ
 بِهِ مِنْهُ الْأَقَاتِ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيبًا
 فَإِذَا مَرَّ بِهِ هَوًى إِنْفَرَعَهُ قَالَ لَهُ لَا تَخَفْ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا
 الْفَرَحُ وَالسُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى أَخِيكَ فِي دَارِ الدُّنْيَا. كَذَا فِي
 غَايَةِ الْعَمَالِ. بنی داند که شکر عموم نعمت است که شامل کافر بر ایا هست او انما
 با سپاس خصوص عنایت که در یادہ غریب است به تقدیم رساند من ثم یَشْكُرُ
 النَّاسَ لَمْ يَشْكُرُ اللَّهَ. فی الجامع الصغیر السُّلْطَانُ ظِلُّ اللَّهِ فِي
 الْأَرْضِ مَنْ أَلْزَمَهُ الْكُرْمَةُ أَلْزَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَهَانَ أَهَانَهُ اللَّهُ. واز انجا که ظل را
 به اصل شاه راه است امید که باطن حق موطن بدوام حضور و نگرانی ملتذ بوده
 به مقتضای عشقی که ظل را به اصل کائن است فنا و بقا در آن حریم متعال حاصل
 نموده رفع محب فرموده باشند فی غَايَةِ الْعَمَالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمَتَّقِيِّ يَقُولُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْإِسْتِعَالُ بَنِي جَعَلْتُ بَعْثَهُ
 لَذَّتُهُ فِي ذِكْرِي. فَإِذَا جَعَلْتُ بَعْثَهُ وَلَذَّتُهُ فِي ذِكْرِي عَشَقْنِي وَ
 عَشَقْتُهُ فَإِذَا عَشَقْنِي وَعَشَقْتُهُ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ.
 شمول عنایت در بار فتنائل مآب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وستی
 دعا گو گردید امیدوار است که مورد مرید الطاف والا شود که بکمالات ظاهر و
 باطن مجلی است. فی الحدیث الْكِرْمُ وَالْعُلَاءُ دَوَقِرْ وَهُمْ وَأَحْيُوا الْمَسَاكِينَ
 وَجَالِسُوهُمْ. اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد حسن که به تقرب لغزیت رسیده اند

عرض سلام می نمایند - والسلام
 مکتوب لبست و مفتاح - آرسل الی واحد من أهل الحرمين حين
 توجه الی الهند بروية سيد الانام في المنام عليه الصلوة والسلام
 واعطاه خلعة الخاصة لسلطان الوقت وامره بالباسها اياه
 تحمده وتصلی وتسليم وبعد فقد وصل الينا من جنابكم العالی
 كتاب كريم يعرف في رجوة عباراته نفوات النعيم نشرتنا فرحنا بوصول
 غایة الفرح والسرور وعدت لنا من يد شوق الی لقاءكم الکریم و
 كيف لا فانكم توجهتم من الديار النورانية والتنوير هذه البقعة
 الظلمانية وقد تشرفت وتنور جميع الهند لقد ومكم المبارك لعل
 الله يجمع بيننا وبينكم بميتة وكمال کریمه وما كتبتم من روية
 سيد الانام عليه وعلى الیه الصلوة والسلام واعطاه صلى الله
 عليه وسلم خلعة الخاصة بمولانا السلطان وامركم بالباسه اياه
 فهو امر غریب وارشادة خاصة ما ظهر الی الان واللاقي محض
 السلطان ان يكافي ويجازي في مكافات هذا الاحسان بما امرؤكم
 يعط احدكم بل ينفع ما في يديه شكر الله تعالى وتحييل با
 العباد كما فعله الصديق رضي الله تعالى عنه ولكن السلطان ما
 عرف حقيقتكم وما اطلع على فسادكم وكما لا تكم ونحن كتبنا المكاتب
 لبعض مجيئنا من اعدان السلطان وعمرنا فسادكم وكما لا تكم
 والغالب ان يقدر المعصية ليعظم فسادها ويعامل معكم بما هو جري

بِمَالِكُمْ. ثُمَّ إِنَّ أَرْبَعَ الصَّارِخِ الْجَامِعِ بَيْنَ الْعُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ بِأَقْرَبِهِ مَعْرِفَةٍ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي جَهَنَّمَ أَبَدًا فَلَا بَدَّ لَكُمْ أَنْ تَجْمَعُوا بِهِ وَقَدْ كَتَبْنَا لَهُ أَيْضًا كِتَابًا مُشْتَبِلًا لِبَعْضِ قَضَائِكُمْ وَأَنْتُمْ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَرِضَائِهِ وَلَا تَنْسُوا ذَا مِنْ صَالِحِ دَعَائِكُمْ. وَالْعَلَامُ.

مکتوب نسبت و شتم۔ یہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیص نسبت مشار الیہ فرمودہ اند و جواب آنچه از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی نوشته بود و بیان بر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب آن و جواب سوال او کہ گاہے تشبہت بہ اسباب نزول نموده و عروج رد داده و بیان آنکہ منشاء ہوا میں اہل کمال طبائع و عناصر بہت کہ در البقا آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح۔ و مائتہ نسبت ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہ و عدہ توجہ غائبانہ در حق شمارفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیص نسبت شما نموده شد و خیال بطول انجامید در بدو نظر معالہ کہ فوق لقین ہی بہت قریب الحصول معلوم شد بعد از دقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبہ مقدسہ نیز لائحہ گردید۔ و الغیب عند اللہ سبحانہ فقیر ابر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ عہدہ تشریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بوده رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی کہ نوشته بودند نیک مبارک بہت اعرفہم باللہ

اشدِّہم تحیراً فیہ۔ وَاکچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رومی دہد و نزول کم
 و ہمیش آن بہت کہ چون معاملہ عارف بہ صرف ذات فرشتانہ می افتد نزول بے علائقہ
 متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت بہت کہ اکچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث بر نگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت
 جو از نارفع آید و کفر و فسق ہمسایہا بد و نماید چنانچہ منقول بہت کہ آن حضرت را مدتی
 نزول در نقطہ عدم صروت کہ مقابل وجود صرف بہت واقع نمی شد تا آنکہ روزی در
 سلسلہ نہ ہما طیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جو از آن نزول متوقع بھول
 انجامید۔ و بعضی اوقات درین ہنگام کثرت مباشرت لسا و جمیلہ و تناول نمودن طعام
 لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل و ارشاد می شود و معاملہ
 بجای می رسد کہ تا زمانہ کہ تثبیت بہ این دو امر نہ نمایند در جانب تکمیل و ارشاد تعلیل
 تمام رومی دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی
 نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ بہت حال خالے را بگردان این دولت شریک
 سازند۔ وَاکچہ نوشتہ بودند بعضی اوقات تثبیت بہ اسباب نزول کردہ بہت عروج
 رودادہ آیا درین چہ سر خواہد بود و تشرش کمال مناسبت بہت بہ بزرگان خود قطوبی
 لکم و بشارتی۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت
 کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث عزت شود۔ همان زمان بدار
 دادند الہاما کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ
 وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وسوسہ شیطان بودہ بہت استغفار بسیار کردم
 تا بحدی کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دود از سینہ بدر رفت۔

الحمد لله که زود در موقع خطا متنبه ساختند و نشان این قسم بخواهیم و دوسوا اهل
کمال را طبع و عناصر است که در ابتداء آن حکم و مصالح است و راه ترقی مفتوح
گماوردنی الحادیث. اِنَّهُ لَيَعْلَمُ غِيَابُ قُلُوبِنَا وَ اِنَّهُ لَا يَسْتَعِظُ وَاللّٰهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعَيْنِ
مَرَّةً فِي هَذِهِ ظِلْمَتِ هَيْتِ كَيْفَ اَصْلَ رَا بَه عَوَامِ مُشْتَبِهٍ مِی سَا زِد و خَاکِ دَرِ حَشَمِ مَحْجُو بَانَ مِی مَانْدَا زِد
خوش گفت. ه

کار پاکان را قیاس از خود بگیر گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر و السلام
مکتوب نسبت و نهم. به سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اهل الله و تحریص
بر صحبت.

بسم الله الرحمن الرحیم. عنایات و الطایب الّٰهی غرضانه شامل حال بیهیفته ترفیع
که معصوب قاصد ارسال داشته بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید و کوزه شیرینی
که بخت ختم حضرات خواجها قدس الله امراد هم فرستاده بودند وقت افطار با هم
از اهل دل هر دو ختم نموده شد امید است که مقبول افتد. محمد و مادرین رمضان
المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سالی گذشته این قدر قوت نداشتند
طرفه اجتماع اهل الله و یاران طریق برپا شده که پیشتر این قسم نه شده باشد قریب به
پانصد کس رسیده اند. پسران شیخ نیز به کمال فدویت و خاکساری تار معنان
ایجا اقامت دارند و بعضی خدمات شایسته از آنها به وقوع می آید. اگر درین طور
وقت رخصت گرفته می رسیدند عین وقت هست که معاطه کمال تکمیل به مرتبه تمامی
رسیده. خوش گفت. ه

گر شوند قصه این بوستان مکه شود طائف و هندوستان و اسلام

مکتوب سی ام - نیز بہ مشار الیہ در میان اجتماع اہل طلب ذکر میرزا دہا۔
 بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ترقیات ظاہری و باطنی نصیب وقت باد بصیفہ
 شریفہ کہ محبوب قاصد رسول داشتہ بودند رسیدہ۔ بسبب مسرت گردید اللہ
 سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران بہت حضرت الشیخ
 درین رمضان دو ختم شنوایند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و شصت
 کس جمع شدہ بودند پیر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پیر میناکی ہم یک ختم کرد۔
 عجب جوانان موفق اند خدمات حضور از کفش برداشتن و دولے برداشتن و
 غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمت فقرا نمودند در اعتکاف عشرہ
 آخر شریک بودند۔ بجانب شہام خاطر خیلے نگران بہت و خواہان ترقی دارین شہامت
 اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بار انتظار تخفیف می
 دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم - نیز بہ مشار الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر
 تا قدم ملو احسانہا النعمائے آن سلطان الفقرا داخل وطن مالوت شدند۔
 زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات
 و الطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرت شمارا معمور کند۔
 دیگر طلب کیے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب
 کیے را از میان یاران انتخاب نمودہ شدہ بہت۔ لیکن ہندوستانی بہت ملا شاہ
 نامہ وارد و متوطن بلکہ تنہ خیلے صاحب حال بہت و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشاره فرمایند مشار الیه روانه نموده آید اغلب آنکه پسند خاطر مبارک آید
که بسیار به تواضع و شکستگی موصوف است. والسلام.

مکتوب سی و دوم. نیز بموی الیه در فضیلت تواضع و شکستگی.
حامداً و مصلیاً. اما بعد

گر بر تن من زبان شود هر مو
یک شکر تو از هزاره توانم کرد

عنایت نامه رسید محبب الطمیتان خاطر پریشان گردید
اے وقت تو خوش که دقت ما خوش کردی

اغراض و اکرام فقیر زاد پاک روز داخل شدن شهر از آن معدن بود و کرم به وقوع آمده
تفصیل معلوم شد من تواضع لله رفعة الله. امید است که این همه فروتنی و
شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن به سبب این همه تکلیف و زیاده خرج آمدن آن
جناب خاطر مستحیی است بجزاکم الله سبحانه عناد عن اولادنا و عن اهلنا
خیر الجزاء. درین سفر از سر نو یک تعلق به شما پیدا شده و امیدواریم که شوی بر آن
متفرع گردیده. حضرت حق سبحانه و تعالی همیشه آن جناب را بخلیریت داشته افزونی
طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید. والسلام.

مکتوب سی و سوم. نیز به مشار الیه در تعزیت.

اما بعد. فاعظم الله لك الاجر والحمد الصبر و رزقنا و اياك
الشكر فان النفس و امواتنا و اهليتنا و اولادنا من مواهب الله عز وجل
البهية و عوارضه المستودعة بيمينه الي اجل معدودة و يقضيها
بوقت معلوم ثم افتحن علينا الشكر اذا اعطى والصبر اذا ابتلى انما

يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر بسبب
مخزونی و گرا بی خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از
رضا به قضا چاره نه۔ نیز آیت ترضیع نورسند باشند۔ محضرت حق سبحانه و تعالیٰ در
عمر شما افزونی کرامت فرموده از دیادے در اداسے توفیق طاعات عطا فرماید۔
محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و خزع و فرخ نہ نمایند۔ و بهر
شکایاتی متصف شوند۔ والسلام۔

مکتوب سی و چهارم۔ به مقبول فقر روشن رانے بیگم در بیان آنکه وسعت سینه دلا
بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتہای ولایت کبریٰ است و خواب واقعہ عالی که
نوشته بود و بیان آنکه یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

إِذَا كُنْزُ مَنْ شِجَّ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ۔
وسعت سینه که در ولایت کبریٰ معلوم شود و ولایت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر
منتہای این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکه عظام است و آنچه از ظاهر شدن
فرشتگان و حوران در مراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتگان افتاده
باشد۔ فقیر درین باب خیلے مقید است۔ امیدوار است که مشتری از ان ولایت به شما
عطا فرماید آنچه باز بینند آگاه سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی بیچ ضرور نیست
در وقت تحقق بقا باشد بعضی را ظاهر میشود و به بعضی نہ می شود و معاملہ شما الحال
فوق فناء و بقا است۔ والسلام۔

مکتوب سی و پنجم۔ به سلطان وقت در تعزیت مغفوره روشن رانے بیگم۔ و ذکر
شمه توفیق آن مرحومه و بشارت مغفرت در حق آن مبروره۔

إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ اللَّهَ مَا اخَذَ لِلَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ يَاجِلٍ مُسْتَشِي
 فَلْيَصْبِرُوا وَلْيَحْتَسِبُوا مَا لَبَدُوا فَاَعْظَمَ اللَّهُ لَكُمْ الْأَجْرَ وَاللَّهُمَّ الصَّابِرِينَ وَرَقْنَا
 وَإِيَّاكُمْ الشُّكْرُ فَإِنَّ الْفُسْنَ وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيَّنا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيَةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تَمَتَّعْ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودٍ وَ
 يَبْقُضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ افْتَرَضْ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا
 ابْتَلَى فَإِنَّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْقًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللَّهِ
 فَتَقُوا وَإِيَّاكُمْ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمُخْرُومَ مِنْ حَزْمِ الثَّوَابِ كَثَرِينَ دَعَا كُوفِيَانِ وَ
 خَيْرُ الْبَانِ لِعَرْضِ وَالْإِمَى رَسَانِدُكَ إِذَا اسْتَمَاعَ إِيْنِ دَائِقَتُهُ بِأَمْلِهِ أَنْ قَدَرِ بِهِ إِيْنِ عَاصِي
 وَدَلِيلُ فَرَسِ إِيْنِ طَرِيقَةٍ عَلَيْهِ غَمٌّ وَانْدَوْدَهُ رُوَاؤُورَدَهُ كَهَكَوْنَهُ مَعْرُوضِ دَارِ رَضِيْنَا
 مَا لِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى لَيَقِيْنِ كَهَ أَنْ حَضَرَتْ بِهِ آيَةُ تَرْجِيْعِ خُوسَنَدِ خَوَاهِنْدِ بُوْر۔ اَنْ مَرُوْمُ
 مَحْرَمَةٍ دَرِيْنِ اِدَاخِرِ عَمْرِ عَجَبِ تَوَقِيْنِ يَافَتَنْدِ وَدَرِ حَقِّ مَسَاكِيْنِ وَحَمَاتِ جَانِ نَحِيْلَةِ شَفَقَتِ
 وَاشْتَنَدِ جَزَاهَا اللّٰهُ سَجَانَهُ خَيْرًا لِّجَزَاءِ دَاخِيَةِ شِيُوْدَةِ خَيْرِ خَوَاهِي حَقِيْقِيْ هَسْتِ اِيْنِ خَيْرِ بَا جَمْعِ
 اَزْ دَرِ لِيْشَانِ سِرْگَرْمِ هَسْتِ بِه دَعَا وَاسْتِغْفَارِ مَعْدُومِعَاوِنِ۔ عَنْ عَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَأَنَّهُ يُرْفَعُ
 الْمَنْعُوتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ نَحْفَهُ مِنْ آيٍ أَوْ آيَمٍ أَوْ آخٍ أَوْ صِدْقٍ فَإِذَا الْحَقَّةُ
 كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ
 مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالِ الْجَبَالِ وَإِنَّ هَذِيْكَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ
 بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُمْ۔ مَا لِيْ مَسْتَوْرًا لِحَالِ بِيْغِيْرِ خَدَا صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرِ لَقِيْطَةِ دِيْدِ

کہی فرماید کہ چون بیگم مرحومہ خدمتِ فقرا و بسیار نموده بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَجْنِيْزُ۔ والسلام۔
 مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچه از احوال خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلاثہ بہ ولایت علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک کمالات نبوت مخصوص است۔

نحمدہ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جناب سیادت پناہی در عین انتظار رسیدہ کما فی ہیبت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در حق تو می فرماید کہ از محبان خاص ماست و جمیع امور دینی و دنیوی تو تفویض کہ آنچه او خواهد بکنز بہ وضوع انجامید و سر بلندی حاصل گشت این مای قابل هیچ چیز نیست۔ لیکن ع

داد حق را قابلیت شرط نیست

شاہان چه عجب گر بتوانند گدا را

برین فزودہ گر جان فشانم رواست

و آنچه احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابر ہاشدہ بہ جانب آسمان می رود۔ روزی در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ باز می رود و باز می بینم کہ خاک شدہ ام و در من هیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سبب

محترت گردید۔ الاال مسطور صریح است در تصفیہ عناصر و برآمدن غبار مثل دود اول
دیں بر آن بدانند کہ تصفیہ عناصر مثلثہ سوائے عنفر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و
تصفیہ عنفر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم اذین قسم امور عالی بیان می
نمود۔ الحال امید است کہ رویقوت آورده باشند امید دارد بوند و بہ استقامت زندگی
زندگانی نمایند فان الاستقامه فوق الکرامه۔ و آنچه از ملاقات نمودن بندگان
حضرت و مهربانی و اغراض نمودن آن بھفرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید
آنچه حضرت میر جیو در روضہ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شماست
والا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در بیان آنکہ جمعیت ماہ رمضان سبب
جمعیت تمام سال است و تحریریں بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الْبَرِّ الْبَرِّ الصَّالِحِينَ۔ يَلٰهُ سُبْحٰنَهُ الْحَمْدُ
وَالْمِنَّةُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہاے شما بحال
فقراء فحمد اللہ ثم الحمد للہ۔ قدم ماہ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک
و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان
سبب طراوت تمام سال است قَطُوْنِيْ بِمَنْ مَضٰی عَلَيْهِ هَذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ وَ
رَضِيَ عَنْهُ شُكْرًا بِغِنِيٍّ عَظِيمٍ بِمَا آرَدَ لَنَا مِنْ شُكْرٍ تَمُّ لَكَ زَيْنٌ وَ كَمُّ۔ دیگر الحمد
یست کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان
پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ بالیشان می داشتہ باشند گنجایش دارد
خوش گفت۔

آسمان سجده کند بہر ز۔ پیئے کہ درو یک دوس یک دوفس بہر خدا بنشینند
شیخ مشار الیہ ہم از شمول عنایات و مہربانیا کہ شامل حال ایشان است فیلے
نگاشته بود۔ خانہ ایشان آباد و ملطفت و تقوہ این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ
از نکلت و جود و ہستی گذشتہ اند باغثت رقیات دارین است و موجب نجات
اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند و السلام
عَلَيْكُمْ وَ عَلٰی مَنْ لَدُنْكُمْ۔ فقیر زاد ہاجت اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلامتی

رسانند و اسلام
مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشار الیہ در جواب مکتوب او۔
حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بہ الطاف و عنایات خویش ممتاز گردانیدہ۔
بہ استقامت ظاہر و باطن موصوفت دارد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید
و عرضید کہ در خدمت حضرت ایشان مرسول داشتہ بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب
عالی مشتمل بر مہارت عالیہ بنام شہر قوم نمودہ اند بلکہ داخل مکتوبات نیز ساختند
مطالعہ خواهند ساخت و بکنہ آن خواهند رسید و کیفیت کہ بعد از مطالعہ آن رو
دہد اطلاع خواهند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ در کچہ از غیب در
باطن شما کشادہ گردد۔ و اسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہ دین پناہ در شرح احوال ایشان بیان آنکہ بنا بر این
طریقہ علیہ پر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور مہتمی۔
باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ سلام و تحیہ ازین محب اُخروی در معرض
قبول آرند۔ بشارت سبحانہ الحمد کہ استیلائے نسبت و حضور او تعالیٰ بر نیجے غلبہ نمودہ است

کہ در امان غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می فرماید و ہذا مِنْ اَعْظَمِ عَنایا بِہِ
تَعَالٰی۔ در نفحات الانس ماحول حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ می آرد کہ شخصے از
ایشان پرسید کہ ہر طریقہ شہادہ و صوت و سہارہ می باشد فرمودند کہ بخی باشد پس
گفت بتا ہر طریقہ بر عیسیت۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بباطن با حق سے
از رون شو آشنا و فرمودن بیگانہ دیش این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہا
آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ می فرماید وَ جَالُ لَا تَلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
اشارہ بہ این مقام است تَمَّ كَلَامُهُ انْتَبِهْ غَزِيَّةً فرمودہ سے
در دل ما نغم دنیا غم معشوق نژدہ بادہ گرفتار بود پختہ کند شیشہ سے ما

اما باید دانست کہ فرق بہت میان حضور مبتدی و حضور منتهی نسبت بہت می ضعیف
است۔ آن قدر قوت نہ دارد کہ با وجود مشاغل شتی بر حال خود باشد اما حضور
کہ منتهی را غایت شدہ است قوت تمام دارد و در مواضع غفلت متراپید می گردد۔
و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرت حق سبحانہ خود را خود حاضر است چہ
این حضور بعد از قنای حقوق صفات بہ اصل اورا مرتبت شدہ است بخلاف مبتدی کہ
ظلمات نفس او ہنوز باقی است آن قدر قوت نہ دارد کہ تحمل ظلمات دیگر نماید فَظْهَرُ
الْفَرَقُ بَيْنَ حُضُورِ الْبَدْنِيِّ وَ حُضُورِ الْمُنْتَهِيِّ وَالْفَارَقُ الْإِعْدَاءُ شَتَانُ مَا بَيْنَهُمَا
شکر این نعمت عظمیٰ بجا بیارند لَعَنَ شَكْرُكُمْ لَا زَيْنَ لَكُمْ و السلام اولاً و آخراً۔
مکتوب چہلم۔ در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستعارہ و معلوم نمودن توجہ
جمیع عالم بجا نپوشش۔

باسمہ سبحانہ۔ فضائل و کمالات دستگاہا درین روز ہا طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت

و اسرار لازم الاستتار در میان آوردند۔ و معلوم می شد که توجہ جمیع عالم از محیط فرش
 نامرکز فرش به جانب احقر است۔ و در آن وقت شمارا با خود اتحاد خاص می یافت و لایح
 شد که شما در بجا آن اسرار غوامض نموده و انوار و برکات را که در وقت عروج مشرف
 شده بودند همراه خود آورده نرول نمودند و به نظر ظن غالب خود آن اسرار به مقام
 ملاحظت می یافت **وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ** شکر این عطیہ عظمی بجا آرند که غایب
 مورد این همه عنایات گشته اند **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ**۔ والسلام
مکتوب چیل و حکم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در نصیحت و بیان آنکہ قذائے قلب
 نتیجہ تحلی افعال است و کمال فنا منوط بہ تحلی ذات و مایہ اسباب ذلک۔
 حامداً و مصلیاً۔ حق سبحانہ و تعالیٰ با خود دارد و از اندیشہ غیر خود رہائی گرامت
 فرماید **عَ الْاَ كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ** سہ

ہر چه جز عشق خداے احسن است گر شکر خوردن بود جان کنند است
 او تعالیٰ از کمال کرم خویش بہ کسپ مرضیات خود مرگرم دارد۔ دنیاے دون خصیت
 قدیم پیچ کس را از دور و نزدیک بر یک حال نہ گذاشته عاقبت از دوستان خویش
 بریدہ قطع دنیاے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن است کہ عمر چند روزہ خود را صرف
 طاعت حق کردہ متوجہ دار خلود باشد سہ

گوئے توفیق و سعادت در میان افکنند اند کس بمیدان ورنہی آید سواران را چه شد
 ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چه در خوردن و چه خفتن و چه گفتن از حدود شرعیہ
 تجاوز دفع نہ شود و در لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام
 است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این منظور شرعی مرکب نہ گردند کہ ابطال عام است

و بر ذکر چندان مداومت نمایند کہ ماسوائے مذکور از ساحت مسینہ رخت بر بندد۔
 بنوعی کہ اگر بہ تکلف یا دیکند بیاد نیاید۔ این حالت بتر بہ قنای قلب بہت و نتیجہ
 تجلی افعال۔ بعد ازان اگر فضل الہی غرضانہ مدد نماید شروع در تجلیات صفات تولد
 افتاد و نفس رانی الجملہ قنای و اطمینان حاصل خواهد شد کما ل قنای و البستہ تجلی ذات
 است درین موطن بہ قنای اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید
 امید و آریا شدن **فَإِنَّ الْمُتَّقِينَ مِنْ أَحَبِّ**۔ بشارتے بہت عظمیٰ صمیمہ تشریفہ کہ مشرب
 کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا نہ گام ملاقات
 را بہ مراسلات را مفتوح دارند کہ سبب توہمات غائبانہ بہت۔ والسلام

مکتوب چہل و دوم۔ نیز بہ مشارا الیہ در تحریریں بر صحبت فقر و استقامت۔
 باسمہ سبحانہ۔ نامہ نامی کہ نامزد این احقر شدہ بود بہ درود آن مفتخر و سبای
 گردید۔ و خیر ہائے کہ از راہ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بجایت خوش شیک
 لے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

این ہمہ تقدیر کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچه از ضبط ادقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و
 صحبت سکوت داشتن یا میرا بخیر و قوم بود فرحت بر فرحت افزود **زَاذَکُمُ اللّٰهُ**
سُبْحَانَهُ اسْتِقَامَةٌ وَ تَوْقِیَاتِ الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ صحبت و توجہ خدمت میرا بخیر
 مفتخر شمرده بیش از بیش ہر گرم باشند و آنچه از واردات رود بدو لیسان باشند
 کہ سبب توہمات غائبانہ بہت دیگر خاطر ہموارہ خواہان استقامت ظاہر و باطن
 ایشان بہت **فَإِنَّ الْإِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْکِرَامَةِ**۔ والسلام

مکتوب چہل و سوم۔ نیز بہ مشارا الیہ در بیان علو ارشاد و تکمیل حضرت الشان

و ذکر برخ از ترقیات اصحاب خویش و تحریر بر تواضع و مایه ایست ذلک.
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. حامداً و مصلیاً. حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب
 الفقرار را بہ ترقیات صوری و معنوی سر بلند داشتہ بہ عافیت و استقامت
 موصوف دارد. صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترین درویشان سلسلہ احمدیہ معصومیہ
 فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و غلینہ کہ در خدمت حضرت ایشان
 ارسال داشتہ بودند بہ نظر مبارک درآمد. چون آن حضرت چند روز عنایت کثیر
 اندوخت نہ داشتند کہ جواب بنویسند. ازین جهت قاصد را دوسہ روز نگاہ داشتہ
 چند کلمہ بہ دستخط خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد. دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل
 و ارشاد کہ درین روز ہا طرأت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوصاً یارانے کہ توسل
 این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند اختیار خاص دارند. پیران شیخ
 میر بکمال خاں ساری خود را فریش خالقہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین
 می بودند در اندک مدت ترقیات عالی نمودند چندی از یاران را ہمراہ خود بہ محبت
 حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالات دستگاہ میان شیخ پیروران شہر مغنم
 اند. گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت حسن است. غم دیگر بملاحدہ و
 زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند. اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کمال زیبایی
 است. والسلام.

مکتوب چہل و چہارم۔ نیز بہ مشارالہیہ در تحریر بر صحبت حضرت ایشان
 و ناز برداری فقراء باب اللہ.

حامداً و مصلیاً و مسلماً. حضرت و اہلبطاعیات غرضانہ بہ ترقیات ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیت فقرار منکسر القلوب
 موصوف دارا و بالذاتی الحسینی و الیه الا فجار علیہ و علیہم المصنوعات و
 التسلیات. اشفاق پناہ اشتیاق ملاقات سامی را چه شرح دهد که از حد افزون
 است در صحیفه شریفه که مصحوب جلوه دار مرسل بود نگاشته بودند که در شهر رمضان
 المبارک رخصت حاصل نموده متوجه این حدود خواهند شد. و معلوم شریف ایشان
 باد که چون ایشان به دخول طریق علیہ مستعد گشته اند و مدار این طریق بر صحبت است
 اگر صحبت حضور پر نور میسر گردد خود نور علی نور است و گرنه تا رسیدن حضور با جماعه
 اہل کمال که اصحاب حضرت ایشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن
 گردد و بعضی فقرار هر چند به حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف و ناشئ
 مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنها باشند و ناز بر داری فقرار اسعادت دانند و
 ہر کہ عاشق شد اگر چه نازنین عالم است ناز کی کے راست آید بار می باید کشید
 می باید کہ منزل شریف از جمع یاران طریق خواہ مشخص باشد و جماعه دار عنوفیہ بمراقبہ و
 حضور بیری برده باشند کہ سبب ترقیات صوری و معنوی است. و السلام
مکتوب پہل و پنجم - نیزہ مشار الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تجرّی بر
 تعمیر اوقات.

حامداً و مصلياً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت متجلی دانستہ
 باطن را از حقیقت آن منور گردانیدہ بہ ترقیات صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا
 بمنہ و کمال کریمہ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضی اوقات بے خواست دعا
 و توجہ قاص در حق شما نموده می آید امیدواریم کہ آثار آن بر ددی ظهور فرمایند

و باید که از کیفیات ظاہر و باطن اطلالت می دادہ باشند کہ سبب فرید از تباطا معنوی است
پارہ از تبرکات حضرت ایشان مرحوم کہ آنحضرت من یکتویت است محبوب حاجی
غرض بر اے شما فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بجهت
فقر رسیدہ بود نظر بر کمالات اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیل ازان فرستادہ شد و آنچه
از تقدیر بہ ذکر قلبی و تلاوت قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتنہ بودند مسرت بر
مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند و السلام۔

مکتوب چہل و ششم۔ بہ روشن راے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا
آن است کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدت و ہد تفرقہ
در میان ظل و اصل نمی کنند و آنچه از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول است کہ اگر یکے
از فرزندان من در آن وقت بودے منور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق
حضرت ایشان است و کما یناسب ذلک۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشتہ بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات
را از خود جدا می بیند و پر تو صفات حق می یابد۔ بغایت اہل است چہ معتبر در فنا
ہمان است کہ در لحظہ و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین است در سایر احوال بعضی
مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقت معاملہ قافل اند
چو غلام آفت بم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شبنم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
صفات خود را پر تو صفات حق یافتن علامت تجلی صفات است و فنا و لطیفہ روح
لذہور صفات الہی غر شانہ حاصل میشود بسیار خوب فہیدہ۔ این مراقبہ را نوشتہ اند
و از لطافت استعداد شما خبر می دہند جمعہ کہ صفات خود را عین صفات حق می یابند

و بہ وحدت وجود قائل اند تفرقہ میان ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل
 می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است و منظور علاج و بایزید بسطامی درین
 مقام گذشته اند۔ و آنچه نوشته بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرت ایشان
 است الحق ہمین طور است چہ نزد آن حضرت افراد عالم منظر اسما و صفات اند۔
 و ظلال آن مرتبہ مقدمہ این دید بغایت عالی است و از مقام وحدت وجود بلند
 است چہ محبوسان مقام وحدت از کمالات کہ فوق این مقام اند فروم اند و ای
 اگر بہ شیخ کامل نہ رسند و بہ این مقام باشند حضرت ایشان ما قدس اللہ تعالیٰ
 سرہ الا قدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد بہ صرف اذان مقام در
 می گذرانیدند و آنچه در کتاب رشتات از خواجہ عبدالخالق نقل می کنند کہ اگر یکے
 از فرزندان من در آن وقت بودے منظور را اذان مقام گذرانیدے موافق مذاق
 حضرت ایشان است **بِاللّٰهِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** شمارا ہم مدت قلیلہ درین مقام
 داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہ شہائے شہاکہ سابق نوشتہ بودند
 کہ من صفات خود را عین صفات حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از
 کوہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار در ہمین مقام رفتہ اند
 درین راہ غیب الغیب بے نفرت پیر کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقام
 شغنی سخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ۔

ہزار نکتہ باریک تر از مواہب است نہ ہر کہ سر بہر اشد قلندری داند
 و آنچه از احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب
 خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچه نوشتہ بودند کہ بعضے از آہنہا در مراقبہ چیرہ شاہد

می نمایند بغایت عالی است خصوص احوال حافظه فاطمه که در مشغولی خود رانمی بیند
ظاهر بر توے از قنایه طریق انعکاس از باطن شایسته رسیده۔ و بحال ادبشتر متقیہ

باشند۔ والسلام
مکتوب چهل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و
بیان شہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمْ
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ه نئی داند کہ چه نولسید چگونه
شرح دہد کہ از استماع خبر وحشت اثر واقعہ ہائے خان مغفرت نشان محبوب القلوب
تعمدہ اللہ سبحانہ بفرمانہ چه قسم الم و اندودہ بہ این دل افکار رسیده و چه نوع درد
و غم رومودہ بہ گفتن : نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیده حالے کہ بہ
جمع اہل خانہ طاری شد کہ تاپ بیای نہ دارد۔ و اگر بعضی مولخ از مرغن دم اندرون
و مثل آن نمی بود فقیر خود بہت تعزیت در انجامی رسید این ماتم تنہا بہ شمانست
ماہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چه توان کرد کہ یکس را ازین شاہ راہ گزیر نیست
ہر گاہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰت و التسلیات در دنیا ہمیشہ نہ باشد بدیران
چہ رسد اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ۔ نص قاطع است مارا و شمارا ہم ہین اہ
در پیش است جَاءَتِ الرَّاحِقَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ۔ جَاءَ الْمَوْتُ بِحَذَائِفِهِ
آہ زین منزلی کہ در پیش است کہ گذر گاہ شاہ و دریش است
حضرت مجدد الف ثانی رعنی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ
در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمان عبداللہ بن زبیر سہ روز عطاءون واقع شد

ودران طاعون ہشتاد و سہ سپر از حضرت الشیخ کہ خادم حضرت پیغمبر مابود علیہ و
 علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات و آن سردر در حق او دعای برکت فرمودہ فوت
 کردند و چہل سپر از حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند
 ہر گاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات این معاملہ
 فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسره الاقدس در
 ہنگام واقعہ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگداشتہ اند
 کہ مفارقت فرزند می اغری از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کس بہ مثل مصیبت
 مصاب شدہ باشد اما صبر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف
 قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم الغامات است۔ از حضرت حق سبحانہ مستثنا
 می نماید کہ جزای این مصیبت مدبہ آخرت باشد در حدیث است کہ حق تعالیٰ
 می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمہ ادلی را صنی بنی شوم برائے تو

ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چہل و ہشتم۔ در بیان آنکہ فتح و نصرت و دو قسم است یک صورت
 آن کہ مربوط بالشکر غراست۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا است و در تزیین قسم
 ثانی بر اول۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَتَصَوَّرُهُ فَنَائِلٌ دُمَالَاتٍ دَسْتِغَاہَا آيَةُ از زبان
 مبارک بیان ایمانے کہ یکم حدیث نفس ما خاب من استخار و ما کذب من
 استشار فرمودہ اند مرقوم بود بہ و منور انجا مید۔ این فقرہ ہوارہ در ادوات رجا
 و آدان مظنہ اجابت دعا و زمان اجتماع فقرات و نصرت بر اعدای آفاقی و باطنی

می خواهد و تقویت و تائید دولت قاهره که ترویج شریعت با هر به آن منوط است
از لشکر دعا که ارباب فقر و اصحاب بلا اندنی جوید۔ فتح و نصرت در قسم است
قسمی است که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورت فتح و نصرت است
که تعلق به لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب است
و کریمه و مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اشاره به آن است متعلق به لشکر دعا است
پس لشکر دعا به واسطه دل و انکسار خود از لشکر غزا سبقت نمود و از سبب به سبب
دلالت فرمود۔ ع

برند شکستگان ازین میدان گوی

و الصَّادُ عَارِدُ قَضَائِهِ نَمَائِدُ خِطَابِهِ نَجْرُ صَادِقِ فَرْمُودِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
لَا يَرْدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا أَلَدُّ عَاءٍ۔ و سیف و جهاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا
یا وجود ضعف و شکستگی بقوت تر از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا همچون روح است هر
لشکر غزا قالب است مراد را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چاره نبود که قالب بی روح
قابل تائید نصرت نباشد۔ ازینجا است که گفته اند كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَائِدِكَ الْمُهَاجِرِينَ۔ هر چند این فقیر شایان آن نیست
که خود را در عدد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بجز داسم فقر و احتمال اجابت خود را
از دعا فارغ نمی دارد و امید دارد است که آن حضرت بدایچه غریمیت فرمایند مبارک
و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ والسلام۔
مکتوب چهل و نهم۔ در ذکر فیوض و برکات که در عرض حضرت ایشان
ظاهر شده و بیان آنکه درین قسم اوقات از علیه حضور غفلت به تکلف هم میسر

نمی شود و کفر و فسق همسایه با مدد می نماید. و بیان آنکه شمول الغام الی جبل شانه و عموم مغفرت او سبحانه درین طور اوقات متوقع است و مائنا بسبب ذلک.

لَهُ الْحَمْد - و سلام و تحیه ازین عاصی قبول فرمایند. عجائب فیوض و برکات از امر و ظهور فرموده. آن قدر ریش انوار و برکات شده که قوت بشری از برداشت آن عاجز است **حَمْدُ اللَّهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ**. درین قسم اوقات هر چند به تکلف خود را به غفلت انداخته می شود میسر نمی شود. چنانچه شیخ الاسلام هر وی می فرماید که هر که یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانه و تعالی غافل سازد امید هست که جمیع گناهان او به بختند. حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرموده اند که چون معامله عارت به صرف ذات غر شانه می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد. در آن وقت کفر و فسق همسایه مدد می فرماید و هر چند اختلاط به اهل غفلت بیشتر راه ترقی گشاده سرش آنست که غفلت هم بر آن ظهور نور الانوار در کار هست و بعد از اثبتن الانشیا. و درین مقام سالک به طوع و رغبت خود به اهل غفلت مجبور می شود. سبحان الله عجب کار و بار هست. آنچه بدیگران مانع ترقی است اهل الله را زمینه ترقی است و عروج. و هذِهِ مَعْرِفَةٌ دَقِيقَةٌ خَارِجٌ عَنْ اِلَادِ اَرْكَانِ الْخَوَاصِّ فَكَيْفَ الْعَوَامُ

فریاد حافظ این همه آخربه هرزه نیست هم قصه غریب و حدیث عجیب هست و این همه شمول الغامات در مجلس این قسم انرا س و غیره گاه گاه افاضه می شود و مانند ابرنسیان به جمیع خلایق می ریزند و اِنْ كَانُوا مِنْ اَهْلِ الْخَفْلَةِ. و درین طور اوقات مرجه عموم مغفرت متوقع است بے تکلف در از نفسی نموده می آید که طرفه سکره روداد حضرت میا نجیو قدس سره به علوشان خاص ظاهری شوند. و الغیب عند الله سبحانه و سلام

مکتوب پنجاہم۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او
 کہ از ظاہر شدن مقام عالی نوشتہ بود۔ دبیان آنکہ مرتبہ کہ فوق تعین حی است عمدہ
 در حصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ
 را دران مدخلت تمام است۔ دبیان آنکہ قرار یافتن معاملہ ذات بحت فوق تعین
 وجودی پیش از ظہور تعین حی است۔ و بعد از آن مرتبہ داخل تعینات گشتہ و جواب
 سوالی کہ نموده بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و لفعلی و نسلم۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام
 سلامت انجام برسد۔ صحیفہ شریفہ متعاقب یک دیگر رسید خوش وقت ساختہ چون
 مشتمل بر احوال بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشتہ بودند کہ مقامی
 عالی ظاہر شد خود را تا گلو دران مقام داخل یافت و معلوم شد کہ مرتبہ مقدسہ
 ذات بحت ذات است تعالت و تقدست۔ بہمانا کہ این مرتبہ مقدسہ آن مرتبہ
 باشد کہ آخرین ذات است و فوق تعین حی است و عمدہ در حصول این دولت حقیقت
 قرآن مجید است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ دران مدخلت تمام
 است۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر دران مقام
 وابستہ بہ ادای صلوٰۃ است۔ دران وقت مرتبہ ذات بحت تعالت و تقدست
 فوق تعین وجودی قرار یافتہ بود۔ و میر و سلوک بہ آن مقام عالی منتهی باشد و چون
 تعین حی بمنصہ ظہور آمد معاملہ سابق داخل تعینات شد و کار و بار در وصول
 قدمی بہ وصول نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری بہ حقیقت قرآن مجید
 منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابی از سوالی شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است و حال آنکہ التذاذ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدی معلوم می گردد کہ در ادای صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل بفتن بین از ظہور تعین حی است۔ و اگر بعد از گذشتن تعین حی کیفیت و التذاذ زیادہ از صلوٰۃ بہمند و جہے دارد چہ حیولت حقیقتِ صلوٰۃ در میان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبہ مقدسہ ذات بحت تعالت و تقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ و اللہ اعلم بالصواب بعد از نماز جہے چون بنیادت روشنہ منورہ رسیدہ شد محبت خاص شمارا با خود یافت

امید غالب است کہ تترے ازان مقام عالی شدہ باشد۔ والسلام
مکتوب پنجاہ و یکم۔ بہ حاجی اسد اللہ دزیر آبادی در بیان درجہ تالیفات
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و تحریریں بر طول محبت و اعتقاد تمام برد جہے کہ ذرہ
اعتراف را بہ شیخ راہ نہ دید و تعلق حصول برکات صحبت بران و بیان آن کہ خبر و
اخلاص بے مشقت کافی است و کائنا سبب ذلک۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰ۔ حقائق و معارف آگاہ
حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام و تحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقب
یک دیگر می رسند و در ارسال جواب کوتاہی واقع می شود و معذور خواهند داشت
وَالْعِزُّ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مُتَّبِعٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعت آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ است درجہ اولی را علمائے طوائف بیان فرمودہ اند۔
و این صورت متابعت است و شش درجہ دیگر مخصوص بہ اہل باطن است نوشتن ہر درجہ
بہ تفصیل در موصلاً کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجہ ششم کمالات
و اسرار محبوبیت ذاتی مکتشوف می شوند و نصیب از حروف ششایہات قرآنی و

منزلے از حروف مقطعات فرقائی حاصل رزق گاهی می شوند و این حروف تشابهات
و مقطعات در مرتبه است خاص میان محب و محبوب و هر چند این معاملات مخصوص
به انبیا و ائمه علیهم السلام و التسلیمات لیکن به بعض افراد این امت به طریق تبعیت
نیز شربله از زانی داشته اند و درجه مضمون متعلق نزول است که به تکمیل و ارشاد خلق
تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را به این معنی درجه مشرف سازند و این قسم
المراد معاملات و راسه شود و مشاهد است و در اسے قناد بقاد در اسے تجلیات
و ظهورات و در اسے ولایت صغری و ولایت کبری و ولایت علیا است ع
گر بگویم شرح این است حد شود

و گفتن و نوشتن راست نمی آید بطول صحبت و اعتقاد تام به شیخ کامل و مکمل در کار
است بنوعی که جمیع حرکات و سکونات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و در
اعتراض را راه نه دهد و هر چه می کند به العام می کند و به اذن از سبحانه جمیع امور
را سرانجام می دهد پس برین تقدیر اعتراض را گنجایش نیانند اگر به رخصت و مباح
عمل می نمایند به فصل الشد سبحانه حکم قرآن و واجبات می گیرند رخصت غنیمت
پیدا می کنند و تا این قسم اعتقاد به پیر نه داشته باشند از تیرکات و ثمرات صحبت
محروم مطلق است اگر چه سالها در صحبت بگذرانند و ریاضت های شاقه پیش گیرند که
غیر از حرمان نتیجه نیست و مجرد اخلاص و محبت به مؤنت ریاضت و مشقت در حصول
کمالات کافی است آری اگر شقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور
علی نور خواهد بود و الا محبت مجرد محبت هم به کمال می رساند باید که بحال خود تنگ
نماند تا ایند اگر این قسم اعتقاد که مذکور شد در خود یا بن پس میر میزند و البعد نیاز

روضہ مظہرہ حضرت مجدد انت ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتمد دانند و چند گاہ بجا است
آن روضہ مظہرہ متورہ اختیار نمایند و گوهرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست
آیند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گردید در خود نہ فہمند پس تصدیق نہ کشند و دیگرے را در
تصدیق نمیتوانند۔ چون مکرر و مکرر طلب فصاحت و فوائد نموده بودند بنا بر آن شمر
از ان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ والا این حقیر بر سر بشرات و نقص معتمد بہت زیادہ چہ
تفصیل اوقات نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاہ و دوم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد معتمد در فضیلت ذکر خفی و غریب
دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ واستقامت این طریقہ علیہ
انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہر چہ از اسباب وصول بہت اما مشروط بر البطہ و قنای
فی الشیخ بہت۔ و ما یناسب ذلک۔

اَلَمْ یَاۤیْنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا اِنَّ تَتَشٰعَ قُلُوْبُہُمْ لِیۡذِکۡرِ اللّٰہِ۔ فِی الْحَدِیثِ
اَلَّذِیۡ کَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْحَفَظَہُ تَزِیْدُ عَلَی الَّذِیۡ سَمِعَہُ الْحَفَظَہُ سَبْعِیۡنَ
ضِعْفًا۔ در نفحات در اتوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند
فلان کس بر روی آب می رود۔ گفت سہل است بزنی و صوہ نیز بر آب می رود
گفتند فلان کس دیہوامی برد گفت ز غنی و کس نیز دیہوامی برد۔ گفتند فلان کس
در یک لحظہ از شہر بہ شہر می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ
مغرب می رود۔ این چنین چیز با پس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان حلق
نشیند و داد و ستد کند و زن خواهد و با خلق در آمیزد و یک لحظہ از خداے خود
غافل نیامشد۔ احقر دعا گوایان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرش عالی متعالی می آید

که بموجب امر عالی بعضی فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع
فرمانند شغل باطنی در طریقه اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات
و طریقه آن با المشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشد عمده آنست
که ذکر ملکه دل می گردد و صفت لازمه او شود چنانچه سمع صفت سامعه و بصیرت
باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفه روح است و روح به جانبین
صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه به کشف
اللطائف الثلاثة الاخری ثم بعد ذلك ينشرح الصدور ليحل النفس ثم
عزول مفعول ما عوئل و يصير من ملوك المدين. باید دانست که افاده و
استفاده این طریق انوکاسی و الضبائی است و مدار معامله به صحبت است به شرط
مناسبتة الطرفين ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط به رالیه و فنا
در شیخ است. لهذا گفته اند که مقدمه فنا فی الشیخ مقدمه فنا فی الله است این را
فقط با لطافت شیخ کامل بے الزام طریق ذکر موصل است. چنانچه الزام ذکر که
خالی ازین رالیه باشد موصل نیست و من جمیع بینهما فقد فاز فوزاً عظيماً.
و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تظہیر باطن سیر از ماسوا و ادراخ عظیم
است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد درین
باب مختصر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواهی و دعا گوئی ظاہر و باطن که مرکوز خاطر
فقیر است از حیطة تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر مرید عنایات پادشاهان است
ع شاهان چه عجب گریب از نگد را
بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاہری و باطنی نتیجۃ اکابر رسید علی عرب منتظر

طلبی است و ایفای وعده از مکارم اخلاق. بالجله سید مذکور از عزیزان
است قابل محبت و عنایت. برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی کہ سالہا
در صحبت فقر البیر بردہ مشمول عنایات و الطاف خاصہ خواہد گردید و بعضی
التماسہا در خلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ
از خلفائے رشید این طریقہ است صحبت و ملاقات او غنیمت است۔ والسلام
مکتوب پنجاہ و سوم۔ نیز بشانہ زادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و
سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکہ طریقیت و حقیقت خادم شریعت
اند و مائنا سب ذلک۔

خاصدا و مصلیٰ۔ اما بعد احقر دعا گو یان بہ عرض عالی متعالی می رسا
کہ ازان ہنگام کہ بہ ثروت ملازمت استسعاد یافتہ ہوا رہ محبت خاص بہ آن جناب
عالی در خود می نمود و در مراتب دعا گوئی و خیر خواہی روز افزون ہر چند از قدیم
بہ استماع اخبار حق پرستی و استقامت بر طریقہ مرصیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ
بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان و خورم بودہ غائبانہ دل را
نگرانی و ہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدہ اخلاقی و اوصاف حالت
دیگر دارد و مراتب ہوا خواہی و لوازم دعا گوئی در تصاعت و اشتیاق ملاز
گرامی بیش از پیش خوش گفت بہ

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو در زیدم فارغ ز تو چون دیشم اکنون رخت دیدم
بہ موجب حدیث نفیس من احب اہل اہل فلیعلم ایاہ۔ شمع ازان محرومن
داشت یقین کہ آن حضرت ہم عنایت و شفقت خاص بحال این دعا گوے

داشتند یا مشید بقیة المعروض آنکه مقصود از سیر و سلوک قطع مقامات جذبہ
 و سلوک تحقیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فتاویٰ الہیہ فانی و لقی است
 و این اخلاص جزوے است از اجزای شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم
 و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو اول کہ
 اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجانبہ رسد اکثر عالم بہ
 خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ ہوز و مویرا کتفا نمودہ اند از کمالات شریعت
 چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و اسناد شریعت را پو است خیال می کنند و
 حقیقت را مغرمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بترہات صوفیہ مغرور اند و
 بحال و مقامات مغنون ہدایم اللہ تعالیٰ سبحانہ سوار الصراط جاذب الفقیر
 والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بجناب
 عالی متعالی بعضی مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب با صواب
 مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقہاء
 قیام دارد امیدوار غنایات والطابت بادشاہانہ است والسلام اولاً و آخراً
مکتوب پنجاہ و چہارم - بہ ملا محمد جان در سکی در بیان بعضی خصائص و
 کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ بہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد
 بعضی از خصائص و کمالات و مزایا کہ حضرت حق سبحانہ بہ محض فضل و کرم خویش بکفرت
 مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوشت ہوش استماع نمایند از
 آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم

این کلمہ جامعہ مشتمل است بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما
 در بعضی مکاتیب شرح این را قلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے
 از آئینہ آنکہ تنغم و تلذذ و ترفع این دار فنا کہ موجب نقصان درجات آخرت است
 در حق دیگران و در حق آن حضرت موجب رفیع درجات است و عین مرصی محبوب آیہ کریمہ
 وَلَقَدْ اٰتَيْنَاہُ الْاِحْرَہُ فِی الدُّنْیَا وَ اٰتٰہُ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ گویا ایسا
 است بہ این معاملہ و ہنہ بہ نِعْمَ عَظِیْمَہُ فِی حَقِّہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ و از انجملہ
 آن است کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعضی فرزندان تو تا
 قیام قیامت باقی ماند۔ و از انجملہ آن است کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک قبر من
 در قبر شخصے باندازند امیدوار ہمای غنیمت است در حق او قلیلے اذان شربت مقدس
 باقی ماندہ اگر مہندگان حضرت بفرمایند برائے ایشان فرستادہ شود۔ و از انجملہ آن است
 کہ فرمودہ اند کہ معارف و اسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت
 مہدی موعود خواہد درآمد و مقبول حضرت او خواہد گردید۔ و اذان جملہ آن است کہ
 می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ و از انجملہ آن
 است کہ آن حضرت میفرمودند کہ بقیہ کہ قبر مبارک ایشان در آنجا است یا محلّ
 آن روضہ است از ریاض جنّت۔ و اذان جملہ است آن کہ درائے کمالات و لایت
 کہ اولیائمت بہ آن ممتاز بودہ اند و سکریات و شطیّات در غلبات از انہا سر بر
 زدہ بہ آن حضرت را ہے کہ موفیل کمالات نبوت است مکشوف یافتہ کہ هیچ ولی ہوا
 اصحاب تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ و از انجملہ است آن کہ بے طریق ریاضات و مجاہدات
 شدیدہ بلکہ با رعایت توسط احوال طریق تسلیک طلب آپ آنحضرت اقرب است

به وصول مطلوب و این طریق به وجود مبارک حضرت ایشان ماثیوع پیدا کرده از
 فرزندان دیگر این قسم خدمت به وقوع میآمده. و از آن جمله است عدم تعین سجاد
 و الهی عدم تعین بیک مرفس فی الحقیقه چنانکشتن کسی است که بیشتر رشتد و ارشاد از
 و به وقوع آید و هذا یخلاف ما هو مرسوم عند مشایخ هذا الوقت
 دیگر تا کجا احصا نماید که خارج از حیطه نوشتن است نشنیده شد که سیادت مآب میر
 محمد ابراهیم ترک منصب نمودند. عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این همه
 استعجال نمودند الخیر فیما صنع الله سبحانه. رزقه الله تعالی الاستقامة
 التي هي فوق الكرامة. دیگر آنچه از شوق زهیرت حرمین شریفین بارفاقت میر
 محمد ابراهیم نوشته بودند مبارک است یا لیتنی کنت معهم فافوز فوزاً عظيماً.
 کاش مرا هم این سعادت میسر شود. لیکن خدمات و رضامندی حضرت والده از اہم
 امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاه دین پناه بوجوب شاد و هم
 فی الامر نیز عرض نمایند اگر ایشان رحمت دادند ما هم رخصت نمودیم ارتقاع
 هر چند یک ظلم از عبادات نافله به وجوه فاضل تر است. اگر حج فرض گشته خود حاجت
 پرسیدن نیست فان حق الله تعالی سبحانه مقدم علی سایر الحقوق.
 والسلام.

مکتوب پنجاه و پنجم. در وصول برکات از حقیقت حضرت جبریل و یافتن
 اتحاد خاص به این حقیقت علیا و اشاره به حقیقت حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوة به آن برادر عزیز می رساند که اقوال و اوهناع فقراء
 این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوہ واقع نیست امید که

بدعا و ظہر الغیب محمد و معاون با شدند دیگر از سوانح جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت
جبریل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام درین روزها الوار و برکات فراوان فالہن
گشتند و طرفہ اتحادی بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق
تو دیانت و الغیب عند اللہ سبحانہ و حقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا
و علیہ الصلوٰۃ و السلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث
حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لغیس حی نگارش فرمودہ اند از انجام مطالعہ
خواہند نمود۔ و السلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ اُرْسِلَ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي الْإِحْتِرَازِ
عَنِ الْمَطَائِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ إِمَاعَةِ الظُّلْمَةِ وَالرَّفْضَةِ وَارْتِزَاؤِهِمْ فِي الرَّجَا
عَنِ التَّسْوِيفِ فِي ذَاكَ۔

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا۔ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ
تَعَالَى۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلِمَةٌ
لَاخِيهِ مِنْ عَرَضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَسْتَحْلِلْهُ مِنَ الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ
دِيَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ يَقْدِرُ مُظْلِمَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ
لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبِهِ فُحِّلَ عَلَيْهِ۔ وَالْيَضَاقُ قَالَ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّكَدُّ رُونَ مَا لِمُفْلِسٍ فِينَا۔ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا
دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي
مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَذَمَّ
هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَشَقَّ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَمُحِّلٌ هَذَا

حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنَيْتَ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقَضَى مَا
 عَلَيْهِ نِمَّ طَمَحٌ فِي النَّارِ - هرگاه در آئین حال خوابید شد قما بال التواضع
 فَاغْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ - وبالحمله اعانة الطلبة والرفضة واعتراهم
 وَاعْتَرَاهُمْ أَعَانَهُ لَهُمْ عَلَى الْمَعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَكَ تَعَادَتُوا عَلَى الْبِرِّ وَ
 التَّقْوَى وَلَا تَعَادَتُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرُ ثُمَّ الْحَذَرُ - قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُونَ - والسلام
 مکتوب پنجاه و هفتم - نیز به یاد شاه دین پناه در فضیلت سلطان عادل
 و مفارش درویشی -

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا - اما بعد کترین دعا گو یان و خیر خواهان بعد از
 عرض سلام معروض مقدس معنی می گرداند که دعا گوے قدیمی همواره به دعای ظریف
 که شیوه قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد که تقویت دین متین و نفرت
 ملت مبین و ایستة به سلاطین عظام است فی الحدیث الْإِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ
 أَخَوَانٌ تَوَاقُفٌ لَا يُضْلِحُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَّا يَمْصَا حِبِهِ قَالُوا بِإِسْلَامِ الْأُمَمِ
 وَالسُّلْطَانِ حَارِسٌ وَمَا لَا أَسْ لَهْ مِنْهُمْ وَمَا لَا حَارِسٌ لَهُ صَانِعٌ
 الَّذِي يَكْفِي عَنْ رَأْيِ عَبَّاسٍ وَآلِ بْنِ الْحَدِيثِ السُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ
 ظِلُّ اللَّهِ وَبِحُجَّةٍ وَيَرْفَعُ يُلْوَ إِلَى الْعَادِلِ الْمُتَوَاضِعِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَمَلُ
 سِتِّينَ صِدْقًا لَهُمْ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ أَبُو الشَّيْخِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ - حضرت سلامت
 جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی که حافظ قرآن مجید و مجلیه صلاح و حق پرستی
 آراسته است و سابق به مصیب دود و صد پنجاهی سر بلندی داشت و مدتی است که

در محبت فقراء به وضع صلاح و وصفت عبادت می گذارند و جمیع کثیر با خود وابسته
دارد امیدوار است که یومیه فراتر رود از پیشگاه خلافت و جهان داری مرمت
شود که درین کبر سن به جمعیت به عبادت و دعا گوئی مشغول باشد - اخوی کمالات
دستگاه شیخ عبد اللطیف که از مدتی به مرمن مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعای
عمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرات می نماید - و السلام
مکتوب پنجاه و هشتم - به شاهزاده سلطان معظم در ذکر بعضی خطا لیس مزایا
این طریق علیه و بیان آنکه عمده در حصول آنها و هدایت التوجه ساختن است خود را در
خدمت پیر کاش و فانی شدن است در و س.

حامد او مصلیاً و مسلماً - نابعد. احقر دعا گو یان به عرض عالی متعالی می رساند که
انان هنگام که عنایت نامه گرامی رسیده طریقه محبت به جناب آن صاحب عالم میرساند
عنایات که در این مندرج است شکر آن را چه گونه ادا نماید توقع چنان است که از
حاشیه خاطر عاطر منسی نه فرمایند و از دعا گو یان و خیر خواهان دارین تصور فرمایند -
به معتقدان هوا خوار می بعضی خطا لیس و مزایا این طریق عالی که بنیادش نقشینه به
است و بران بنیاد کوشکها و شمار تها بنا ساخته اند معدوم می دارد - بدانند طریقه
که بزرگان با اختیار کرده اند به پیش از عالم مرمت **عَنِ الْقَلْبِ وَ الرُّوحِ وَ**
السَّيْرِ وَ الْخَفِيِّ وَ الْأَخْفَى وَ حُصُولِ الْأَحْوَالِ الْمَوَاجِبِ وَ التَّجَلِّيَاتِ بِحَقِّ
فَرْدٍ مِنْ هَذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُورَةِ ثُمَّ يَصِيرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَالِيهَا مُضْمَرَةً
مَكَلَّاتِيًّا فَإِنَّمَا مَسْتَهْلِكَا ثُمَّ يَنْشِئُ الصَّدْرُ حَقَّ الْإِنْشِرَاحِ ثُمَّ يَخْصُلُ
التَّصْفِيَّةُ وَ التَّزْكِيَّةُ لِلْعَالِمِ الْخَلْقِ وَ لِقَى بِالْعَالِمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفِ الْأَرْبَعَةِ

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحَسْبُنَا لَعَالُ الْمُعْمَالِ هَذِهِ
 الْأَحْوَالُ لَا تَبْسُرُ الْأَهَمِّيَّةَ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
 مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا حَقِيقَتِ كَارِئِنِ هِيَ أَمَّا هُمْ
 بِرُكْسِ ائِمَّانِهِ رَسَدَ الْكُتْرَ عَالَمٍ بِخَوَابٍ وَخِيَالِ آرْمِيدِهِ اَنْدُ وَبُجُورِ دُمُوزِ اَكْتِفَا نَمُودِهِ
 اَزْ كَمَالَاتِ شَرْعِيَّتِ چِه دَانَنْدُ وَبِه حَقِيقَتِ وَطَرَلِيقَتِ چِه وَا رَسَنْدُ شَرْعِيَّتِ رَا اِلَيْتِ
 خِيَالِ مِی كَنْتَنْدُ وَحَقِيقَتِ رَا مَعْرِفِی دَانَنْدُ - نَمِی دَانَنْدُ كِه حَقِيقَتِ مَعَالِمِ حَسِیَّتِ بِه تَرَا
 صُوفِيَه مَعْرِورِ اَنْدُ وَبَا اِتْوَالِ وَمَقَامَاتِ مَعْتُونِ هَذِهِ اِهْمُ اَللّٰهُ مُبْتَحَاةٌ سِوَا
 الصِّوَاطِ بِخِلَافِ اَيْنِ اَكْبَارِ كِه بِظَاهِرِ دِيَا طِنِ بِرِ شَرْعِيَّتِ قَدَمِ رَا سَمِخِ دَارَنْدُ وَازِ لَفْزِ
 بِه فَضِی نَمِی گَرَا يَنْدُ وَازِ فُتُوْحَاتِ مَدِیْنَه بِه فُتُوْحَاتِ مَكِیَه التَّقَاتِ نَمِی سَمَا يَنْدُ اَنْ تَحَلِّی
 ذَاتِی كِه دِیْكَرَانِ رَا بِرَقِی هِیْتِ اَيْنِ بَرِ رُكُوَارَانِ رَا وَا هِمُ هِیْتِ شَهُودِ وَحْدَتِ رَا دِ كُتْرِ
 دِرِ قَدَمِ اَدَلِ كَذَا شَتَه بِه نَوَقِ الْفُوقِ شَتَا فَتَه اَنْدُ لُظَرِ شَانِ شَانِی اَمْرَانِ قَلْبِیَه
 اِهْمِیْتِ وَتَوْجِیهِ شَانِ دَا فَعِ عَلَی مَعْتُوْبِیَه بِنِیْمِ التَّقَاتِ شَانِ اَنْ حَاطِلِ هِیْتِ كِه دَرِ جَا هَا
 دِیْكَرِ بِه عِبَادَاتِ وَرِیَا ضَاتِ بِدِیْتِ نِیَا يَدِ - خُوشِ كُفْتِ ه
 نَقْشِ بَنْدِیَه عَجَبِ قَافِلَه سَالَا رَا نَنْدُ كِه بِرَنْدُ اَزِ رَه پَنَهَانِ بِه حُجْمِ قَافِلَه رَا
 اَزِ دِلِ سَالِكِ كِه جَا ذِیَه بِه صَحْبَتِ شَانِ مِی بِرِدُ وِ سُوْسَه خُلُوتِ وَفَكْرِ چِلَه رَا
 وَالِهِنَا بَا يَدِ دَا لَسْتِ كِه عَمْدَه دِرِ حُصُولِ مَطَالِبِ اَرِ جَمْبَنْدُ وَحَدَاتِی التَّوَجُّهِ سَا خُتِنِ
 اِهْمِیْتِ خُودِ رَا دِرِ خَدْمَتِ شَيْخِ كَامِلِ كَمَلِ وَفَانِی شَدْنِ هِیْتِ دِرِ وَا لَنْدَا فَرْمُودَه اَنْدُ
 كِه فَنَانِی اَشْخِ مَقْدَمَه فَنَانِی اَللّٰهُ سُبْحَانَهُ رَزَقَنَا اَللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَا يَا كُمْ شَيْئًا مِّنْ
 هَذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ ه

داویم تر از گنج مقصود نشان گرماز سیدیم تو شاید بری
فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بابا خدمت عالی فرستاده شد لقین کہ
عنایات و الطاف خاصہ شامل حال او خواهند مری داشت بعضی ادغیہ ماثورہ و
واعمال مجربہ نظریہ محض خیرخواہی دارین نموده مصحوب حافظ ارسال داشته بمطالعہ
خاص خواهد در آمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند
بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از غلطہ تبریح کس را
نجات نیست و در دیدر قصور اعمال و متہم داشتن نیات و ذکر فضائل مبطلون و
امثال آن۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الشَّدَادِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلَوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ كَأُودِي بَنِي نَحْوَرٍ إِذَا بَرَّهَ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُولٌ مِثْلَ
ابْتِلَاءِهِ لِهَذَا صَارَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَسَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ -
وَمَا فِي الْحَدِيثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَرِّى أَخَاهُ بِمُصِيبَتِهِ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ
تَعَالَى مِنْ حُلِّ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنْ رَجُلٍ حَرَّمَ كَثْرَتِ دَعَا كُوفَانِ
محمد سید الدین بعمرن والامی رساند کہ یہ درود فرمان عالیشان سر بلند گردید
غریب نوازی فرمودند و دلایلی شکستہ را بدست آوردند فی الحدیث مَنْ غَرَّبَ
مُصَابًا فَآخَذَهُ أَجْرُهُ - مثل این ہر تفقدات و مرہم بہ احوال نامرادان دلالت
بر کمال تواضع آن حضرت دارد۔

ن کہ باشم کہ بران خاطر عاظر بگذرم
لطفنامی کنی اے خاک دہت تاج سرم

چون شیوہ دعا گوئی و خیر خواہی از قدیم داریم همواره به دعائے سلامتی دارین آن حضرت
 رطب اللسان میباشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعا بادرحق آن حضرت
 نموده شد به اجابت قرین باد مصیبت و بلا هر چند در ظاهر تلخ و بے مزه است لیکن فی الحقیقت
 ترقی بخش است و بجلالت و طراوت چه جفاے محبوب نسبت به ایثار و بیشتر لذت بخش و
 فرح آور است لَا تَفِي الْجَلَالِ وَالْإِلَهِامِ مُرَادُ الْمُحِبُّوبِ خَالِصُ بَخْلَاتِ الْجَمَالِ وَ
 الْإِنْعَامِ فَإِنَّهَا مَشْرُوبَانِ وَمُرَادُ النَّفْسِ - در دنیا نمکین که هست بمن اندوه و حزن است
 خوش گفت

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است در نه زیر فلک اسباب تنغم چه کم است
 آری ما تم و مصیبت که هست از عصیان است که با وجود مشاهدۀ این قسم امور هیچ متنبه نمی
 شویم و بیش از بیش به خطوط نفسانی را غلبیم و خواہان ترفع و تعلی خود - حالانکہ نفس قرآنی است
 تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا
 و در احادیث کثیره وارد شده کہ از عذاب قبر هیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا وَرَدَ
 الطَّبْرَانِي عَنْ النَّسِّ قَالَ تُوَفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَخَرَجَتْ مَعَهُ قَرَأَتْ بِنَاءَ مَهْمًا شَدِيدَ الْحُزْنِ فَقَعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى
 السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِيهِ قَرَأَتْ آيَةَ يَزَادُ حُزْنًا ثُمَّ جَزَعَ قَرَأَتْ آيَةَ سَوَى عَنْهُ فَنَبَسَمَ
 فَسَأَلَهَا فَقَالَ كُنْتُ أَذْكُرُ صِنْتَ الْقَبْرِ وَضَعْتُ زَيْنَبَ وَكَانَ ذَلِكَ كَيْشَقًا
 عَلَى قَدِّ عَوْتُ اللَّهِ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَعَلَّ وَلَكِنْ ضَغْطَهَا ضَغْطَةً سَمِعَهَا
 مِنْ بَيْنِ الْخَافِقِينَ الْإِلْحَنَ وَالْإِلْسَ - وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ سَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ
 - وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ رَازَانَ قَالَ لَمَّا دَفِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابنتہ رقیۃ جلیس عند القبر فترید وجهہ ثم سرت عنہ فسأله فقال
نقال ذکرنا ابنتی وضعتہا وعداب القبر قد عوت اللہ ففرج عنہا و
ایم اللہ لقد ضمت ضمتہ سمعہا ما بین الخافقین الا الجن والانس۔ و
منہا ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الذی تحمک لہ العرش
وشہدہ سبعة الف من الملائکة لقد ضمت ضمتہ ثم فرج عنہ
یعنی سعد بن معاذ قال الحسن تحمک لہ العرش فرج ما یرجہ ہر گاہ
بہ این جماعت کہ متوالے اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند و اے بر ما عاصیان خصلت
معاملہ این روسیہ کہ بہ عصاة دیگر نمی ماند ہمیشہ مصروف بظاہر آرائی و قبول خلق
است و مطمح نظر او حظوظ عاجلہ و منہائے مقاصد او ترفع و تکبر بر اقران قالوئیل
کل الوئیل چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم خراخواہد بود و ما ظاہرہم اللہ
ولکن کافوا انفسہم یظلمون این است حال عمر و نسخہ ہمیر و سلوک با عین عیون
این عالمی را تصور فرمودہ گمان صلاح و درویشی دور نمایند و در قطار اہل دنیا
داخل دانند و چنانچہ با گمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار رانیر
ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ یا شند نہ بعنوان صلاح و درویشی کہ ہر حال
از ان دور و مہجور است۔ و این معنی را بر مختلف و تحمل محمول فرمایند کہ واقع و نفس الامر
است بھرت سلامت ضعیفہ مروجہ کہ قریب سیزدہ و پھار دہ سال بہ انواع امر این
مبتلا بود کہ یکے از انہا علت لطن است۔ و در حدیث آمدہ کہ من قتله لطنہ
لم یعد فی قبرہ۔ و نیز وارد شدہ کہ المبطون شہید عن ابي ہریرۃ
رضی اللہ عنہ ان اکثر شہداء اُمّی لا اصحاب القربش و رب قتیل

بَيْنَ الصَّغِيرِ وَاللَّهِ اعْلَمُ بِبُعْدِ نَظَرٍ بِإِنْ أَحَادِيثِ أُمِيدِ وَأَرْعِيهِمْ وَ
الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب شصتم - الصنایع سلطان وقت در بیان آنکه دید تصور اعمال مشعر
از کمال است - و این معرفت مراقبه اخلاص خواص است -

اما بعد می رساند که فرمان عالیشان و عطر که از روستای عنایت مرحمت شد
بود و در کرامت آموخ فرمود و ظلال به زبانی نیز اظهار تفقد است مقدس نموده
ادایه سپاس بے قیاس نمود - و باعث جمعیت خاطر شد و موجب مزید دعا و دولت
دویرا که از قدیم و طیفه فقر است گشت - این فقر از اشتغال باین امر خطیر همواره قانع
نیست و نخواهد بود و کیفیت یقین غ که از عهد بعید رلقه خیر اندیشی در رقبه جان دارد
و این امر رسته را مستین و مستحکم می دارد و لِلَّهِ الْمُنَّةُ که آثار غیر خواهی بر ضمیر نفس پذیر
هم میرمن گردید و این معنی مراراً بر زبان الهام ترجمان گذشته و الا آن نیز رجایا
مناسبت معنوی واثق که این همه عنایات از آثار است و دید تصور که مرقوم قلم
مختم گردیده مشعر از کمال دید است از آنجا که ممکن مرآت کمالات و جوب است و
تقابل لازم مرآت پس ممکن هر چند در دید تصور پیش تقابل کمالات آن مرتبه مقدس
آئینه داری پیش و لهندها بتبیین الاشیاء و این معرفت مراقبه اخلاص خواص است و
کَلَّ لِسَانٍ مَنَاسِبٍ است - وَالسَّلَامُ -

مکتوب شصت و یکم - غالباً به والده شاهزاده سلطان محمود مرحوم در
تحریر بر محبت و اخلاص به جناب تقدس نقاب بارگاه ثریا جاه تنقشین بود
عصمت و شریاری فرده گزین سرادقات مکرمت و جهان داری احقر فقر اعراف

می دارد که هر چند به جناب عالی نوزدید دانش و سنش خلقت جهانی نوز
 حدیقه آفرینش سلطنت و کامرانی شاهزاده والا درجه ملاقات صوری نه شده
 لیکن از اینجا که الطاف عنایت خاصه در غیبت شامل حال قرابے نوا فرموده به
 نشان خاص مروت اختصاص نگاشته انا مل قدسی کوا مل ممتاز و مغرری فرامند
 لوازم و ظالمت دعا گوئی روز افزون می شود و مراسم هوا جوئی و خیرخواهی در لفظ
 و ارتباط معنوی مزید می گردد و در سیه سلامت مدار این طریقه علییه بر محبت اخلاص
 قلبی و اتحاد حقیقی است هر گاه این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید اگر
 کسی در ظاهر دور است و اخلاص صمیمی به این سلسله علییه دارد به سبب محبت از راه
 معیت بتو جهات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است
 و ترقیات محبت با فقرات ثمره رفعت دنیا و آخرت است - و السلام

مکتوب شصت و دوم - به روشن رای سلیم مرحومه در جواب مکتوب او
 که از تصفیه عناصر و جز آن نوشته بود - و بیان آنکه در ظهور الوار کعبه ربانی شریفه
 عنبر خاک دخل تمام دارد و در تکریم بر تعمیر اوقات -

صحیفه شریفه که منتظرین وارد عالی بوده رسیده مطالعه آن سبب لذت
 معنویه گردید - الحمد لله سبحانه که در الوار و برکات که در حضرت دارالارشاد فائق
 و دارند شریک می باشید و همواره از راه محبت معنویه همراهید - و آنچه نگارش
 یافته بود که در تصفیه عناصر بودم نوز س ظاهراً می تواند که این نوز از حقیقت
 کعبه ربانی منعکس گشته باشد - چنانچه سابقین ایمان به این معنی رفته بود و توجه
 غائبانه درین امر معروض نمود - حمد لله سبحانه که پرتو از الوار کعبه در باطن یافته

اگر چه به طریق انعکاس باشد نعمتِ بہت عظمیٰ بقصیدہ غنا صر خصوص تصفیہ خاک را
 دخل تمام بہت در زہور آن لازم صرف۔ و چون این ترکیب و تصفیہ بحد کمال خواهد رسید
 امید است کہ اصل اللہ آن نسبت زہور فرماید امیدوار باشند و اوقات را بہ ذکر و فکر
 معمور دارند۔ و این حقیر را بہ توجہات غائبانہ ممد و معاون دانند شب چہار شنبہ
 بل جمعہ از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید
 سہ چوبہ در او شے را در محض مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بہر می بردند و بدعاے
 خیریت شہار طب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب تشہد و سیوہم۔ در بیان سبب قبض و بستگی باطن و تحریر بحسب
 واستقامت در جمیع امور۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ صحیفہ تشریفہ آن
 برادر گرامی در عین انتظار رسید خوش وقت ساخت و سبب توجہ غائبانہ گشت
 چون مشتمل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اشعار رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حظا از خواندن آن یافتیم۔

الانے طوطی گویاے اسرار مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ یہ ہمین آیت از احوال خیر مال خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید
 ارتباط و سبب توجہات غائبانہ بہت۔ دیگر از قبض و بستگی باطن در آزار نباشند
 کہ قبض و بسط مرد و باز دے طیران عروج اند با آنکہ گویم کہ سالکے کہ علم بہ حوال خود
 ندارد لبسا بہت کہ نسبت بہ باطن او ہمیشہ جلوہ گر باشد و ظاہر را از ان علم نباشد

در این سبب منقبض و محزون بود. غیر از قبض و بستگی از احوال خود تغیر نتواند کرد. استعدادات طلب مختلف افتاده اند عده کار محبت و سوخ است به شیخ خود و استقامت تام است بر اذیت شرعیہ در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و پوش و چه غیر آن اگر این معارف نقد و قوت است. هیچ غم نیست چه این دولت عظمیٰ بے تحلیلی به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مسطور خلل واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدر لاج هیچ نیست بالجمله این حقیر را از یاد خود غافل نہ دانند و از دعا و توجہ مدد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توجہ به جانب شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت **بَلَّكُمُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** نسبت خاصه سائر باطن شما جلوه گردید. وَ الْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَہٗ.

مکتوب شخصیت و چهارم۔ در بیان آنکه حضور معتبر نزد اکابر این طریقه حضور بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک تفصیل مقام است و مدح این طریقه علیہ و ترجیح آن بر سائر طرق۔
مخدومادر علیات اکابر این سلسلہ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم واقع شده است کہ نسبت ما فوق ہمہ نسبتها است از نسبت حضور و گاهی خود است اند و حضور سے کہ نزد ایشان معتبر است حضور بے غیب است کہ تعبیر از ان بہ یادداشت نموده اند۔ پس نسبت این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ بہ ہم قاصر فقیر قرار یافته برین تفصیل است تحلی ذات عبارت از ظهور حضرت ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانہ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون

و اعتبارات و آن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع لیسیر از تفرع شیون و اعتبارات
 متحقق می شود و باز در پیله شیون و اعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر
 حضور بی غیبت متصور نباشد بلکه زمان لیسیر حضور است و اغلب اوقات غلبه
 پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد و حال آنکه تجلی را مشایخ سلاسل دیگر
 نهایت نهایت گفته اند هرگاه این حضور دوام پذیرد و اصلاً استتار قبول
 نه کرد و همواره بی پرده اسما و صفات و شیون و اعتبارات متجلی شود حضور بی
 غیبت خواهد بود پس نسبت این اکابر را با نسبت های دیگران قیاس باید نمود
 و بی تکلف فوق همه باید داشت. این قسم حضور اگر چه پیش اکثر مردم مستبعد می
 نماید. شمس

هَٰذِهِمُ الْآرَبَابُ النَّعِيمُ لَعِيْمَهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمُسِيكِيْنَ مَا يَجْرِعُ
 این نسبت علیه بر بنی غایت پیدا کرده است که اگر فرضاً پیش ارباب این مجلس
 بزرگ گفته شود محتمل که اکثر آنها در مقام انکار آیند و باور ندارند نسبت که
 الحال در میان ارباب این خانواده بزرگ متعارف شده است عبارت از
 حضور حق است سبحانه و شهود او تعالی بر وجهی که از وصف شایسته و شهود
 منزه باشد و توجه است معرا از جهات سه متعارفه. اگر چه جهت فوق متوهم
 باشد و بظاهر دوام پذیرد و این نسبت در مقام جذبۀ فقط نیز متحقق می گردد.
 فوقیت آن را وجهی ظاهر نیست بخلاف یادداشت معنی سابق که حصول آن
 بود تمامی جهت جذبۀ و مقامات سلوک است و علو درجه آن بر هیچ احدی مخفی
 نیست. اگر خلف است در حصول دوست و پس حاسد است اگر از حسد انکار

نماید و ناقص از نقص خود بخود کند معذور است
 قاهرے گر کند این طائفہ را حق قصود
 حاش بشد کہ بر آرم بہ زبان این گلہ را
 ہمہ شیراز جہان بسندہ این سلسلہ اند
 رو بہ از حیلہ چہان بگسلہ این سلسلہ را
 نزد ما بعد از طے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود از این
 سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ قنای آنہ آفاقی و انفسی است
 و این اخلاص جزو ہے است از اجزای شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہے علم
 و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص
 است حقیقت کار این ہے۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب خیال آرمید
 اند و بجزو دیگر اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت
 چہ دارند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغزی دانند نمی دانند
 کہ حقیقت مدامہ چیست بہ تربات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مغنیون۔
 هَذَا هُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ سَوَاءُ الصَّوَامِ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب ہے اسبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و
 اصدق و اعدل و اعلیٰ و ارفع و اہل و اکمل طریقہ نقشبندیہ ہے قدس اللہ تعالیٰ
 ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علو شان این بزرگواران
 بہ واسطہ التزام متابعت سنت سنیہ ہے علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ و اجتناب
 از بدعت نامرضیہ ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان
 نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہی ایشان دوام پیدا
 کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

در میان نباشد لا اُحصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسیک
وکان فی قولہ سبحانہ واذکر ربک اذا نسیت ای لنفسک ایما
الی هذا وهذا الذی ذکره الذی ذکره الذی ذکره الذی ذکره الذی ذکره
بشروط حسن الظن ازان حضرت استفسار نمایند که بیشتر التذاد در مرتبه
ذکر قلبی است یا در ذکر لفظی و اثبات یاد تلاوت قرآن مجید و یاد در ادای نماز
بطول قنوت لکلی مبرها وقت معین و حال مخصوص - و از تحسین عدد ذکر لفظی
و اثبات نیز استفسار نمایند بالجمله در غیر خواهی آن حضرت خود را معاف ندارند این
حقیر ناقابل هم غائبانه این امر خیر غافل نیست و به این تقریر نسبت شمانه بیشتر توجه
مخصوص است و ترقیات و تمویز باطن شما از اینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با خود
می فهمد اغلب که نسبت ضمنیت آغاز نموده باشد بمشیت سبحانه - بعد از و صوح
تام باز هم استعاره خواهم نمود - ظاهر شدن توجه غائبانه و دریافتن اثر آن می تواند
که عبارت ازین معالیه عظیم باشد و الغیب عند الله سبحانه.

مکتوب تشکر و شکر به بختاورد خان در فتاویل قصار و اربع مسلمان .

نحمدہ و نصلی و نسلم فی الاربعین للشیخ الامام المتقین الحافظ قدس
الرحمة بن رکن الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله
المنذری الحافظ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من قضی لایحیه حاجه کنت واقفا عند میزانه فان
رجع و الا شفعته و عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من کان و ملة لا ینبغی المسلم الی ذی سلطان فی مبلغ بیری و یتسیر

مکتوب شصت و پنجم۔ بہ حقائق اسکا ہی حافظ محمد حسن دہلوی در فضائل
ذکر قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجود ذکر و عباد
در میان نہ باشد و کما یناسب ذلک۔

بعد الحمد والصلوة دارسل بالمحتیات بہ جناب آن برادر گرامی می رساند
کہ آنچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود بہ وقوع
انجامید و سبب ازدیاد دعا و دولت قاہرہ گردید

آسمان سجده کند بہر زینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند
فضائل ذکر نہ آن قدر است کہ احصاء تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ
از اجلہ محدثان است و سورے غل صحیح آنحضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن
کتاب مندرج نیست۔ و می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی
را دوست گرفت و در کوہ چرا کہ سہیل راہ بہت تاکبہ خلوت می داشت۔ و در آن
کوہ غارے مست خور کہ درازی آن چہار گز شرعی است و پینای آن یک گز
و شلے و در بعضے مواضع باقی کمتر در آن غار خلوت بچہ نوع بود بعضے گفتہ اند کہ
عبادت دے بہ فکر بود۔ و بعضے گفتہ اند عبادت بہ ذکر بود و این قول صحیح تر است
و در آن ایام از مجموع استیاء کہ بہ آن معاشر و صاحب بود تا از اہل و مال و ذرات
کلی دوری نمود و در دریای ذکر قلبی مستغرق شد و از اہل و دلی منع شد و
انس بیاد آنکہ در خلوت براسے دے بود پیدا گشت و ہمیشہ در آن انس می
بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب مابقی درجات کمال رسید
۔ رانی آنہ حال و کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آن بہت کہ وجود ذکر و عباد

عُسْرُ أَعْيُنِهِ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْإِمَامَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ وَحْضِ الْأَقْدَامِ -
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَنُطُوْبِي لِمَنْ جَعَلَتْ مَقَاتِلُ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ
 وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَتْ مَقَاتِلُ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ
 اللَّهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ أَلْفَعَهُمُ إِلَيْهِ - وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
 عُمَرَ بْنِ الْمَرْزُوقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ إِلَى عَمَلِهِمْ أَنْ لَا يَبْقَى لَهُمْ
 بِالنَّارِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَضَعَتْ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يُجَدُّ ثَوْنُ اللَّهِ
 وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشَى فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْفَعَتِهِ
 فَلَهُ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ أَمْرًا
 كَانَ كَمَنْ أَحْرَمَ لِلَّهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللَّهُ لَهُ
 شِعْلَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصَّوَارِطِ لِيَسْتَضِيَّ لِيَضُوءَهُمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِ
 إِلَّا رَبُّ الْعَرْشَةِ - اشتقاق پناه صلیقه شریفه مشتمل برمعانی جبین فضائل
 پناه حقایق و معارف آگاه شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی
 و فرزند ملا عبدالحق و رفعت باب زین العابدین و سایر اہل اسناد کہ نوشته
 این جانب می برند و گذرانید این رواقم نیاز به جناب معلی و جریان کلمه الوعد

و باب نگارش جواب بر زبان والا و گماشتن حیلہ یہ سزاوے تیاری سبیل
مرمت خانقاہ و حصول پروا کی رسیدن فضائل پناہ قاضی فصل الشکر و مہمتہ
یہ حضور سعادت ظہور و اصدار حکم رفع بدعت بتدعیان از بلکہ اورنگ آباد
درود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص مناط افرود۔ ازان رو کہ امر خیر الشراک
مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجات عظیمہ مستلزم
مثنویات فحیمہ نسبت شکر توفیق احرازین موبہبت کبریٰ بر اصحاب این امنیت
قصدوی متحکم و ازان بہت کہ این خادم فقرایہ وسیلہ جمیلہ مساعی ایشان دین
عمل خیر حاصل اجر جزیل و جزار جمیل می گردد اداسے این حق بہ دعائے فرید و دلی
نشانتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سبب در حصول این منزلت بان نشان ازین
ہائب وقوعے دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفتہ شود رواست اگر
سبقت اداسے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج
توسط در وصول ایشان یہ نتائج باقی آن جہانی دارند می توان گفت کہ اینہا
ہم حقوق باشند کملہ چون اینہا و سائلط دولت اخروی اند حقوق شان راجع
باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم
رسانیدہ اند

علامہ خواجہ شمس الدین خواجہ غلام غفرار سیاح رومی من کرد عاقبت کارے
وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسْتَفْتِيَ بِصُعَالِيكَ الْمُحَاجِرِينَ
این ہمہ بہ واسطہ ترغیب از دیادہت و الا حق تو جہات سامیہ و مادہ فقر
بے شمار است و تحمل ایشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استغفار لے

اطلاق معذرت و تکلیف در مقامی که نظر دو ربیان حدید البصیرة را اسرار کیمه
 مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ نفوذ کرده باشد و دول فانیه در جنب نعم یافته
 مضمل شده چه ملائیم سبحان الله و بحمدہ این دو کلمہ مبارکہ چه جامعیت دارد که
 علوم مرتبہ فنا در کلمہ اولی مندرج است و معارف موطن بقادر کلمہ ثانیہ مندرج۔
 أَوْ مَنْ كَانَ مِيتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ مَوْجِدٌ
 آن است کہ القرآن یفسر بعضہ بعضًا۔ خوش گفت

گر بر سر کوس ماکشته شوی شکرانه بدہ کہ خوں بہائے تو منم
 قلم بجای دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوسے کلم چنان
 مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آئندہ بیش از بیش شفیق غریبا
 بودہ توجہ در صدور جواب عزالہن خواهند فرمود و سند تعمیر خالقہ ارسال
 خواهند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شخصیت و مہتمم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در نصائح ضروریہ و
 سفارش بعضی اجبتہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
 اَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَادْوَتُّ الْعَرَى بِمِلَّةِ التَّقْوَى وَخَيْرُ الْمَلِ
 مِلَّةُ اِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِ الشُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَفُ
 الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا
 وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَأَخَفُّ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلُ الْمَوْتِ قَتْلُ
 الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى النُّعَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ

الْهَدَى مَا اتَّبَعَ وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرُ مَنْ يَدِ
 السُّفْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مَّا كَثُرَ وَالْأَمَى وَشَرُّ الْمَعْدَرَةِ حِينَ يَحْضُرُ
 الْمَوْتُ وَ شَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ الرِّئَاسِ مَنْ لَا يَأْتِي
 الصَّلَاةَ إِلَّا دُبْرًا وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ أَلَكُنْ دُوبَ وَشَرُّ الْبَغْيِ غَيْ
 النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى وَرَأْسُ الْحِلْمَةِ فَخَافَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ
 مَا وَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ وَالْإِزْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنَ غَسَلِ
 الْجَاهِلِيَّةِ وَالْعُلُولُ مَنْ حَرَّ بِجَهَنَّمَ وَالشُّكْرُ كَيْ يَنْتَازِعَ وَالشَّعْرُ مِنْ
 مَرَامِيرِ بَلِيْسٍ وَخَيْرُ جَمَاعٍ الْإِخْتِمُ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشُّبَّانُ
 شُعْبَةُ مِنَ الْجَنُونَ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسِبُ الرِّبَا وَشَرُّ الْمَأْكَلِ مَالُ
 الْيَتِيمِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بغيرِهِ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِمَا بَطَنَ أَمْرُهُ
 إِنَّمَا يُصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ أَرْبَعُ أَرْزَعٍ وَالْأَمْرُ بِالْآخِرَةِ وَمَلَكَ
 الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ وَشَرُّ الدُّوَا رُودِيَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هَوَاتِ قَرِيبٌ
 وَسَبَابُ الْمُرُورِ مِنْ فُسُوقٍ وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَكُلُّ لَحْمٍ مِنْ
 مَعْظَمَةِ اللَّهِ وَخَوْفُ نَالِهِ كُفْرٌ مَعْدَمُهُ وَمَنْ يَتَأَنَّى عَلَى اللَّهِ يَلْذِيهِ
 وَمَنْ يَغْفِرُ يَغْفِرُ اللَّهُ وَمَنْ يَعْصِ يَعْصِ اللَّهُ وَمَنْ كَتَمَ الْغَيْبَ
 يَأْخُذْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرِّزِيهِ يَجُوزْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّبُوحَ
 لِيَسْمِعَهُ اللَّهُ مَنْ يُصْبِرْ لِنِجَاعِ اللَّهِ لَهُ وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
 عِزًّا وَبِيٍّ وَلَا مَتَى قَالَهُمَا قُلْنَا أَخْرِجَاهُ الْبَيْتَ يَحْيَى بْنُ الدَّائِلِ وَاللَّيْسُ
 وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - احقر فقر العرص من مقدس معلى لمارفان

که دعای خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت پیر چند بر کافه اناام لازم و
 ثابت است لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات که از قدیم شامل حالین این فقیر
 است واجب التسهیل بدل و جان در دعا گوئی مشغول است از قریب محیب حضرت مسلمان
 فضیلت و تدکاه انوی شیخ عبداللطیف که غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال
 ظاهری و باطنی او بر بندگان حضرت هویدا است از صغر سن به معرض شکم مبتلا است
 اگر چند روز صحت است باز عود می نماید در حدیث انقیس آمده سافر و الفحوا و
 ترزقوا - اشرحیه ابن اسنی و ابو نعیم فی الطبیب عن ابی سعید چون درین
 ایام قوت سفر بهم رسانده بود بحضور موفور السوء فرستاده شد عمده استعاده خدمت
 بندگان حضرت است یقین که مورد عنایات و الطاف بادشاهانه خواهد گردید که از
 صمیم القلب در دعا گوئی و ختم حضرات خواجها بزرگوار مشغول می باشد حضرت مسلمان
 کمالات انساب سعید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات که شامل حال او شاه
 سلام و تحیه معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاهانه است خاندان سعید
 مشار الیه در دیار عرب شهرت تمام دارد هر قدر که حضرت در حق مومی الیه مهربانی
 فرماید به موقع است غریزه است دیگر از قبیل سعید مذکور سعید علوی نامی در علم
 حدیث بی نظیر است و کذلک فی الفقه و حفظ القرآن و مع اینها از خصایص این فقیه
 خط و افر برداشته و به اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نموده و جمع
 و تعدیل احادیث آن نموده و احادیث دیگر نیز مندرج کرده با جمله نسخه مذکور غیر
 مکرر مؤلفه شده بمشیت سبانه متعاقب ارسال حضور پر نور خواهد نمود و این غرض
 اراده دهن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب است اگر حکم و الاصادر شود

بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گردید دراز نفسی از حد گذشت سلام
مکتوب شخصیت و ششم۔ در بیان آنکہ حالت معتبر بہان است کہ بردوام باشد
و بیان آنکہ تخر و جہل از لوازم تجلی ذات است و ترقی بخش یافتن غم و اندوہ دنیوی
از آثار بقاے خاص است۔

إِنَّ أَعْرَفَهُمْ بِاللَّهِ أَشَدُّهُمْ تَحِيْرًا فِيْهِ . مکتوب مرغوب آن برادر
ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید
انچہ از استمرار حال و عدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بود دیدنیک مبارک
است۔ حالت معتبر بہان است کہ علی الدوام باشد و لا یكون مخصوصاً بوقت
دون وقت فان الذات اذا تجلّی الا سبتارک علم و عدم علم و جہل
کہ نگاشته اند از لوازم تجلی ذات است فان النسب فی تلك المراتبة المقدسة
کلّھا مفتوحة و احلّہم اثر فہم نشان آن مقام۔ از حضرت ذات ہیبرہ
استہلاک است۔ استہلاکی از تصور پاک است۔ آن معرفتہ است نامش پاک
ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دلش و ادراک است و بعضی اوقات کہ خود را بعنوان محبوبیت
می یابند چہ عجب و لا رخص من کاس الکرام نفیس غم و اندوہ و تباہی کہ موجب
ترقیات می شود از آثار بقاے خاص است۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد است
غرضانہ و جماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ و سلام فقیر بجماعہ رسانند و بہ وصال
شان متوجہ باشند۔ و سلام۔

مکتوب شخصیت و نهم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم در بیان آنکہ از مبدأ
فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ اقبال و اعراض

مستفیض است۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَعْظَمُ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ سُلْطَانُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
جَبِيْبِهِ الرَّفِيعِ شَأْنُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ أَنَارُوا بُرْهَانَهُ۔ اَمَّا بَعْدُ
صَحِيفَةُ تَثْرِيفِیَةِ مَحَبَّتِ الْكَثَرِ وَمَلَاطِفِ لَطِیفَةِ سَعَادَاتِ آمِنِزِ مَسْحُوبِ حَافِظِ مَقْصُودِ عَلِیِّ دَرْمِزِی
کے خاطرِ خلاص مآثرِ اخبارِ حیرتِ اشتمالِ بود و وصولِ صحتِ شمولِ نمود۔ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کَہ
سِیمائے اتحادیہ فقر از جبینِ آن پیدا و صورتِ و داد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہوید
بود این معنی صورتِ امیدوار ہیائے حصولِ کمالاتِ ظاہر و باطن موجبِ رجائے خرید
سعاداتِ صورتِ معنی گردید ایمائے از تقید بہ اشتغال و استدعالے ہمت ازین
بے پروبال رفتہ بود۔ بزرگانِ گفتہ اند کہ از مبداء فیضِ تطہیلِ نسبت و در ہر لحظہ البواب
فیوضِ مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود مارا

مراتبِ قبول و عدم آن بہ اندازہ مدارجِ اقبال و اغراضِ از جانبِ مستفیض است
نوشاد و قوتِ ہوشیاری کہ بہ دوامِ اقبالِ موصوف بود و مدار بہ انحلالِ مشغوف
رہزے از اشتیاق کہ بہ قلمِ محترم در آمدہ ماناکہ پر تو سے شوقِ این جانب بودہ ازین
طرف نیز قصہ اشتیاق بر خوانند و حدیثِ نفیس وَارِقَ الْیَہْمُ لَا شَدَّ شَوْقٌ بِمَطَالَمِ
فرمایند۔ برادر دینی حَافِظِ مَقْصُودِ عَلِیِّ کہ از یارانِ مخصوصِ است از مہربانیِ گرامیِ رطب
اللسان و از شفقتِ سامیِ مذهبِ البیان رسید باعثِ از یادِ توجہ و دعا گردید۔
دو کلمہ در بابِ مشارِءِ الیہ سیادتِ پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ مرگاہ میر
مذکور معروض دارد لسمعِ اجابتِ مسموعِ خواہد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادہم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سے طالبہ اند۔ طالبہ ارباب علم اند
از ابتدا تا انتہا۔ و طالبہ ارباب جہل اند کذا لک۔ و طالبہ برزخ اند بین العلم والجہل
و ترجیح این طالبہ بر فریقین۔

فَمِمَّا مِنْ عِلْمٍ وَمِمَّا مِنْ جَهْلٍ بَعْدَ مَا عِلْمٌ وَبَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِحْجَالِ.
ازین خیر خواہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول افتد۔ اہل اللہ سے طالبہ اند۔ طالبہ
ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طالبہ ارباب جہل اند من الابد تا الی الابد و طالبہ
برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِیقَتَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی بسیار است
کہ از کثرت ظہور الزوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند و طالبہ کہ جہل متصف
اند بسیار است کہ کسی در طلب شان پیدا شود قَالَ أَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ
الْأَفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ لِحُجُوتِهِ عَنِ الْأَقَابِ۔ و بعد از وصول ہر سہ فریق در نفس
ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل مزیت نیست در رنگ آنکہ دو شخص بعبہ
رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول
ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونه شود و چہ طور دانند
کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم است بہ حصول مراتب اورا آگاہ خواہد
ساخت لَمَّا شَاهَدُ فَا فِي صُحْبَتِ شَيْخِنَا وَ إِمَامِنَا أَنَّ أَكْثَرَ مِنْ أَصْحَابِهِ الْكَمَلِ
وَصَلُّوا إِلَيَّ دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ إِلَّا عَلَى مَسِيلِ
النُّورَةِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدہ احوال اندست شدار
خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات
مستغرق اند و آن از راہ انوکھاں است و شیوخ آنجائے چندانی حضور قلب را ہم

نمی دانند بالجمله عده کار شیخ کامل اگر به حصول مراتب ولایت مرید رسد را که از
 ارباب حیل است بشارات بعضی مراتب قرب بدینند و مرید نه فهم مدیج قصوریت
 لَهْكَذَا شَاهِدًا نَاوَسَمِعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَآمَامِنَا وَلَنَتَّبِعُ الْمُقَابِلَةَ بِالْمُرْفَعَةِ
 قَبْلَتَنَا - الْمَجْدُ الْإِلَهِي الثَّانِي فِي بَعْضِ مَكَاتِبِهِ هَذَا - دَلِيلًا
 مَكْتُوبِ هَفْتًا وَوَكِيم - در فضائل ذکر خفی و تحریر بر رابطة محبت رعایت
 ادب شیخ و بیان آنکه افاده و استفاده این طریق انعکاس است بخلاف سائر طرق
 که مدار آنها بر وظائف و ادراست - و بیان آنکه ریاضت این طریق اتبع
 سنت و اجتناب بدعت است و بیان طریق ذکر اسم ذات که قدم اول این راه است
 وَكَانَ نَاسِبٌ ذَلِكَ

فِي غَايَةِ الْعَمَالِ الَّذِي كَرُّ الذِّكْرِ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ يَزِيدُ عَلَى
 الَّذِي كَرُّ الذِّكْرِ تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ
 الْإِيمَانِ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَذْكَرُ وَاللَّهُ حَامِلًا قِيلَ وَمَا
 الذِّكْرُ الْحَامِلُ قَالَ الَّذِي كَرُّ الْخَفِيِّ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 حَبِيبٍ عَنْ سَلَا خَيْرُ الَّذِي كَرُّ الْخَفِيِّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي
 صَحِيحِهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِي
 وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَالْخَبِيرُ
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زُبَيْدَةُ الْمُحَدَّثِينَ وَأُسْوَةٌ لِلْمُتَأَخِّرِينَ
 مَوْلَا قَاعِلَى الْقَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِينِ فَإِنْ
 ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ أَسَى فِي سِرِّهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرَ قَلْبِيًّا أَوْ لِسَانًا

اختفایاً ذکرش در نفسی اخی فی ذاتی من غیر اطلاع حالیه. علی غیرتی
 من مخلوقات و قبیل المعنی اخی توابه علی منوال علیه. و اتوی
 نفسی اخی الله لا ائله الا احد من خلقی و فیہ دلیل علی ان الله کما یقلی
 افضل ثم اللسان فی الاختفای لساورد من ان افضل الذکر الخفی
 الذی لا تسمعه الحفظه سبغون ضعفا. وورد خیر الذکر الخفی.
 در طریقه مامدار وصول بدرجه کمال مربوط برابطه محبت است به شیخ مقتدا. لهذا
 صادق از راه محبتی که به شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بمناسبت
 معنویه ساعته برنگ او می برآید گفته اند فتانی الشیخ مقدمه فذلک حقیقی است
 ذکر تنزیه رابطه مسطوره و بی فتانی الشیخ موصل نیست ذکر هر چند از اسباب وصول
 است لیکن غالباً مشروط برابطه محبت و فتا در شیخ است آری این رابطه تنها
 بار غایت آداب صحبت و توجه التفات شیخ به التزام طریق ذکر موصل است و در
 سادک و تسلیک اختیار می که به طریق دیگر وابسته است مدار کار بر وظائف و
 آوردن و از کار است و بنیاد معالیه بر ریاضات و اربعینات و به پیر طریقت بدان
 متناهی ربوع نیست. و درین طریق که طریق صحابه کرام است عیلم از عنوان اذکره
 و استفاده انعکاست صحبت شیخ مقتدا بار غایت آداب کافی است وظائف
 از کار و طاعات نیز از ممدات و معاونات است صحبت خیر البشر علیه علی آله الصلو
 الزاکیات و التسلیات و التحیات النامیات در حصول کمالات به شرط ایمان
 و تسلیم و انقیاد کافی بود. لهذا راه وصول درین طریقه اقرب گشته است و در اخذ
 فیوض و برکات از شیخ کامل کمیل قبول و صبیان و شیوخ و احبار و اموات برابرند.

ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندازج نهایت است در بدایت اتباع صفت
 سینه است و اجتناب از بدعت نامرغیه. طریق با طریق دعوت اسمانیت اکابر
 این طریق استهلاک در مسمی این اسما اختیار فرمودند. از نسبت این بزرگواران
 اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا که نهایت دیگران در بدایت ایشان
 مندرج است، استماع فرمایند که شغل باطنی در طریق ما اقسام است قسم اول
 ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبان خود را
 یکبار یکبار بپایانند و به جمع همت متوجه قلب مصنوعی چپ است گردد و این
 قلب مصنوعی آتش تیزانه قلب حقیقی است که از عالم امر است و آن را حقیقت
 جامع تر گویند و لفظ مبارک الله را در دل به طریق خطور بگذرانند و زبان
 دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نه کند
 و در ذکر گفتن هیچ گونه آن را داخل نه کند. نفس بطور خودی آمده باشد و از لفظ
 مبارک الله ذات بیچون خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه نماید و از ذر ذرات
 به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه
 قلب به جانب سمت چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق
 دارد. آن نیز محل ذکر است.

مکتوب هفتاد و دوم. ارسل الی سلطان الوقت فی النصائح
 الفرائدیه و ذم الکفره و الرافضه حیث وضعوا القواعد علی
 خلاف الکتاب و السنه و اجماع السلف.
 قال الشیخ الامام العالم الهمام خاتم الحفاظ مررتی المریدین

انقلب الرباني والعارف الصمد ابي الشيخ عبد الوهاب لشعراي قدس
 الله تعالى روحه فما انعم الله تعالى علي بعد المجاهدة علمي بكون الحق
 تعالى دكرهتي او يحبيني وذلك بنظري الى اعماله وما انا منظر اليه
 وان نظرت في نفسي ورايتها متبعة الكتاب والسنة مهتدية
 بهدي السلف الصالح بحسب طاقتها حكمت بان الحق تعالى يحبها
 وهو راض عنها وان رايتها مخالفة الكتاب والسنة قليلة الودع
 قليلة الزهد قليلة الخشوع قليلة الخوف من الله تعالى ذاكرة
 لذنئها وظل نفسها ومناصبها فاسية للاحيرة ودرجاتها لو رايت احكمت
 يا ابا الله تعالى دكرهنا فعليك يا اخي بالتعقل بهذا الميزان صبيحا
 ومساء وان لم تستطع ذلك في جميع الساعات لتعلم مالك وما عليك
 ولا تنظر احد غيرك بينك على فعل ذلك فاقه مفقود في هذا
 الزمان وقد قال الله تعالى قل الانسان على نفسه بصيرة فعلم
 انه يتاكدر على كل شخص ليس له شيء اذ اح صادق ان يزدن
 افعاله بالكتاب والسنة وكلام الائمة لينظر في ربحه وخسره
 والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وقال في موضع اخر ان الله
 لداني قد حوى علم المصالح عن عبادة وتفاديه واعطاهم بدل ميزان
 الشريعة فما كان محمورا فهو من المصالح وما كان من مذموم فهو
 من المفاسد فالحمد لله رب العالمين قال عز من قل ان كنتم
 تحبون الله فاتبعوني فلا ورئكم لا يؤمنون حتى يحكمواكم فيما شجر بينهم

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ. وَلَئِنْ أَتَبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ
مَا جَاءَكَ مِنَ الْآيَةِ. يَأْذُبُوا دُرًّا فَاجْعَلْنَاكَ خَلِيفَةً. وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ وَهَذَا
إِجْمَالُ جَبِيلٍ وَلِكُلِّ تَفْصِيلٍ جَزْئِيلٌ وَبِالْجَمْلَةِ مَلَائِكُ السَّعَادَاتِ الدِّينِيَّةِ
وَالدُّنْيَوِيَّةِ إِتِبَاعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ وَهُوَ الدِّينُ
وَالْإِسْلَامُ وَتَحْمِيلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّجَرِ بِالشَّجَرِ الصَّدْرُ رَمِيشِي
حَيْثُ مَعَ الشَّيْءِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّيْءِ - ۳۰

مُحِبُّ اللَّهِ لَا يَهْرِي خِلَافَهُ وَإِنْ أُعْطِيَ عَلَى ذَلِكَ الْخِلَافَةِ
كُلُّ ذَلِكَ مُفَصَّلٌ فِي كِتَابِ الْفَقْهِ وَبَدَأَ مِنْ ذَلِكَ فِي الدِّسْتُورِ الشَّرِيعِيِّ
الْأَعْظَمِ وَالْكَفَرِ النَّفْسِ مِنْ شَانِئِهَا إِنْ تُحِبَّ الْإِطْلَاقَ وَالْإِنْشِوَاخَ وَتَكْرَرُ
التَّحْجِيزَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقُلْ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهِ تَحْجِيزَ الشَّارِعِ
وَأَيْتَارَهُ عَلَى هَوَاهَا ذَلِكَ لَكَ تَرَى الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى
الْآخِرَةِ مِنَ الْكُفْرَةِ وَالرَّفْضَةِ وَالْجَهَنَّمِ وَصَعُوا اقْوَاعَهُ وَضَوَابِطُ مِنْ
مِنْ عِنْدَ الْفَهْمِ عَلَى غِلَاطٍ مَ وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَأَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ
مِنَ الْمُعَايِلَاتِ مَعَ الْبِرْعَايَا وَالْكَفَارِ وَأَهْلُوا ذَلِكَ الدِّسْتُورَ الشَّرِيعِيَّ
لَا عَوَابِهِ عَلَى مَا لِي شَاهِدٌ فَإِنْ أَرَادُوا بِتَبْدِيلِ الَّذِينَ فَمَتَّعَهُمْ وَمَنْ يَتَّبِعْ
فَتَرِ الْإِسْلَامَ دِينًا الْآيَةِ وَإِنْ أَرَادُوا التَّكْمِيلَ (ع) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ الْآيَةَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ
جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ الْآيَةِ وَأَسْأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ
عَهْ إِنْ كُنْتُمْ تَحْقِيقُ نَهْ يَسْأَلُ

مکتوب ہفتاد و سیوم۔ بہ بی بی عرب خاتم درجواب آنچه عدم یافت احوال
باطن نوشتہ بود و بیان اختلاف مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر
ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت۔

آنچه از عدم یافت احوال باطن و فقدان حلاوت و اشتغال نوشتہ
بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ در میان مشائخ کبار اختلاف است کہ وجدان
قرب محبوب بہتر است یا فقدان۔ آن جمعی از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ یافت
بہ احوال باطن بہتر است کہ آن از لوازم ایمان بہ غیب است و ایمان غیب بہتر از
ایمان شہودی است حق تعالی در کلام مجید خود مومنین غیب ستایش می کند۔
يَوْمَ مَنُّونَ بِالْغَيْبِ الْاٰيَةُ۔ و نیز یافت بہ ارادہ محبوب است بخلاف یافت
کہ دران جانش را نبردخل است و آنچه ارادہ محبوب است همان احب است و
گرچہ بعد مراد دلبر از وصل ہزار بار خوشتر

و اغلب آن است کہ استعداد شمارا مناسبت بہ جہالت و حیرت بیشتر است ازین
دل تنگ نہ باشند کہ بعضی طلاب را با وجود استعداد عظامی نسبت بہ جہالت و
حیرت می کشد و حضرت مجددالت ثانی یکے از خطبائے کبار خود را کہ با وجود کمال
حال داشت از احوال خود پنج علم نہ داشت و مردم دیگر از دے خوارق بسیار
نقل می کردند و او را از دے اطلاع نہ بودہ۔ این عبارات بحسب تسکین خاطر
ادوشتہ اند۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوق و فرح کہ اہل
داشت حال در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی باد کہ حالت
اولی در رنگ حالت اہل وجد و سماع بودہ کہ حسب را دران دخل تمام بود۔ و

حالتی که الحال میسر شده جسد از انجا قلیل النصیب است به قلب روح بیشتر
 تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است
 و نسبت هر چند بحالت یکشد و بکثرت انجامد از جسد دور تر رود و صیل است و بجهل مطلق
 نزدیک تر. زیرا که دران موطن جز جزو جهل را گنجایش نیست. و نیز از احوال این عزیز
 حضرت ایشان به یکے از یاران نوشته اند. اخوی اعز می مولانا احمد برکی که عوام و را
 از علمای ظاهری دانند و او نیز علم به احوال خود و یاران خود ندارد و سرش آن است
 که باطن او متوجه شهود تنزیهی است که موطن جهل است و ایمان او در ذلک علمای ایمان
 به غیب است باطن او از بلند فطرتی التفات مشهود کثرت آئینز نگرده است و ظاهراً
 به ترهات صوفیه مفتون و مغرور نگشته انتی کلام الشریف. دیگر سبب نیافت
 احوال آن همیشه این است که علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدای یار شد
 چون ایشان را صحبت ممتد نه شده بتا بران علم به احوال نه دارن. امیدوار است
 که بعد از کثرت توهمات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز به آن همیشه انشا الله
 العزیز میسر گردد و بالفعل آنچه در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی الله علیه وسلم
 که عذاقه محبت در ایشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است بخرا از وصول
 مراتب کمال می دهد چنانچه در حدیث شریف آمده از ابن مسعود که گفت مردی بخدمت
 رسول صلی الله علیه وسلم آمد پس گفت یا رسول الله چه گونه می فرمائی تو در حق مردی
 که درست داشته است قومی را که طاعت نه شده به آنها یعنی عمل نه کرده مثل اعمال آن قوم
 پس فرمود رسول صلی الله علیه وسلم الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ یعنی مرد با کسے است که دوست
 داشته است آن را. و از انس رضی الله عنه آمده که بدوستی مردی گفت یا رسول الله

علی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی بہت قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دہل بہت تر
 چہ آمادہ کردہ تو برائے آن گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدستی من
 دوست دادم خدا و رسول اورا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو باکسے ہستی کہ دوست
 داری آن را۔ الن گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چہ بعد از
 اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچه حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمیشہ را بہ صفت
 خود سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجای آرد کہ چہ قدر صفت این خصیت
 حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ صرف
 است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 در زمان پیشین بادشاہ بلوچ بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرہ اورا
 بر فربلہ می افشانند کہ از عابدان بر فربلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افشانہ می بودی
 خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد ازان آن بادشاہ بکرد و بہ سبب گناہان او
 دے را داخل دوزخ کردند۔ بعد ازان عابد بہ گیاه و آب صحرا می گذرانید۔ بعد
 ازان آن عابد نیز بکرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم است ہیچ کس را بر تو
 احسانے است کہ مکافات آن کنی۔ گفت بے۔ فرمود پس از کی بود معاش تو گفت
 بر فربلہ بادشاہی رفتم آنچہ آجائی یافتہ می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ
 را بہ گیاه و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ
 از دوزخ ہچو انگشت سوختہ شدہ گفت عابد ہمین است کہ می خوردم از سفرہ او
 پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست اورا و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ
 لودہ است اورا بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ
وقوع حضور و آگاہی در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان ترقی در
حضور مبتدی و حضور منتهی۔

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود بخت کند شیشہ ما
سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرض قبول آرند سبحانہ، لیل الحمد کہ استیلائے حضور
اول تعالیٰ بر نہج غلبہ نموده کہ در اماکن غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می زند
این امر جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہ، و از قوت نسبت باطن شہر
می دہد و مشعراً انجام کار در لغات الانس در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ
از ایشان پرسید کہ در طریقہ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد
پس گفت بنائے طریقہ شما بر حسیت فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ
باطن با حق سبحانہ، تعالیٰ۔

از درون شواشن و از برون بیگانش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان
آنچہ حق سبحانہ، و تعالیٰ می فرماید کہ ^ولَا تَلْمِزْهُمْ تَجَارِدَ وَلَا بَيْعَ عَنْ
ذِکْرِ اللَّهِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی
و حضور منتهی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس او
ہنوز باقی است حضور اوصاف نہ شدہ است و منتهی چون جمیع صفات و ہود را
بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلا است لهذا
آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہ، و تعالیٰ خود را خود حاضر است
چہ سالک درین وقت رخصت بہ سحراے عدم کشیدہ و منظر تجلیات اسمائی را

صفات گشتہ معشوق ہر گاہ می خواہد بیابان او بی خواست متجلی می شود شکر این قسم
 لغت غلطی بجا آوردن ضروری است لکن شکر تم لازماً فیکم۔ والسلام۔
 مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچه سودمند است درین مقام
 حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بعد صرف ملحق می
 سازد و از کمالات بندہ لوازی ذاتی از نزد خود او را عطای فرماید و تعبیر از ان
 ذات مویوب بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف نمایند یا
 بہ آن صفات موصوف نمایند بود و درین وقت ہر دو جهت فنا و بقا بہ تمام می رسند
 و مرتبہ ولایت خاکہ حاصل می شود۔ ولایت را دو جزو است فنا و بقا و بقا
 وجود را از خود منتفی می یابند و در بقا صفات دیگر از ان جناب قدس عطای فرماید
 بہ بقاے ابدی سر فرازی سازند لیکن سبحانہ الحمد کہ مناسبست بہ این مقام بہم رسانندہ
 اند چنانچہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ از ان جناب می دانند بشیر تقید نمایند
 کہ بہ حقیقت این مقام برسند و الحال مناسبست وقت ذکر کلمہ لا اله الا الله است
 بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفہ سازند
 بہتر است تا پنج ہزار ہر روز خوانندہ شود خیرے سودمند خواهد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ
 کہ کواہ وجود بشری را زائل می سازد۔

تا بہ جا رو بہ کائنات و بی راد کے رسی در سراے الا الله

واقعه کہ امشب دیدہ اند بغایت عالی است از مناسبت تام خبر می دہد۔ والسلام۔
 مکتوب ہفتاد و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیتہ فتح بعضی بلاد کفار
 و اخذ خبریہ از انہا و ذکر فضائل جہاد۔

اما بعد — احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می‌دارد
 که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فخره است این دعا گوئی و جمیع مسلمین
 شاد بیا نموده اند که تفصیل آن در دفتر بانه گنجد. و شک نیست که از لال رانا باین
 همه غلبه و اخذ جزیه به انواع تحف و هدیه از کمال اغراض دین متین است و معلوم نیست
 که در ملک هند از مبداء ظهور اسلام تا این زمان رانا که مرکز کفر هند وستان بود
 هیچ یک از پادشاهان بدین غلبه حکمرانی کرده باشد تا به اخذ جزیه چه رسد که آن
 در دیگر ممالک هند هم پیش ازین کمتر به وقوع آمده مثل این فتوح را اگر از مقدسات
 ظهور امام مهدی موعود شمرده شود بعید نیست. زبان از شکر این نعمت که شایسته
 جمیع کافه اهل اسلام شده قاصر است قَالَ اللَّهُ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى. وَلَوْ لَادْفَعُ
 اللَّهُ النَّاسَ لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ
 الْعَالَمِينَ. و الحال آنچه عنان غمیت نفرت قرین براس اغراض دین به طرف دکن
 معطوف ساخته اند اعظم جهاد است پاک ساختن ساحات اسلام از لوث غمی و کفر
 از نتائج این سفر است و صاف کردن راه طائفان حرمین الشریفین از لوازم این
 غم مبارک اثر حق سبحانه و تعالی به فضل و کرم توفیق به احسن و بوجه سرانجام کنتاد
 نوح و وقت و حال آنست که درین امر خطیر و مهم عظیم کمر همت را در خدمت پر محبت
 چیست بسته اند. و به نیت صالحه این سفر صعب را که فی الحقیقه شمر خیرات و برکات
 است و وسیله ترقی درجات به مشوق برگزیده اند رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 فرموده إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَةٍ أَعْلَاهَا لِلْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رَوَاهُ ابْنُ مَرْثُورَةَ

ۛ نہ پڑھا جائیگا۔

بِهَا عَشْرَةٌ أَضْعَافٌ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْمَزِيدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
 وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَلَوَاتُكَ فِي مَسْجِدِي تَعْدِلُ بِعَشْرَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ
 وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَالصَّلَاةُ بِأَرْضِ
 الرِّبَاطِ بِأَلْفِ أَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابُو حَيَّانٍ. وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ
 وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ صَلَاةَ رِبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسِمِائَةَ صَلَاةٍ. وَ
 وَلَفَقَّةُ الدِّيَارِ وَالْإِيْدِهِمْ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِيَارٍ مُنْفَقَةٍ
 فِي غَيْرِهِ. وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. مِنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَازِيًا فِي عَشْرَةِ أَوْ مِائَةِ ثَبَاطِي رَقَبَةٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ
 يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ مَوْفَقٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يُسْتَلَفُ فِيهِ سَيْفٌ وَلَا يُطْعَمُ فِيهِ تَرْمٌ
 وَلَا يُرْمَى فِيهِ بِسَهْمٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً لَا يَصُحُّ اللَّهُ فِيهِ طَرَفَةٌ
 عَيْنٌ رَوَاهُ ابْنُ النُّجَّارِ وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ بِرُوحٍ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ أَوْ سَاعَةٍ تَغْفِرَتْ لَهُ ذُنُوبَهُ وَكُتِبَ لَهُ
 مِنَ الْأَجْرِ عَدَدُ عُنُقٍ بِأَلْفَةِ أَلْفِ رَقَبَةٍ قِيَمَةً كُلُّ رَقَبَةٍ مِائَةُ أَلْفِ دَوَا
 رَيْنَ زَنْجَوِيَةٍ وَشَكَ نَسِيتُ كَيْفَ عَمِلْتُ وَهَمَّ كَيْفَ أَن تَوْبَهُ دَارُ نَدَاهُ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ اسْتَ. أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالدُّهْمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا مَرْفُوعًا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرِّقَضَةَ يَرْفُضُونَ
 الْإِسْلَامَ فَاقْتُلُوهُمْ قَاتِلُهُمْ مُشْرِكُونَ. وَأَخْرَجَ الدَّارِطِيُّ مِنْ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ نَزَرُ

يَقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَأَنْتُمْ مُشْرِكُونَ - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَالْعَلَامَةُ قُبَيْهِ قَالَ -

مکتوب ہفتاد و ہفتم - یہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہرزمن رافضی علیحدہ ہست و ذکر کیا شدہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسناد آنات ورود بخت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات قازہ مبارک باشد آنچه از فیوض برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذت معنویہ گردید زائد کہ اللہ مبیناتہ شوقاً و ذوقاً حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہرزمن رافضی علیحدہ ہست و ہر جائے را خاصیت جدا الکل ارض حصہ و لیساکرہا حصہ زمینہ مناسبت بفناء دار و بقعہ ملائمت بہ بقاع ہر خوش بسرے را حرکت دگرست

حضرت پیر دستگیر مارضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدیمی آیات رنگاشہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریب بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در انجا فائز شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جا بہ قلم محترم درآمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ در ان حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد از انتقال

ہچمان واقع شد و بعضے مکاتیب مشتمل بر معارف بقا ہما بخا محرز گردید و نیز
برنگاشتنہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات والوار خا ہما سے خود و خانہ
کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرآمدند حقایق آن
منازل و قریہ بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے
کافر و قریہ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ
آن حضرت است رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار است
سیرات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانہ بتقدیم
رسانید و خواہان فرید بر فرید باشید لکن شکر تم لازیم نکم۔ دو ہزار
روپیہ نیاز و ہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی حیو و فقیر زاد ہا موافقت فرد
علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مرکز تحفہ اند فرستادہ بودند رسید
و سبب خوش وقتیا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و
التسطیح التخصیص و البناء والکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السورج و لیسنم القبر ولا یسطح اے لایر یعوبہ
قال موسیٰ بن طلحہ وزید بن ابی حنیب و المستوری واللیث و مالک
و ابن حنبل و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم و قال الشافعی لا یسطح
و مثله عن مالک فی الجلاب للجمهور ما روی البخاری فی صحیحہ
عن سفیان الثمار انه رای قبرا لنبی علیہ السلام مصنما و مسندا
البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَأَى قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ
 قَالَ رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أَحَدِ مَسْنَمَةٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيَّةِ رَأَى فِي جَبَلٍ
 قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَسْنَمًا اخْتَارَ التَّنْسِيمُ أَبُو عَلِيٍّ الطَّبْرِيُّ وَالْبُوعَلِيُّ ابْنُ
 أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْجَوَيْنِيُّ وَالْعَزَازِيُّ وَالزُّوْيَانِيُّ وَالشَّوْخِيُّ وَذَكَرَ الْقَاضِي حُسَيْنُ
 التَّفَاقُهِمْ عَلَيْهِ وَخَالَفُوا الشَّافِعِيَّ وَنَحْوَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ
 رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي الْهَمِيَّاسِ الْأَسَدِيِّ وَاسْمُهُ حَيَّانٌ قَالَ قَالَ
 لِي عَلِيُّ الْأَبْعَثُ عَلَى مَا بَعَثَنِي اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا
 ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ وَلَا تَمْتَلَا أَنْ طَمَسَتْ قِيلَ لَهُ الْمُرَادُ بِهِ هَذِهِ
 الْمَشْرِفَةُ الْمَبْنِيَّةُ الَّتِي يُطْلَبُ بِهَا الْمَبَاهَاتُ انْتَهَى - وَقَالَ فِي الْبَحْرِ لَا يَسْتَمُ
 قَدْرُ شَيْءٍ وَقِيلَ قَدْرُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ - وَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثٍ عَلَى رَضَى
 اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ فَحُمِلَ عَلَى مَا زَادَ عَلَى قَدْرِ
 التَّنْسِيمِ الْمُنْتَهَى - وَقَالَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَادِي فِي شَرْحِ الْمَشْكُوتَةِ قَالَ الْعُلَمَاءُ
 لَيْسَتْ بِأَنْ يَرْفَعَ الْقَبْرُ قَدْرَ شَيْءٍ وَفِيكَرُهُ فَوْقَ ذَلِكَ وَلَيْسَتْ بِأَنْ يَرْفَعَ فِي
 قَدْرِهِ خِلَافَ قِيلَ إِلَى الْأَرْضِ تَغْلِيظًا وَهَذَا أَقْرَبُ إِلَى اللَّفْظِ أَوَّلُ لَفْظِ
 الْحَدِيثِ مِنَ الْبَنَوِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ انْهَامٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَحْمُولٌ عَلَى مَا
 كَانُوا يَفْعَلُونَهُ مِنْ تَعْلِيَةِ الْقُبُورِ بِالْبِنَاءِ الْحَسَنِ الْعَالِيِّ وَلَيْسَ مَرَادُنَا
 ذَلِكَ فِي التَّنْسِيمِ الْقَبْرِ كُلِّ قَدْرٍ مَا يَبْدُو مِنَ الْأَرْضِ وَتَمَيَّزَ عَنْهَا وَاللَّهُ سَيِّمًا
 أَعْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مَبَارَكُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَبَّصَ الْقَبْرُ

و ان بنی علیہ قال فی الارهاو النہی عن تجصص القبر للکراہۃ و هو
 یتناول التبناء بذالك و تجصص وجهہ والنہی فی التبناء للکراہۃ
 ان کان فی ملکۃ و الحرمۃ فی المقبرۃ المسبلۃ و یجب التہدم و ان کان مسجد
 انتہی کلامہ. و ایضاً یکرہ تجصص القبر و التبناء علیہ فی حریمہ و
 خارجہ لغم ان خشی نیش او حفر سبع او ہدم سبل لم یکن التبناء
 و التجصص مکروہاً بل قد نظر امامت و سيعلم من ہدم ما فی
 المسبلۃ حرمة البناء فیہا اذا لامس انہ لا یہدم الا ما حرم وضعہ
 کذا فی التحفۃ و ایضاً یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روى عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن تجصص القبر و ان بنی علیہ و ان یکتب
 علیہ و ان یعطأ ولو بنی علیہ ہدم ان کانت القبر مسبلۃ و ان
 کان القبر ملک فلا کذا فی شرح الوجیز و کذا الو اوصی ان یسفی مسبلۃ
 للمسنین ام ینفذ و ذلک حرام و ان کان فی ملکہ فہو مکروہ کما فی
 السراج الوہاج و ایضاً یحرم البناء علیہ للزینۃ لما روینا و یکرہ
 الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء و القبر موضع القناء لا الدفن
 فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبراً حقیقۃ بدونہ کذا فی البرہان
 شیخ مواہب الرحمن.

مکتوب ہفتاد و نہم۔ بہ بی بی عرب عالم مرحومہ در تحریریں بر طلب و محبت
 فقرادید کلام حضرت مجدد الف ثانی و بیان آنکہ طریق مرضی و محبوب درین زمانہ
 طریق اکابر ماست۔

والدہ مہربان من۔ یورو دعائیت نامہ گرامی سرور گردید۔ اوسبحانہ
 ورد طلب خود و محبت دوستان خود روز افزون کناد۔ غزیری می فرماید خداوند
 مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنان این قوم گردان کہ قوم دیگر طاقت
 نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در ہناد آن مشفقہ کائن است و شفقت خاص بقرا
 معلوم می شود۔ خوش گفت

گردستان گردا و گرد کم رسد گرچہ بوسہ ہم نباشد رویشان بستان
 از غایت حسن ظن طلب تعلیم این عاصی نموده بودند الا فرق الادب والستہ
 فرستادہ شد جائے آن است کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چہ آن جناب
 نسبت بخیریت بہ آن سرور دین و دنیا ست علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا
 من التسلیات اکملہا بہر حال رضا مندی ایشان منظور داشتہ این بے ادبی
 نمودہ شد۔ دیگر بعضی مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی
 انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص خواهد در آورد و اطلاع خواہند بخشید
 این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیدہ نمی شود و اکثر فقرا
 این وقت غرق دعوت و شیر خلافت را منظور داشتہ ریاضتہاے شاقہ اختیار
 کردہ اند و ہمیں نیت چلہا و خلوتہا می کشیدند و جمع دیگر سماع و رقص را کہ از ممنوعات
 شرعیہ است دیدن خود کردہ خود بار بار داج دادہ اند و طریق مرئی و محبوب درین زمانہ
 طریق اکابر است کہ جامع جمیع طرق است۔ الا این ہنر گواران امور سے را کہ موجب
 امتیاز است نزد عوام کالانعام قصد پس پشت دادہ اند و در ستر احوال و اخلاص
 تبلیی کہ خلاصہ احوالات بہت مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معامکہ

واقف شد بزرگی می فرمایند

بری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز لب سخت عقل زحیرت که این چه بواختی است
مکتوب ششادم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی
احبه یا ایها الذین امنوا اذ الیقینم فیکه فانیتموا و اذکر واللہ کثیرا
لعلکم یتقون۔ و اخرج ابن ابی مہاتم عن کعب الاحبار قال ما من شیء
احب الی اللہ من قرأت القرآن والذکر لولا ذلک ما امر الناس
بالصلوة والقتال لانه قد امر المؤمنین بالذکر عند القتال۔ کہن
خبر خواہان بہ عرض والامی رساند کہ بعضی ادعیہ ماثورہ کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
درین قتال بہ ثبوت پیوستہ مصحوب کمالات دستگاہ میر محمد عارف کہ از دعا گوایان
قدیمی است و متوجہ لازمست معنی ارسال داشته آمدن یقین کہ بمطالعہ خاص خواهند

درآمد و این حقیر سبب محرومی ملازمت خود را بہ کمالات سعادت برساند مقرر اشارہ
است قال الشیخ العالم العارف الکامل الشہید فی الحرمین الشریفین الشیخ
الشعرانی قد سنا اللہ بسیرہ الاقدس فی کتابہ المسمی باطین او رما
انعم اللہ تعالیٰ بہ علی محبتی لولایۃ امور المسلمین و مشارکتی لہم فی
المہموم و الامراض لاسیما السلطان الاعظم وقد مرصت لہ رضہ
مترین و ضربت علی مفاصل رجلی مرات اخرها فی شہر رمضان سنہ
احدی و ستین و سبعمائة لما سافر لقتال الروافض و مکتبت مرلیما من
اول رمضان الی اخرہ فلا شفی السلطان شفیت ثم کلامہ حضرت سلا
برادر دینی میر محمد عارف امید وار است کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ

گردد قاتل شائب نشاء فی عبادۃ اللہ - والسلام
مکتوب ہشتادویکم - بہ ملاحمد امین حافظ آبادی در تحریریں بر ارتباط معنوی
و طلب ترقی و بیان بعضے کمالات بہ طریق اجمال و ذکر احوال بعضے

عابد و مصلیہ - برادر طریق فضائل کمالات دستگاہ ملاحمد امین ازین
عاصی دور افتادہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول آورده مشتاق دانند از ان
ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعائے سلامتی یاد نہ نموده اند موانع جز استغراق مطلق
حقیقی جل شانہ امر دیگر مباد - بہر حال ارتباط معنویہ را در از دیاد دارند کہ مدار کار
بر آن بہت و شب و روز خواہان ترقی بود مین استوی یوما کہ فہو معبودن شنیدہ
باشند یا بجلہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نموده بہ سیر اسم الباطن کہ معبرۃ ولایت
علیہا بہت برسند تا ہر دو بازو سے طیران درست گردد - بعد از ان بعض فضل خدا و
عرشانہ از جمیع صفات و شیون برآمده بہ ذات بخت کہ معرا بہت از نسبت اعتبارات
و وصل عریضے از لوازم آن مقام بہت مستبعد گردند - ع
این کار دولت بہت کنون تا کراد ہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقہ علیہ استفاد یافتہ ظاہر البشامعونی
ہم دارد لوازم ہم پر کمیار را بجا خواہند آورد و بتوہبات باطنیہ حمد و معاون خواہند
بود - دیگر از حقیقت احوالات ظاہری و باطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بہر
توہبات غائبانہ بہت و بیچ کس داخل طریق شدہ بہت یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت
بہت مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران بہت - دیگر خدمت حقائق اسگاہ حافظ
محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند و کبشارات خاص مشرف

کند چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار غلت بهره تام گرفتند
بالحمد کار ایشان از اکثر یاران گذشت و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند
که چه بنسبت بالحملہ کار سنین را درین مدت قلیلہ قطع کرد و اسلام.

مکتوب شتاد و دویم - به حقایق آگاه صوفی سعد اللہ کابلی در بیان
ترقیات اصحاب خویش و ذکر متصل شدن حاجی اسد اللہ وزیر آبادی بدان حضرت
و سیر شدن غائبانہ بعضی یاران به بشارت عامیہ.

برادر گرامی حقایق آگاه صوفی سعد اللہ از حقیقت صلوٰۃ بهره وافر
گرفته متوجہ فوق باشند کتابتہای شامی رستہ و در فرستادن جواب توقف
می شود معذور خواهند داشت درین روز بآن چهار کس از یاران این فقیر
حقیقت صلوٰۃ فرمودند و بعضی الحاق بحقیقت الحقایق ہم نشان دادند معاملہ
محبت درین آوان بہ نوع دیگر است - امیدواریم کہ آن برادر گرامی از راه ثبت
بهرہ ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر الہم من اشیئ شئت
یاران جہایہای دیگر حضرت ہا دارند زود تر برسند کہ ما منتظر شمایم کتابتہ کہ
مصحوب خواجہ غرض ارسال داشتہ بودند بہ مطالعہ درآمد وقت جواب نوشتن
کم شدہ - انچہ از ملاقات نمودن بہ شامزادہ نوشتہ بودند مبارک است بعد از
استخارہ ملاقات بکنند و بہ پیران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و بہ حقایق آگاه
حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے کہ پیش شما
داخل طریقہ گشتہ اند بہ سلام مخصوص اند - حاجی اسد اللہ از خلفائے شیخ آدم
کہ در وزیر آبادی باشند بہ فقیر متصل شد و سہ چهار توجہ ازین غاصی گرفت

و حیلے محفوظ فرشت۔ بہ انوی خواجہ محمد شریعت سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر
 بہ شیخ عبد العظیم رسانند و ظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی کہ از اعظم خلفاء
 شیخ آدم است خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت و حیلے محفوظ شد
 و بہ پسر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردم
 شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا طلبی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے
 بر خاستہ است حضرت ایشان ہم از توجہ رفتن ادبیار خوش وقت شدند از مضمون
 این کتابت مثل خواجہ محمد شریعت و نال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت
 کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند و در خانقاہ طرفہ شورے بہ میان محمد
 باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارت تعقیب صلوٰۃ و مقامے کہ فوق آن است
 و بحق بہ حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت لعین اسرار ہا دیگر فرمودند سلام
 مکتوب بہ شاد و سلووم نیز بہ مومی المیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ
 بہین طریقہ و ہجوم اہل طلب۔

لہ الحمد علی لغائبہ۔ کمالات دہشگاہ معارف بہ گاہ صوفی معبداللہ بہ انلا
 مراتب کمال و تکمیل برسند۔ غشی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ
 بسیار متاثر گشت بہ صحبت یا حضرت ایشان داشت۔ چون شاہجہان وفات یافت
 بہ صحبت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت۔ دیگر از ہجوم اہل طلب کہ مانند مور و بلخ غلو دارند
 چہ نویسند کہ از حیطہ نوشتن خارج ہست فقیر در خانہ عبد الرحمان سلطان سکونت
 دارد از غایت اخلاص بخدمتہ بخانہ خود آوردہ بسیار خدمت گاری می نماید
 حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہراً متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجه مرہین نموده بہ وطن
بردید ظاہر اماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔
مکتوب ہشتاد و چہارم تیرہ مشار الیہ در جواب مکتوب اد کہ از انکشاف
حقیقت قرآنی و غیر آن نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات انکساب ذوا المعارف العالیہ والیالات القویہ
صوفی سود اللہ بہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشند کتابت
شما با کتابت فصائل پناہ شیخ عبدالباقی رسیدہ مضامین ہر کدام معلوم گردید
زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچه از انکشاف حقیقت قرآن و غیر آن مندرج
بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقت قرآنی بس مقامی است عالی۔ منشاء آن وسعت
بے چونی است کہ بذات غیب متعلق است حق سبحانہ بہرہ ازان کامل روزی گردانا
ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت است چون قاصد
بررہاہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالیٰ
کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ ^{میاں} شیخ عبدالباقی فرستادہ

خواہد شد۔ والسلام۔
مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملاحد محسن سیالکوٹی
باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرماید
چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوٹی کہ خود را در اعلا کلمہ حق و ندا
ساختہ است و امر معروف و نہی منکر شیوہ مرصیہ اوست بہ ہمت تبلیغ بعضی
امور دینی متوجہ ملازمت است بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمودم خواہند فرمود۔

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسب است
 بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام
مکتوب ہشتاد و ششم۔ بہ عاشور بیگ در تحریریں بردوام ذکر و
 نکویش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چند ان بذکر قلبی مداومت نماید
 کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ما سوا نماید بہ
 یادش نماید۔ این حالت متبصر بہ فناے قلب است دیگر مدے بہت کہ از ششاپنج
 خبرے نہ رسیدہ است از احوال خویش آگاہ می ساخته باشند کہ سبب توہمات
 غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقایق آگاہ صوفی سعد اللہ مفتیم شمرده گاہ گاہ می
 رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمیشہ خود خواہند گفت کہ با فقرا
 آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام
مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در جواب مکتوب او کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔
 بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات فی رساند کتابتے کہ از راہ محبت
 فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از درک شدن حقیقت قرآنی بنسب
 و انبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علی
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ انحنی و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ
 یافتن از محبت و یافتن پر تو سے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شہاد ظاہر شدن تقویٰ
 آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالیٰ چہ عجیب
 کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بجزایا ممتاز گرداند ان ربک واسع

المَغْفِرَةُ مامول از دوستان دعا است. والسلام.

مکتوب ششاد و هشتم - به شیخ محمد تھانیسری. در تعزیت.

بسم الله الرحمن الرحیم
 زہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ و معروض
 قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار دداده است شریک
 خود دانند و از کیفیت روداد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور مدد و معاون
 خود دانند تاخیر در مراسلات و ابوابہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روزگار
 آن حدود از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما
 گاہین است مع ہذا از ادائے حقوق کما حقہ متمہریم معذوری داشته باشد۔ والسلام
 مکتوب ششاد و نهم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل خواہ
 الحرم و مدح ہذہ الضر لیقۃ العلیہ۔

نحمد اللہ حق محمدہ۔ ولصنی ولنسلم علی رسول و عبدہ و علی
 آلہ وصحبہ رجوم العدی و نجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت
 بذکرہ و ذکر ہم جہاد الاقلام فی میادین الاعلام و تہدی سلاما لطف
 من لقاء الحبيب و اطروفت من منادۃ البلیب الی جناب و اسطۃ
 عقد الریاسۃ و مطمح شمس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر
 عنہ عوالی الہم و یقدر الباع علی وستی مراتب العظم السالیع فی
 العالم ذکرہ حتی صار اشتهر من نار علی علم الحایز من مجور علوم المتقول
 منہا و المعقول الی الجواہر و جواہر الالی و الحائر نصیبات السبق
 فی علیہ معانی الا یام واللہ الی علامۃ العلماء علی الذی لا ینتری۔

ولكل لُح ساحن الملاذ الهام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان
سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيان مشرفة للطالبين و
بحار معروفه المعروفة من فبقت منانه متدفقة للراغبين ولبور قالداعي
على زبرائير طي المسطور المنشور اهتداء السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الادوات
الحالية الصافية والازمنة الرايقة الالفة الخوا انقى قطعناها في
حي ميادين الانسباط ونم يشبعنا من فضل ولم يكن سببها الا في
سهول الوصول حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة
كفاني في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر والله
الحمد من ذالك الحبر وماضونا بعد المسافة بيننا سرائركم تسرى
ايضا فلتكن وباشاع وذاع وشغفنا لاسماع ونشط الطبع ووقع عليه
الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرام
الحلال المرضية ومنحتموه من ترويم السير على سنن السيرة السنية
السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى
وشاء الاخيار عنوان صحيفة المرء من يوم القيمة كما ورد في الاخبار
فيحسن نشرها يستحب حرقها مع سترها مع صيغة الاعلام بالحب في الله
الماور يذكره وتضلع لشه طرده ومجادراتكم بجوار ذالك الحرم الامين
وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذالك هو الفوز المبين بالقيام
بادابه والتزام زكوة نصابه محط لاهنيات ومنتهى البرغبات و

مهبطاً لتنزلات والبركات فمن ثمّة لم تنزل الا فتدّة الى الوتر
عليه ظل له بعد فهل مشاقه ملناحة ولم ترح الارواح الى رواح
مراحه تادين الى المولى سبحانه ألفت الغراغشة والابتهان في بلوغ
نهایة المارِب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية
النقشبندية الاحمدية التي اساس عمادها ومركزها مودها متابع
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت في الجملة مستحبة كما
يحلها من سير سير السلف الصالح وافق آثارهم من أهل العناية
نهي اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية
على جزيل عودها وجليل مدرها مسلماً ونهاية واليق اهل الزمان
والنسب بانباء الاوان لا نفرا دها لمزيد اختصاص وكما لاختصاص
من اندراج النهایة في البداية وهي في حلقة ذلك البرهان غاية
الغاية وقد صرح الخبير المروى وهو في التنويه يكفي خير الذكر الحق و
كذلك الاجتماع في ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال والغم
بال ثم مهمما كانت حاجه تعرض الى سلطان زماننا ملك بلادنا مما
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلا بد وان تشرفونا
بالاعلام بذلك والنبيه على ما هنالك لتتشرّف بخدمة وتنظيم
في سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة تعرض على مولانا الشریف
عماد حرم الله تعالى المنيف المورث دوماً للاتصال بمجابه وطلباً
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلاً حال

او ثواب الدلالة على الحيدر محصلا و تقربوه منا السلام و رحمة الله وبركاته
و المكتوبة كما قيل بعض المشاهدة و بلوغ السلام من التلاق و السلام
عليكم و رحمة الله و بركاته و على من حل بالنادى و اقام بذلك الوادى
وصلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه و سلم اولاً و آخراً۔

مکتوب نودوم۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریریں بر زیارت
روضہ ہائے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در
معروض قبول آرند کہ شد کہ بتقریب زیارت روضہ ہائے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشید
اند۔ ع انتظار از حد گذشت اجاب را۔

اما ارتباط ہائے معنویہ مقضی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائز
البرکات خوش وقت می ساخته باشند۔

مآید ان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید ہم مگر لطف شما پیش ہند گامے چند
صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ و السلام۔

مکتوب نودویکم۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن بہت۔
باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی منہج و مسرور
گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در نظام ہر در بعضی احیاناً نسیت
واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن بہت خوش گفت۔

مادرون را بنکریم و قال را مادرون را بنکریم و حال را
فقیر زاد ہا سلام می رسانند محمد و مراد ہا بکمال برسند۔ و السلام

مکتوب نود و دویم نیز بوی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اللہ سبحانہ و تعالیٰ از جمیع
مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجرودہ کہ منزہ است از
شیون و اعتبارات مشرف و مستعد سازاد و بجزمت من مازاغ بصوہ و ما طغی
علیہ و علی آثر الصلوٰۃ و التسلیات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علیٰ صمد
السلام نامنی است و از ولایات ثلثہ صغری و ولایت کبری و ولایت علیا باشد برتر
واقع شدہ است چہ ولایت صغری تعلق بہ ظلال اسما و صفات دارد ولایت کبری
و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسما و صفات متعلق اند و فوق آنها نیست مگر کمالات
نبوت کہ در ان جا ظهور ذات بخت بہت علی اندوام۔ این بہت بیان خلاصہ سلوک
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ بافت خوش
وقتی گردید۔ ع۔ اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میا نجیو را از صعب در گذریم رسیدہ بود اللہ سبحانہ الحمد

و المنة کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوہم نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرقان پناہا۔ عجب چیزے بہت اشتیاق طرفین بحد کمال و بحسب
صورت اتفاق نمی افتد فعل اللہ یجود کما بعد ذلک امراً۔ و ازین ہم عجب تر
آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہاے شما خوب تو اتر می رسند ہر چند فقیر فقیر
است در ارسال جواب لیکن با وجود آن بار بار جواب نوشتہ ارسال داشتہ بسبب عدم
وصول تاچہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد

دیشمانہ رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ انا لند سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز
افزون است و هو المطلب الاقصى والغایہ است. خوش گفت
آسودہ شبہ باید خوش متیایے تا با تو حکایت کنم از ہر باب
السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

مکتوب نود و چہارم۔ نیز بمشار الیہ در بیان آنکہ جلال و جمال را مساوی باید
یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ کتابتے کہ آن فضائل مآب
کمال انتساب بہ این حق و دلشان ارسال داشتہ بودند در آخرین اوقات رسیدہ
سبب خوش وقتی گردید لند سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا اجل بشانہ این دور از کار را
گنہے بخاطر خود را دمی دهند و بچند کلمہ بار شد و می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین
روز با از بعضی مقتدیان نسبت بخاندان شہابہ وقوع آمدہ است موجب بے حلاوتی
گشتہ۔ اما چون فعل تمیل مطلق است و ہر چہ از ان طرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید
فی الحقیقت عین خوبی و بیہودی است۔ عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی
می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند۔ خوش گفت
من از تو روئے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود عزیزان تحمل خواری

جعلنا اللہ سبحانہ وایاکم من المحبین الصادقین والسلام
مکتوب نود و پنجم۔ نیز بمشار الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ بخند و لعلی و نسلم سلام سلامت انجام بہ جناب آن برادر
گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صائف شریفی اکثر می رسند و بہ سبب

عدم علم بہ متردین آن حدود در بواہا توقف واقع می شود۔ می داشتہ باشند کہ خصوصیت شمانہ ازان قبیل بہت کہ موقوف بر سمیات ظاہر باشد ارتباط و قرب معنویہ بکثرت سبحانہ روز افزون است اظہار اشتیاق ملاقات نموده بودند این چاہ را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیہم لاشد شوقا بر خوانند الامور مرہوقہ باوقاۃہا انوی شیخ بہار الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب اور۔
بائسہ سبحانہ۔ کمالات و شگاہی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بمطالعہ درآمد و سبب لذات معنویہ گردید حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ بہ جمعیت و عافیت دارد۔ والسلام۔

مکتوب نود و ہفتم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضائل محبت فقر و خدمت ایشان و میان آنکہ برابر محبت پیچ بشارت نصبت

حامد و مصلیاء حقائق آگاہ برا در گرامی خواجہ محمد شریف جمیع کمالات کہ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی است بہرہ مند گردند۔ محبت کہ لصبیب وقت شماست خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند۔ ہر کہ از جهان آبادی آید می آید آن قدر از شما اظہار رضا مندی می نماید کہ از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابو الحسن آن قدر مملو احسان و اشتقاق شما اند کہ چہ نویسند خوش وقتی فقر باعث ترقیات دارین است۔ آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہ و تعالیٰ عنایت است کہ در حق شما کردہ است و شمار از جمیع یاران امتیاز دادہ برابر محبت شما پیچ بشارت نصبت۔ والسلام۔

مکتوب نود و هشتم - نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنوی .
 لا الحمد - کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہمارہ بہ استقامت
 باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امیدوار یہاں می گردد . و کماتیب
 گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود و معذور می باشد
 باشند - عمدہ کار ارتباط معنوی است - بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است - درین
 روز ہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فائقہ
 خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم - والسلام .
 مکتوب نود و نہم - نیز بہ مشار الیہ در ذکر ترقیات یاران خویش و شہ
 از خدمات و اخلاص میرزا دہا .

لا الحمد - برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ
 فرستادہ بودند رسید لہ سبحانہ الحمد کہ روز گاہ خواجہ عبداللہ صورت پذیرفت
 دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند - چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ
 مشرف گشتہ اند و چہا کس بہ حقیقت الحقائق استعادہ دارند لہیران شیخ میر حرم
 آنچه حق خدمت بود بجا آورده اند - چنانچہ در بازار ہا پیادہ در رکاب فقیری رفتہ اند
 پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضی مردم روزینہ کردند می خواہند کہ روزنہ منوہ
 را از ہر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرج خواہد شد - والسلام .

مکتوب صدہم - نیز بہ معنی الیہ در جواب دقایق روشن کہ نوشتہ بود .
 حامداً و مصلیاً - جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند
 کتابتے کہ بدست میرسید علی فرستادہ بودند رسید و کتابتے کہ بحضرت ایشان

فرستاده بودند رسانیده شد نسبت خواجہ عبداللہ مبارک بہت در وقت خوش
از آن حضرت فائزہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند وقلیع روشن کہ در مکتوب
حضرت جیو مرقوم بود بغایت روشن بہت و امیدوار بخش متعاقب بہ دستخط خاص جواب
حاصل نموده فرستاده خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب حمد و تحمید نیز بمشارئ الیہ در بیان فضل محبت۔

حامداً و منسلکاً۔ سجاہت و سنگاہ خواجہ محمد شریف کمال ہذبہ و سلوک متحقق
گشتہ بہ معارفہ کہ فرق این در کمال اند و از دلالت صغریٰ حریت دارند داخل دلالت
کبریٰ اند و چون نمایند محبت شما امید بہت کہ دقیقہ از دقائق را فرو نہ گذارد فاق المرء
جمع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابوالحسن کہ در خدمت فقیر بودہ بہت بر لے بعثت
مطلبہا متوجہ آن حد و دست۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب حمد و تحمید نیز بمشارئ الیہ در فضل محبت اہل اللہ و مایہ ناسب ذالک
لہ الحمد۔ امیدواریم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آفاقاً و
ترقی باشد۔ محبتہ کہ حق تعالیٰ الفیض شما گردانیدہ بہت باعث غبطہ بہت امیدوار
باشند فاق المرء مع من احب بشارتہ بہت دور افتادگان را صحیفہ شریفہ
را عرصہ باقی رسانید و نیاز نامہ کہ حضرت ایشان مرسل بودہ بنظر مبارک
گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند لیلۃ سبحانہ الحمد حضرت ایشان باصنفا
کہ رودادہ بود و تا دیر ماندہ درین روز ہا روز بروز بہ تخفیف بہت چنانچہ آنحضرت
عجل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ بر خوار خواجہ عبداللہ را
داخل طریقہ سازند لیلۃ سبحانہ الحمد کہ در سلک مریدان مسلک گشت۔ حامل رقمہ

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چند گاہ در محبت بسر بردہ است
و کسب بعضی کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرص بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف
نیباشد جزوے امداد بہ مشار الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔
مکتوب صد و سی و سوم۔ نیز بہ مشار الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات
است و تحریر بر صحبت و ذکر اچھنہ اچھہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت
محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم امر صوح من احب بہ بشارات
عظیمہ سر بلند شدہ اند نہایتش ظہور بعضی مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارہ
بہ محبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان
بشارت عظیم بگذر موقوف بہ وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ
التماس نمودہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیل
اقلار رضا مندی از شما نمودہ بودند۔ این سبب فرحت تمام گردیدہ چنانچہ در حق
بعضی یاران قدم کار میا و نوازیم دوستیہا نمودہ اند در حق مشار الیہ بیش
متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید السرائیل ہم آنجا تشریف دارند
اگر گاہ ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز
ساز یاران مخصوص اند۔ والسلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم۔ نیز بہ موی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ و ما
یناسب ذالک۔

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را

بہ مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب کہ از کمال اخلاص و محبت
ارسال داشته بودند رسیدہ خوش وقت ساخت۔ می باید کہ ہمہ رین منوال از احوال
ظاہر و باطن خوش می نوشته باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبت شما
باقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است شروع مع من و حب حدیث نبوی
است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام را بطہ معنوی ہر چند استوار بود از کمالات باطنی
بزرگان زیادہ از مقصور نصیب وقت باشد۔ خوش گفت

پیچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ بن نفس کش را سخت گیر
از حضرت حق سبحانہ از دیاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کار برین است۔ والسلام
مکتوب صد و پنجم۔ نیزہ مشاور الیہ در غرامی اہلیہ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و خبر از حال
والدہ فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تا صفت و تالم روداد رحمہما اللہ سبحانہ
رحمہ واسعہ فاتحہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد
ان رَبِّكَ وَاسِعُ الْغَفْرِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس
سرہ بودہ امیدوار ہماے کثرہ در بارہ آن مغفورہ منتوقع است در روضہ منورہ
جائے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام
مکتوب صد و ششم۔ نیزہ مشاور الیہ در بیان آنکہ عنایتی کہ متمثل خلعت
شود کتابت از اعطای نسبت بہت۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ الذراع عنایات حضرت خداوندی جلست عظمتہ
شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیما

کتابت شریف شمار سیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آنچه از وقایع نوشتہ بودند بہ و صروح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمیرین منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بخت مبارک است و امید بخش است۔ عنایتی کہ تمثیل بہ خلعت شود کفایت است از آنکہ نسبت خاصہ خویش عطا نموده باشند و قیل دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت ایشان را چند روز است کہ صنعت بدنی عارض شدہ است بنابران در خدمت عالی گذرانیدہ نہ شدہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ صحت کامل رود بہ حضور ایشان عرضہ بہشت شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

کتوب صد و ہفتم۔ نیز بہ شمار الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت ایشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تحریریں بروعدانی التوجہ بودن و اشارہ ترقیات یاران خویش۔

لہ الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ گذشتہ در حضرت روحنہ مقدسہ بہجت شما از حضرت ایشان در بارہ توجہ گرفتہ شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہی بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود شما را بانود خصوصیتہ خاصہ می فہم و بعضی کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند۔ اگر قبلہ توجہ وعدانی است و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید بہت کہ کار سنین بہ ساعات منفعتی گردد۔ چنانچہ بعضی یاران کہ بہ فقر می نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین آنها در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملاحظہ نور معارف بہ فناء قلب ساینده است

و در اخلاص و فدویت بے نظیر امید که در حق مشائرا الیه تو جهات خاصه دریغ

ندارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ بہ خان سعادت نشان مختتم خان در بیان آنکہ قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن ہنگام عرفہ است و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل نمی گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی ہست۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نخبرہ و نصلی و سلم مرحمت نامہ آن برادر ہریان کہ مشتمل بر دو فقرہ شفقت و الطاف بود در رسیدن امتحان التوالیات و از ادوات بلوہ مرحمت بر فرستادند و اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متذکر کہ ہر تین منوال این قسم اذواق و مواہید کہ ختمائے ارباب کشف و شہود است مہبان و خوشنواہان را خوش وقت می ساختہ باشند و افکھ فی العالم مثل القلب و الروح فی الجسد فی صلاح حکم العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات حالتی دمی دہند کہ بے اختیار التدریق قول حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ و بہرہ کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع ہذا فقدان بعد وقت است و کلہا جس ببالک او خطر فی خیالک فاللہ سبحانہ و داع ذلک کمر شکن این حالت است۔ بغایت صیل و بس بلند است و اصلان آن اقل قلیل بسین این ہست کہ این معاملہ ہنگام عرفہ است فقط و وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل و براہین نمی گردد و در رنگ غوام از اثر بہ موثر پیے می برد و از دال بہ مدلول می گراید

گر گویم مخرج این بے حد شود

کرمیه ریت ارنی کفیت تخنیتی المونی گویا نشان حال آن مقام است و با وجود
این دارد طلب و رار الورا رمودن و این مشهور داخل هوا ساختن و تحت لا آوردن
از بلندی استعداد و علو است مشعر است فطوبی لمن جمع بینهما باید و سنت
که سر حلقه نفی حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام هیچ ذره
از ذرات شرک نه گذاشت که مسدود بگذازد نه ساخت کرمیه و ما کان من
المشترکین مؤید این معنی است. و تا تمام معامله نفی را قطع ننماید و از مقام خلعت
حظ وافر نه گیرد از مقام اثبات که خاصه حضرت پیغمبر است علیه من الصلوٰۃ افضلها
و من التسلیمات اکملها بهره حاصل نه کند. از اینجا است که تجلی ذات بے تخلل صفات
و شیون مخصوص به ولایت او علیه الصلوٰۃ و السلام گشت. و دیگران را به تبعیت
و در امت تزلزل ازان ارذانی فرمودند و او علیه الصلوٰۃ و السلام در دنیا برویت
بهری مشرف گشت و دیگران را موعود به آخرت شد و غیره از ایقان که مکرر رویت
است انصیب نه شدستی که بعضی محققان صوفیه منع رویت قلبی نموده اند برویت
بهری خود چه رسد سبب آن الله بعضی از متصوفه به ظهور شدیدها قائل رویت بهری
درین دار فانی شده و مخالف کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا
فاصلوا صناعوا فاصناعوا بر سر اصل سخن رویم و گویم که مجموع معامله نفی و اثبات
بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام صحت
نه پذیرد و کمالات مقام خلعت که تعلق به محیط دائره دارد به مرکز دائره که حال
مقام محبوبیت است جمع نه شود بوی از مقام اثبات به مشام جان نه رسد.

واجتماع این دو بحر محیط بے تقریب شیخ کامل ممکن الحصول نہ ہا لجلہ طول صحبت
در سوخ تام ہر دو درکار اند الحمد للہ کہ رسوخ وقد ویت تام دران برادر
بجناب حضرت پیر دستگیر مفہوم می شود۔ والسلام
مکتوب صد و نہم۔ بہ سید نور محمد بنگالی در بشارت معیت و تصفیہ عناصر
و اشارتے بہ ہیئت وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً۔ اما بعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ
دیروز در مجلس سلوک در حق شمال بسیار امیدوار شدیم بمعیت خاص با خود یافتہ
شد و چنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالم خلق داشتہ یعنی تصفیہ و تنقیہ
عناصر اربعہ منوط بودہ مقصونی شدہ باشد و الغیب عند اللہ سبحانہ الحال امیدوار
معاملہ کہ بہ ہیئت وحدانی تعلق دارد باشند و فقیر را بجانب خود متوجہ شناسند
و بہ دعائے سلامتی خاتمہ مہد و معاون بودند۔ والسلام۔

مکتوب صد و دہم۔ نیز بہ مشار الیہ در بشارت مناسبت بہ لطیفہ اخفی
و لطیفہ خاک و در دید قصور اعمال۔

الحمد۔ اما بعد۔ سیادت پناہ برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند
کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواہان ترقیات شما می باشد۔ قبل ازین بچند
گاہ مناسبت شما بہ لطیفہ اخفی کہ علی ترین لطائف عالم امر است دریافتہ بود الحمد للہ
علی ذلک و اسرار تاز کہیلے این لطیفہ از نوشتن و گفتن خارج است ولایت محمد
علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد و زیر قدم آنحضرت است علیہ
الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج از اینجا

تشفی نمایند و امروز در حلقہ صبح مناسبت شنبہ لطیفہ خاک متوہم شد و این لطیفہ
 راس در پیش لطائف عالم خلق است و معاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائف
 عالم امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ہذا ک۔
 ہر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر
 استقامت احوال و صدق طلب کہ نقدر و زکار شما است حصول این معنی بجای
 استبعاد نیست خطوبی لکم و بشری و معاملہ کہ فوق جزو ارضی است بہ ہیئت
 وحدانی انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات
 قدسی آیات حضرت محمد و اہل ثانی مبین است پیش فرزند ارشدی محمد اعظم
 آن مکتوب تکرار نمایند و بکنہ آن برسند و السلام اولاً و آخراً۔

مکتوب صد و یازدہم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسیدہ خوش وقت
 ساخت۔ از الوار و برکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد و سبب لذات مغویہ
 گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسان باشند کہ سبب توہمات غائبانہ است و السلام۔
مکتوب صد و دو از ہم۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان فضائل محبت اخلاص۔
 بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ اما بعد دو مکتوب محبت شمار رسیدند
 یکے را فرادیدگ رسانید و تموہ بن نیز رسید جزا کم اللہ سبحانہ خیرا۔ محبت و
 اخلاص کہ در ہنر شما از قدیم متکمن است اظہر من الشمس بہت لہذا امتیاز خاص است
 شمارا خطوبی لکم امیدوار یہاں عظیمہ ہم در عقیقہ ہم در دنیا در حق شما متوقع است
 اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر با گنجائی ندارد پس سخن کوتاہ باید و السلام

مکتوب صد و نیردہم - نیرہ مشارالیه در فضائل محبت اہل اللہ -
 باسمہ سبحانہ . برادر قدیم بہ ترقیات : اہلین سر بلند باشند کدام سعادت
 برابر آن تواند بود کہ کسی تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد درین
 محبت شمار امتیاز تمام است و امیدواریم ہائے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل
 و کمالات این محبت در دفتر ہانگنجد . لہذا عنان قلم را ازان بازداشتہ . والسلام .
مکتوب صد و چہار دہم - نیرہ مشارالیه در جواب مکتوبی کہ از وقایع
 اعلیٰ نوشتہ بود .

حامداً و صلیاً و مسلماً جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف
 ازین احقر سلام غایت انجام مطالعہ نمایند احوال این فقرا مقرون بخیر است . المسؤل
 منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتہ کہ محبوب فرہاد بیگ مل
 بود رسید باید کہ ہمیرین منوال احوال را نویسایان باشند کہ سبب توجہات شامانہ است
 و آنچه از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امیدواریم ہائے عظیمہ گردیدہ دیگر
 سابقاً محبوب سعادت انار خال بیگ یک عصا متبرک کہ بہ استقال حضرت الشیخ
 زائدہ بود بہ محبت شما فرستادہ بودیم معلوم نہ شد رسیدہ باشند یا نہ و ظاہر این است
 کہ نہ رسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجای آوردند و عجب است کہ بیچ اشعار
 ننمودہ اند البتہ مظلوم خواہند ساخت . والسلام .

مکتوب صد و پانزدہم - نیرہ مشارالیه در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ
 بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہئیت و حدائی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است .
 لہ محمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تفسیر نمودہ از

کمالات ہیئت و صدائی انبیاء و حفظ و افراخذ نمایند. عروج عناصر را بجهت کمالات
نبوت تعلق دارد و معامله ہیئت و صدائی منوط به حقیقت کعبه ربانی است و از گذشت
آن حقیقت قرآنی است. پس از دوسه حقیقت صلوة است رتبه سبحانه الحمد که جمع
از یاران تقوی و حصول این حقایق ثلثه امتیاز دارند. امید که آن عزیز تیر به این
خواص استسعاد یابند. حقایق اسکا که میان نور اللہ و فتائل ماب میان عطاء اللہ
می رسند صحبت ایشان را مغتنم خواهند شمرد. باقی حقایق را از میان نور اللہ ربانی
معلوم خواهند کرد. والسلام.

مکتوب صد و شانزدهم - تیر به مشارالیه در بیان فتا و بقایه طریق احوال
الحمد لله و سلام علی عیادہ الانبیا صطفی. اللہ سبحانه و تعالی آن برادر گرامی
را به خنایات و دار و ذات فاضله ممتاز داشته مشرب از فتائے نفس گرامت فرماید.
فتائے نفس و وقت میسر گردد که سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید
غالب آید بحدی که خود را محض و محض ترانی از همه صفات مثل جماد بے حس و حرکت
یابد. این زمان آنچه در دوسه از وجود و صفات دیگر که از دوسه امانت بود همه
دوسه بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع به اصل خود که اسمی است از اسماء
الہی جل شانہ و مبدء او نبوت است می گردد و فتا و اتم حاصل روزگار آدمی شود.
بعد از ان صفات ازین زائل شده بود غرضیت ذاتی لقیب وقت او بود یعنی
الہی جل شانہ از کمال کرم صفات و وجود از ان طرف به سالک عظامی فرمایند و
به آن بقای بخشد و سالک متعلق به اخلاق اللہ می گردد این است بیان فتا و بقا
که کمال مربوط به آن است. خوش گفت

ہیچکس راتانہ گردد ادقنا نیست زہ در بارگاہ کبریا
دیگرے می فرماید

ازست حجاب تو لفتین است شرط ہمہ رہروان ہمین است
می بیند مگوئے مذہب این است می باش و مباحش مشکل این است

دیگر کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچه از واقعات و
واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب
الاقطاب حضرت ایشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہارا ما خواہم نوشت
از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ ارسل الی شریف مکة المعظمة فی فضل
الحرم الشريف۔

الحمد لله رفع اعلام الملة الغراء بنصب الائمة الاعلام و
المحكم بمحكم الشرعيه الزهرا مآلعتہ وھن من الاحكام وجعل البيت
الحرام مثابة للناس وامنا و وعد لمن وفاہ حقوق المثوبة الحسنی و
الصلوة والسلام علی اعمدة الاولیاء و عماد الالاء و علی الہ المنوبین فہم
فی التزیل فی قولہ غر من قائل قل لا أسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی
القربی و علی المشہود لفضلہم فی الاولیٰ كالعقبی وكلا وعد الله المحسنی
وتبلغ سلاما بشری الخواطر ویسج فی ریاضہ الناظرۃ النواظر فتعطف
من فتنون افنان ازھارہ و یجینی من عیون اعیان النوارۃ متخوفاً باسفی
التحیات العظام محفوفاً بازا کی الاجلال والاكرام الی حضرت مستقر

الغرض منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالي اليهم حيث السنة المحمدية
 مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذي القدر والمعلی
 والمجد الواقرا لا علی المغرور بيطال جوده العظیم کل نادر واد والمغرور
 بنوال فضله الجسیم الحاضر والباد فتم یزالها معان علیهم وغادیان و
 والمجان الیهم مولانا الغنی عن البیان اذ تنویر هان ولا یقام الدلیل سه
 اسامیالم تردده معرفته وانما الذرة ذکرناها

السید السند المنیف بجائی جوزة بلد الله الحرمه المکرم الوریف
 ابوالسعادات واخو البرکات سلمه الله تعالی ولا زالت ربوع
 الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجموع الضلال بعواطف قهره
 دامرة المشاهد ومعالم الهدی ببیانه وبناته واضحه المقاصد
 ودواعی الغنی لبتهب رجومه طامة الموارد ولا یدرج علمه مرتوعا
 ابداً ونباء مجده العالی العباد منصوباً یحفض الاعد اما اقتدی هادو
 بمناره وغشی غاش داره وعشی عاش انی تارة تحریر سطور المسطر
 لاهداء السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته علی الدوام والتلذذ بذكر
 بعض اخلاقکم الکرام المشهورة بین الخاص والعام والنشوت بمخاطبتکم
 ومکاتبتکم ومواصلتکم علی ما یمحب ویرضی ونحالی لکم مع طلب الوقت
 علی احوالکم الفارة واخبارکم السارة جعلها الله کما تحب علی ما یمحب و
 یرضی لاسیما وقد اقمتم میزان المعدلة بذلک الجمی المنیف والنختم
 رکاب الانصاف بالوادى المشرقت وتمتم البلاد التلاد والعباد التجلاد

بالمصالح كما هو شان السلف الصالح ادام الله عمارة حصونه الحصينة
 بوجودكم وحرس اقلية المنيفة بجمع جنودكم وجمعنا على احسن حال
 واتم مسرة وبنا نعم بال داعم صبرة انه على ما يشاء قد يروى بالاجابة
 حدى وجدير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته صلى الله على سيدنا
 محمد وآله واصحابه اجمعين -

مکتوب صد و پیر دهم - به معارف آنگاه شیخ محمد باقر لاهوری در بیان
 آنکه زوال علم حصولی عبارت از فناى قلب است و زوال علم حضوری معبر بقا
 نفس و مایه ناسب ذلک -

حق سبحانه و تعالی از رفیت ماسوا مجرد کند - زوال علم حصولی عبارت
 از فناى قلب است چون عنایت حضرت ازلی و الهی العطا یا در رسد و بالآخر
 از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری که بذات این کس متعلق است و
 معبر به قلب نفس است حاصل روزگار خواهد گردید - و بود و صفات تابع او
 به اصل خود که مبدأ یقین او است ربوع خواهد نمود - عین غیبی تجلی صفات است و چون
 حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم که حقیقت انسان است و در تجلی صفات فنا
 شده بود این زمان رو یا خفا خواهد آمد و دلت و نشسته از عادت نخواهد نفع
 این کار دولت است کنون تا کرا دهند و اسلام -

مکتوب صد و نوزدهم - نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه بهره از مطلوب حقیقی
 غیر از جهل و غر نیست و این جهل و غر عین ادراک و معرفت است - و بیان آنکه
 حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین و اثر است - و در تحریص بر محبت صوفیه علیه

و اقل حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت نہ گامہ اہل طلب و بیان شمر
خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔

مصلحت دیدن آنست کہ یاران ہمکار
فضائل مآب کمالات الکتاب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی
علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتی یقال انہ مجنون۔
از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ و قطع ہمہ آہنا
نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبہ باشند کہ هیچ چیز ازان بدست
نیاید و غیر از عجز و جہل خالص روزگار نہ گردد غلام ادراک و نکارت دران متوطن
نفس ادراک و عین معرفت بہت کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
البحر عن ددا لا دالک۔ پیہ غیر از استہلاک و ضحلال ازان حضرت غرا سمرہ
نفسیہ نیست۔ خوش گفت۔

از حضرت ذات بہرہ استہلاک بہت استہلاکے کہ از تصور پاک بہت
آن فرقیست نامش ادراک بسیط آنجا چہ محل دانش ادراک بہت
جمعہ کہ برکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقنا و اکمل استعداد دارند
بر دوام بہ این استہلاک و ضحلال موصوف اند و نامے و نشانی لہ خود نہ گذاشتہ
و عین و اثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند و تا بہمال این القطاع متحقق نہ گردد
از اسلام حقیقی بے بہرہ بہت ہر چند صورت اسلام را علمای ظواہر دوست نمودہ اند
و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح بہت مراعمال
را دلے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیر اعتبار ساقط شمرہ مشام جان شان نہ رسید بہت

پس خدمت صوفیہ و التزام صحبت شان از ضروریات دین است خصوص این نوع
اجتماع و صحبت لشد فی اللہ کہ امروز در حضرت سرہند طیسر است بعد از ہزار سال
یہ وجود آمدہ و اسرار و معارف کتاب و سنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از
سر لوظرات بخشیدہ طالبان کہ از اطراف و جوانب چون مورخ ملی ریزند و بہرہا
از ان معارف می رند۔ جمعہ بہ کمالات ولایت ثلثہ کہ ولایت صغری و ولایت کبری
و ولایت علیا باشد متحقق اند و طائفہ بہ کمالات نبوت مشرت و گروہ بہ حقیقت کعبہ
ربانی و حقیقت قرآن مجید و حقیقت نماز مستسعد و احادی باشد کہ ازین کمالات
ترقی فرمودہ بہ مقامات کہ فوق این کمالات اند و افاضت انعام در اینجا
بہ نفع فہل و احسان است و علم و عمل را در ان مدخل نیست رسیدہ باشند و بعد از
گذشت این مقام مقام است پس عالی ترقی در ان مقام بہ محبت صرف متعلق است
تفضل و احسان دیگر است و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیہ در بناموید است
و معارف خلعت ازین چشمہ پوش زودہ است و دقائق محبوبیت ذاتی کہ غیب خاتم نبوت
است علیہ الصلوٰۃ و السلام ازین مقام اتباع فرمودہ است حاصل جماعہ کہ ملزم طریقہ
احمدیہ معصومیہ اند۔

گر شنود قصہ این بوستان مکہ شود طائف ہندوستان
اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق است و خواہان کمال و تکمیل شما با جملہ نگرانی خاص نسبت
شما واقع است۔ فیر گاہ گاہ در وقت خاص بیاد حضرت میا بنحو شمارانیز می دہند
و ملا محمد امین نسیمی از استہلاک و انحلال یافتہ است و از حضور خود بخود بہرہ برداشتہ
امید است کہ بہال آن متحقق گردد و اسلام نسیمی کہ در استمال حضرت قبلہ کونین

درآمدہ فرستادہ شد خواہند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب
قدوة العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ می رسانند در خدمت حضرت حافظ حبیب اللہ صاحب
وہدایاے کہ محبوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔
مکتوب صد و بیستم۔ تیرہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات و لایات ثلثہ زمینائے عروج کمالات نبوت و
رسالت و محبت و خلعت و محبوبیت گشتہ لفیپ وقت باد۔ مخدوم اصلاح آثار
محمد صادق کہ مدتے در خالقہ لیسر برد و بعضے خدمات شالیستہ بجا آورد برخ از
ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون بچہ کارے متوجہ آن حدود است مشتاق
بلازمت است توقع کہ اشتقاق کریمانہ در حق دے مرغی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و نسیبت و یکم۔ تیرہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب
متفاوت اند۔ قریبے است کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط است و قریبے است کہ مربوط
بہ اصول آہنا است و آن نیز برد و قسم است قریبے است کہ ناشی از کمالات نبوت است
داین فوق جمیع مراتب قرب است و در تخریص بر صحبت حضرت الیشان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت و اہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و
معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب
متفاوت اند قریبے است کہ بظلال اسماء و صفات متعلق است و مبر است بہ ولایت
صغری۔ و قریبے کہ وابستہ بہ اصول صفات است برد و قسم است قسمی کہ ملحوظ دران
غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد
است بوی بہ شام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب سہمی بولایت کبری است

کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ قسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصول صفا
 است لیکن ذات غشائے درپردہ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے
 نشان ہویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است۔ بقیر ازین ولایت بہ ولایت
 علیا کردہ اند کہ ولایت ملا علی است علی نبینا و علیہم التحیات والبرکات و چون
 بفضل خداوندی جل شانہ میر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول
 در زنگ مراتب ظلال ترقی نماید و اصل قرب ذات غریبہانہ خواہد گشت۔ و دھول
 عریانی حاصل روزگار اومی گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کلام
 صاحب دولت باشد کہ جمیع این کمالات مشرف و مستعد گردد و زبان حال ادباین
 ابیات گویا شود۔

ہم از در باز گردے باد نوروز کہ من پوئے گل خود دارم امروز
 مدہ پیش شب از سر دم اکنون کہ من یا ہوش خود شادم اکنون
 گراؤں می رود از گریہ آہم کنون خوش می برد در جادہ خواہم

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ بہ حصول آن ممتازند و من بعد ہذا
 مایذوق صفاتہ و ما کتمہ اخطی لدیہ و اجمال امروز این معارف از جنہ در
 حضرت مرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است فعینکم بصحبہ
 ثم علیکم بصحبہ

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم و تو شاید بیری
 مکتوب حمد و نسبت و دویم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد ثریب مرحوم
 و تحریریں بر احرار صحبت حضرت ایشان۔

رَلَّهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ كَمَا خَدَمْتُ حَقَائِقَ آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راه
 معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند
 و بہ این سعادت عظمی کہ منتہای از کمال اولیا است مشرف شدند و بود شریف ایشان
 مقنن شمرده کسب سعادت نمایند و حافظ حیو نیلے اظهار اخلاص شامی نمودند از
 حضرت حق سبحانہ ثبات و استقامت طلب نمایند بحسب باین طائفہ علیہ از اجل
 نعم خداوندی است جل شانہ امرء مع من احب لہ بشاءتے است دور افتادگان
 را۔ فتنائے باب لا تُخَدَّ اِیْنِہُمْ یَعْنِیْ خَوَانِدَ حَاضِلِ یُنَوِّدُنْدُو مَتَوَجَّہ فَوْقِ اَنْدُ سَعَادَتِ
 آثار اگر یکبارہ خود را بہ حضرت سرزنش رسانند و پدیدار فائق الاوار حضرت قبلہ
 گاہی مشرف گردند۔ چہ نتیجہ است عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار
 نموده است۔ با بخل مہربانی خاص و در حق شما مفہوم کرده می شود اما اگر بہ صحبت برسید
 و منظور نظر خاص گردید و از درجہ تابعی بدرجہ صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد
 اے دل بکوی دوست گذارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی
 والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الامدی والترم متابعت المصطفی علیہ وعلی آلہ
 من السلوٰت افضلہا ومن التسلیات اکملہا۔
 مکاتیب صمد و لیسیت و لیسوہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر
 تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را غین اعضاے
 آن حضرت نوشته بود۔

حامداً و مصلياً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت ساختند
 زادکم اللہ ذوقاً و شوقاً۔ نوشته بودند کہ دائرہ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خلیے معتبر
 است۔ اجمال بہ حقارت ذات غر شانہ مناسب است و تفصیل بہ اسما و صفات پس
 ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبی الہ و بشری دائرہ ظلال بہ این مرتبت
 کہ شما قطع نموده آید خال خالی را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مرتب
 اصول عبور نموده بذات بخت واصل گردند واصل در رنگ ظل در راہ یگذارند و
 انچه از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجامیدنیک مبارک است
 قلب را آن قدر وسعت بهم می رسد کہ اگر زمین و سوات را در زاویہ آن بینند از
 فراخی آن هیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شمایر شود این دید تجربہ استعداد تام
 است۔ و انچه در بعضی اوقات اعضاے خود را عین اعضاے فقیری یا بند بجایت
 عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل کہ بہ اندک صحبت جمیع
 کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شمانگران می باشد از کیفیات احوالات
 مشروحاً اطلاع می بخشیدہ باشند کہ سبب توہیات غائبانہ است و فقیر را از توجہ
 غائبانہ غافل ندانند و اسلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیرانہ
 قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نموده فاتحہ گرفته شد۔

مکتوب صد و بیست و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اہم
 العلیم منوط بہ ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلاثہ است و تصفیہ
 عنہر خاک کہ یکمالات نبوت متعلق بہ است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ و رسول بند
 بخت کہ معراست از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحائف گرامی

معاقب یک دیگر می رسند و از فرستادن جواب تقصیری رود معذور خواهند شد و
والعذ عند کرام الناس مقبول. و آنچه از سیر اسم العظیم نوشته بودید مبارک است
این سیر مشعر به ولایت علیا است. و از لوازم این مقام تصفیة عناصر ثلثه است بواسطه
عنصر خاک که ترکیه آن در کمالات نبوت متحقق است. تصفیة عناصر ثلثه در خود ملاحظه
نخواهند نمود. اینادرین مقام ذات ملحوظ است در پرده صفت خصوصیات این
مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم الموعود مع من احب معنی خاص شمارا بخود
می فهمد. امید است که ازین راه به جمیع کمالات مستسعد گردید. چون ایام رمضان
است جواب حضرت ایشان میسر نه شد. بعینه وارد است که در کتابت اخیر مندرج
بود از قنای لطائف و انکشاف عالم مثال و غیر آن و آنچه از احوال مستر شدن
مقوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران بسرعت نوشته شد.

مکتوب صد و لیسبت و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تحریریں براتوال ایمان
غیب بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس است و نسبت سایر فرق
در آفاق است و تمیز بر عدم شلطان اول باثباتی.

بسم الله الرحمن الرحیم. در مدارج قرب متری باشند و کتابت شما یک دیگر
بمعاقب رسیدند. عرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف
در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاء الله درین نزدیکی
خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک است بهمت بلند دارند
و هر چه مشهود و مکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند
ایمان غیب یا الفیض عوام است یا الفیض خاص متوسطان به مشهود و مشاهده

ملتزاند۔ سعی نمایند کہ دائرہ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حیط وافر
نقد و وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف احوال کہ قلمی بود بہ و ضوح انجی امید
بسیار غالی است۔ لیکن باید قبلہ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبت خاصہ
حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق است و پیچ کدام از ہذا مساوی ندارد و مباد
آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است
حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارت نمودند کہ نسبت درین سفر نصیب
شما شدہ است فوق آن نسبتہا است زیرا کہ حصول آن را از احوال مشتاق نہ فہمند
چہ کمال مشتاق طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرہ النفس است و خارج آن
قدیم گاہی ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ماوراء النفس و
آفاق دارد غ۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

این سیر بہ اقر بہیت تعلق دارد۔ ملاحظہ این معنی نمایند نمود۔ احوال بعضی
یاران کہ در کتابت مندرج بود بجز عن عانی رسانیدہ بکسین فرمودند۔ شجر ہا کہ
طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر پیش شما خواہد بود حاجت نیست۔
مکتوب صد و سیست و شصتم۔ نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از احوالات
بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات
خوش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن اذواق
داشواق بودہ۔ عبد الواحد کمار و اہرامت سر کہ انگوری و سیب ہی رسانیدند
و محبت و محبتی کہ بہ شما فی فہمدا مورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ حکم المردع مع من احب توان گفت کہ واقع و حاصل کتابت شمایہ نظر مبارک حضرت فیوم وقت مدظلہ العالی در آمد ہر بانی فرمودہ بدستخط خاص ہوا بش مع بشارت و اشارات قلمی فرمودند و سابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتہ مفصل فرستادہ شدہ ہست بحتمل کہ رسیدہ یا نشد۔ معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امیدوار باشند کہ اصنافہ کمالات از راہ محبت قائلین گردد۔ و تشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد بہر کیفیت یکان باری متوجہ این حدود گردند و السلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شہد الواحد کما زیادہ از یک مرتبہ نشستن طیر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ لکھنؤ ٹمٹہ است۔ سہ وقت کمال ہر روز نہ شد۔ و السلام۔

مکتوب سرد و بیست و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب ادکہ متضمن اسوالات بلند بودہ۔

الحمد للہ اولاد و اخرا۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن اسوالات بلند و معاملات از چہینہ بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ کتابت کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت در آمد وقت خواندن آن آثار انبساط و سرور بر روی مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ نتیجہ فوق ہم گشت قبل من قبل بلا علیہ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود اتقار جواب آن طرد بہت ظاہر در دوستہ روز غلب از

آن حدود درسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہاں ہے کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ
بزودی بہ بلدہ لاہور رسیدہ و از جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمود
متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رود بہر خواہد نوشت۔

مکتوب صد و سبت و ششم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف
معاملہ خلعت و مہربانی سید الکونین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ
محبوبیت و محبتیت تعلق بہ مرکز دارد و خلعت ناشی از محیط آن مرکز است۔

الحمد للہ و آخراً۔ برادر گرامی فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این
عاصی را مشتاق لقاء بہجت افرایے خویش بقدر فرمانید صحیفہ شریفہ کہ درین وقت
مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ
خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملہ عظیمہ خلعت مندرج بود نیک و مبارک
است حق سبحانہ بہرہ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت و مہربانی
سید المرسلین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است
امید است کہ از کمالات محیط و مرکز خط و افرایب گردد و محبتیت و محبوبیت تعلق بہ مرکز
دارند و خلعت ناشی از محیط مرکز است محبت و خصوصیت کہ لایب و قرب شما است در حق
شما حصول نسب مذکورہ مستور نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر شدہ
است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام با خوجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ
است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل
می خواہد کہ شما در سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فہما و الابدعای خیر یاد نمایند
ثانیاً آنکہ چون حضرت الشیخان را اذ امر و زور پای مبارک در دے حادث گشتہ۔

بجہت حصول جواب التماس نموده شد بلکہ رفتن شاہ جهان آباد بالفعل تا چند روز
موقوف می نماید۔

مکتوب صد و سیست و نهم۔ نیزہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل
بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

الحمد۔ امید کہ بہرہ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر اینچہ
از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ علی آتہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات
اکملہا در بارہ خود کہ مشاہدہ نموده اند کتمیل این اشفاق و لطافت از راہ حقیقت
او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد۔

حشتم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ بارانی را
مکتوب صد و سی اہم۔ نیزہ شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت
حقیقت صلوٰۃ بہ مشار الیہ۔

مجد عارف و نعمت اللہ در ولایت و عبد الواحد کہار کتابتہا را مع ہدایا
م رسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالیٰ بعد از
عید قربان ظاہر آنحضرت شان صورت پذیرد۔ درین روز ہا کار بار صحبت نبوی
دیگر بہت و کثرت از دحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان
بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جملہ لوازم بہت۔ دیر روز بعد از نماز ہر
بے خواست تہجہ بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بحال لطافت
و وسعت تمجیل شد۔ والقیب عند اللہ سبحانہ۔

مکتوب صدوسی و یکم: تیرہ شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و
الحاق بحقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذات مہبوب و در تحریریں بر استقامت
و از دیاد رابطہ معنویہ۔

لا الحمد للہ سبحانہ الحمد کہ آنچہ این عاصی از روی ظن و تخمین خود مصحوب میا
عطا اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمال بندہ نوازی تیر نگار
فرمودند از اقتدای صلوات کہ مقام معبودیت صرف است ایضا نصیب در حق شہادت ان
دادہ و از الحاق بہ حقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذات مہبوب کہ از راہ غارت قیوم
است ہم اشارت نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ با وجود بعضی ازین معاملات مشہود
می گردید۔ تخریج بہ حصول این دو امر جلیل القدر پیش این مسکین کردند ہر چند از لطف
آن عبارت معلوم است شکر خداوندی غر شانہ بجا آرند و در از دیاد استقامت بجا
کشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شہا
فرمودہ اند یاران دیگر را اگر در سالہا قلیلہ از اہمابہ دست افتد ہم ہزار مغتتم می دانند
و در حق شہا چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابر این سلسلہ رحمانیہ متعلق است۔
بہ حصول انجامیدہ۔ پس لازم کہ در از دیاد رابطہ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع
بقایا این مقامات بہرہ ور گردند۔ بعضی از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق
اند در خاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون در دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی است نمود
نتوانست نوشت بنابر ضرورت این چند کلمہ نامر لوط نوشتہ آمد۔ اما این قدر بدانند
کہ اگر درین روز ہا میرے بہ این حدود نمایند بغایت بر محل بہت شاید تا بعد بر سات
فرست نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چہین خواهند کرد۔

مکتوب حدودی و دوم - نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکاتیب او کہ از محبوبیت
مناسبت بہ حرف میم نوشتہ بود۔

صحائف گرامی کہ بہ تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیدہ خوش وقت ساختند
آنچہ از معاملات باطن مرقوم بود بہ وضوح انجا مید۔ امید کہ معنی محبوبیت بر وجه کمال
نہور نماید و اسرارے کہ تعلق بہ آن مقام دارند مفصلاً جلوہ فرمایند۔ از قریب مجیب
رابطہ معنوی شما قوی افتادہ است و قیقہ از دقایق را فرد نخواہند گذاشت۔ نوشتہ
بودند کہ مناسبت حرف میم را کہ از مقطعات است بہ محبت لقوری کند بلکہ ہمچنین است
چنانچہ رباعی حضرت ایشان مرقوم بہ آن ناطق است۔

مکتوب حدودی و سیدوم - نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از محبوبیت ذاتیہ
و حصول تعینات ثلثہ و یافتن مناسبت بہ حرف میم بہ ثبت و مزویت نوشتہ بود۔
الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین انصطفی بصحیفہ شریفہ برادر طریق فضل
آب میان محمد باقر کہ متضمن از ذائق و اشتواق خامہ بود صلاح آثار رحیم داد رسانیدہ
خوش وقت ساخت۔ آنچہ از حصول محبت محبوبیت ذاتیہ و بہرہ یافتن از محبوبیت صرف
کہ تعلق باطنی دارد نگارش یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ع
باکریان کار ہا و شوارنسیت

چہ عجیب اگر ادبجانہ از کمال فضل و احسان خویش بندہ را بہ بعضی امور خاصہ
تواند و محرم بارگاہ سازد۔ در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نیست بلکہ واقع
اما مثل من عاشی را چہ نسبت کہ ازین ماجر گفت و گو نماید مالالتراپ در باب الارباب
آن قدر در بحر عصیان فرو رفته است کہ از شرم و خسارت کہ لغت وقت دارد چہ اظهار

نماید که چہ قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار است امام مع ذلک حضرت قبلہ گاہی بعضے
اسرار غامضہ باوے در میان می آرند

لحل رحمة ربی حین یقسمہا قاتی علی جیب العصیان فی النعم
از حصول تعینات ثلاثہ و مناسبت بہ ہم مقطوعہ بحبہ بلکہ فہم کردن مرادیت
کہ مندرج بود بہ وضوح؛ انجا مید ذلک فضل اللہ یوتیہ من لیشاء واللہ ذو
الفضل العظیم معاملہ محبوبیت صرت کہ تعلق با خفی دارد و کذا لک مناسبت حرف
المیہ مقطوعہ بہ محبت و قتی کہ بہ قوت ظهور نماید کہ از شائبہ شک مبرا باشد در عینہ
بخدمت حضرت ایشان تو اہمند نوشت جواب کتابہماے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ
محبوب رحیم داد مرسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔
مکتوب صدوقی و چهارم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملہ
مقطعات نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر مرۃ بعد از شرفی از انکشاف حروف مقطعہ
می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من احب در کتابت اخیر از معاملہ
طاہر مقطوعہ مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم عرضداشت نمایند
لیکن حصول جواب این قسم اسرار لازم الاستتار بہ حضور محال غفلت است ازین قدر
ہست کہ عوالین شما در جنوریاران بہ سمع مبارک می شود و آثار نشانت برچہرہ
مبارک ہویدا می گردد و بہ خوش دقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدار می شویم
دیگر اگر حلقہ یاران اہل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم است در آمدن خود استعجال
نمایند و الا لا۔ ملاصیا والدین صاحب شاہزادہ دوبار آمدہ است یا نہ۔

کالاخان افغان سرگرم است یا نه۔ دیگر چه قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند
دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روز ہا پیدا شدہ مصححت شما چیست۔ حامل رقمہ
حقانی آگاہ ماموسی جوان صاحب احوال بہت مشتاق ملاقات شامی رسد باید کہ
از ملاقات زیادہ از سابق مخطوط شود۔ والسلام

مکتوب صدوسی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ نزول بعد صرت امر عظیم
است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد۔ و آنچه در مکتوبات واقع
است کہ گاہ باشد ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہین نزول بہت و بخواب آنچه
از مقطعات و محبوبیت نوشتہ بود۔

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند۔ اما
از نزول بعد صرت بے فراج اصناف گاہا شعارے نہ کردہ اند۔ باید کہ ملاحظہ
نمودہ قلمی نمایند۔ عدم صرت مقابل وجود صرت بہت علامت وصول بود و صرت
متحقق شدن نزول مذکور بہت چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر و وہمان قدر پیاپی تر
فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جلے کہ فرمود
اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ آمد و فرماید
بالجملہ فرود آمدن بہ نقطہ عدم و متحقق شدن بہ ظلمت صرت معاملہ عظیم بہت چنانچہ از حضرت
مجدد العت ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت
جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ ہول انجامید و آن نزول عبارت از نقطہ
عدم صرت بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است
و کتابت درین روز ہا رسید از انکشاف حروف مقطوعہ و معاملہ محبوبیت صرت

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اللّٰهُمَّ رُدِّ حضرت ایشان ہم چند کلمہ در جواب
عرائق شاقلی فرمودہ اند و حق بوار بہ این اسرار عالی در بارہ شما ثابت نمودہ امید
است کہ دخول میر شود این قدر را ہم کہ نوشتہ اند امر عظیم است و دو کلمہ در رقعہ شما
بہ دستخط خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب بزرگاشته شدہ بہ عمل در آورده اطلاع
بخشید برادر رحیم داد خان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ است ظاہر متعلق
نود سار دہ ماچہ در مشار الیہ بحق صفات یافتہ اند مطابق واقع است حضرت ایشان
فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مدارج شماست سلام می رساند بھائی اگلا
شیخ عیسیٰ بعضے فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواہد شد۔

مکتوب صدوی و ششم نیز بہ شیخ مذکور در تحریریں بر صحت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الحمد اولاد آنرا۔ برادر طرقت بہ بہت تشخص
کردن امر تحمل سیر این حدود لازم دانند۔ مبادا بہ ہون قدر قناعت نمودہ تکاپ
بدند کہ منافی طلب است۔ امور بحقیق این قسم امور و تشخص این نوع محالاً
بہ سہولت میر است فردا تا چہ رود ہد۔ هلك المستوفون شنیدہ باشند خوش گفت
لے دل بکوس دوست گزارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی
دائرہ بشارت ملاحظت درین روز ہا و سعتے پیدا کردہ ظاہر بہ بعضے یاران شرف
برسد۔ بالجلہ مانند سابق از ضیق برآمدہ درین طور وقت اگر برسند بحمل کہ معنی
محمل یعنی برسد۔ والسلام۔

مکتوب صدوی و ہفتم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن
تالچ و قہوہ از یک چشمہ نوشتہ بود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نہ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ
امرار و معارف عالیہ مشنون بود و رسیدہ سبب مہریت بے اندازہ گردید۔
بے وقت تو خوش گذشتا خوش کردی

آپچه نوشتہ بودید کہ خوردن تالیق و متبور از یک چشمہ متمثل می شود بلذایت عالی
است تامل طبع درین باب در کار است۔ ارتقاء تو ہم کلی از آثار آن است و درین
معاملہ اول ملاحظہ فرمایند از ان بہ امور دیگر مقید شوند حقیقت سرگرمی رفقا را نیک
معلوم نمایند کہ کدام یک سرگرم بہت کتابت شمایہ جمع مبارک رسانیدیم بہ خوش
دقتی استماع نمودند۔

مکتوب صدوی و ہشتم۔ نیزہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول
بے کیفیت و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آراء تحریر
بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما باصحا ف سادات
کرام در عین انتظار رسیدہ خوش وقت ساخت کہ بت شما سبب غبطہ جمعی عظیم
گردید کہ نوشتن آن مناسب نیست بحد انشاء سبحانہ کہ خاطر عاظم حضرت ایشان در
کمال انبساط ماند چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ مصدق امور مسطورہ نگارش
فرمودہ اند۔ آن را بشایرت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راه بعضی یاران برخاستہ
بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیلاً با بر امور صوت بہ حضور است۔ آپچه از دار است
بمنیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف پس عالی است لیکن
از تعب اسرارہ متشابہات امیدوار باشند۔ داگر فوق العین جی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نولسیان باشند۔ بالجملة در ارسال عارف تکامل
 نہ ورزند کہ سبب توهمات غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج
 طریقہ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم از بس کہ غیرت در نهاد این عاصی ممکن است خوش
 نمی آید کہ با وجود شیخ مادیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع
 آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة امید وارم کہ این نسبت
 کماحقہ ظهور نماید سلف در ترویج دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ
 ازین دل تنگ نہ شوند قاصد صبر! جمیل! نص قاطع است۔
 مکتوب صدوسی و نہم تیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شفاہا
 واقع شود مخصوص بحاسہ سمع نیست و بیان آنکہ نسبت خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا
 است و در تحریریں بر ترویج آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظهور اسرار مشافہہ متخیل گشتہ خلی
 مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسہ سمع نیست بلکہ
 بہ کلیت واقع می شود۔ دین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در ولینہ
 بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر از بس کہ خواہان کمال و تکمیل شماست نمی خواہد کہ
 دقیقہ از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شامی داند۔ اما
 از جهت بطور معاملہ ارشاد خاطر در یاد است امید کہ نورانیت ارشاد و ہدایت
 شما محاط علمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة شاید بتدریج ظهور فرماید
 از بس کہ نسبت خاصہ طریق احمدی غرابت دارد مردم از ان غافل اند ہمیشہ غیرت
 دامن گیر است این ناسخ نسبتہاے از منہ سابقہ است چنانکہ ظهور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس محاطان این نسبت واجب کہ اظہار
حق نمایند و کرمہمت را چست بر بندند و بے پروائی و بے دماغی را یک سودا رند
سر کہ عاشق شد اگر چہ نازنین عالم است تازکی زمید نہ آن را بار می باید کشید
مکتوب صد و چہلم - نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاححت از سائر انواع
محبوبیت مستثنی است و بیان آنکہ ابتدائے معاملہ محبوبیت از یاد این آن حضرت شد
و ما یناسب ذلک ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ لا الحمد مستغرق اسرار مقطعات مثبت سلسلہ
علیہ حمایہ بد امتد کہ سیر در غلبات اسرار ملاححت نظریہ شما افتاد بجلعت فخرہ
و زمین خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاححت از سائر انواع محبوبیت مستثنی است
کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات درین روز یاد
کس از اصحاب این فقرہ محبوبیت مشرف گشتہ اند ۔ ابتدائے معاملہ محبوبیت انوار
این ضعیف گشتہ ۔ و کس دیگر اصحاب این عاشق بنوید استسعاد یا فتند و دائرہ یقین
حی خیل و سعادت پیدا کردہ جماعت باین دولت ممتاز اند حاجی الحرمین الشریفین حاجی
محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شماست عنایت نامہ حضرت ایشان کہ بہ اتفاق در علم
محرم درآمدہ بہ باد شادی آرد چون نقاد صوفیہ بہت سواری فرستادہ طلب
نمودہ صحبت دارند ۔

مکتوب صد و چہل و یکم - نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ
فوق یقین حجتی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش در رسیدن معاملہ ارشاد
در کمال علو و بلودن مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریص بر آداب و ذکر ثمرہ از ان

و بیان بعضی عنایات کہ در شب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاهر شده و ذکر آن حضرت
خاص حضرت عروۃ الوثقی و ما یناسب ذلک ۔

نحمدہ و نصلیٰ - کمترین ملزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین یبر برادر
ارشد فضائل و کمالات و سنگاھ میاں محمد باقر بعد از سلام عافیت انجام می رسد
کہ اتوال فقرای این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہ سلا متکم
و استقامتکم و ترقی در جانتکم درین روزها عجائب کار و بار است و اسرار عالیہ
بمنصہ ظهور آرد۔ مواعله کہ فوق اقصین حی است و تا بحال مسدود بود و انقار یا شفا
امید است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین مواعله نیز سابق باشند
و اتوال طالبان این جانی کہ از اطراف و اکناف عالم جمع شده اند روز بروز ترقی
است چنانچہ چندے از یاران فقیر بہ ولایت احمدیہ مستعد یافته است و جماعہ بہ
لحق تحقیق الحقائق کہ کنایت از یقین حی است مشرف گشته بہ کمالات مرکز آن
تعین میبای و مفتخرند و طائفہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت کعبہ
ربانی شادمان و خورسند اند با لجمہ معاملہ ارشاد در کمال غلو است کار و بار سنین بہ
ساعات قرار یافته است و حضرت ایشان بہ یاران فقیر بغایت مهربانند خوش گفت
یک لحظہ عنایت تو اسے بندہ توار بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز
چون فیوض و برکات این طریقہ علیہ و البستہ بہ النکاح و اصطبار است ناچار
این قسم امور عانی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوند بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک
و تسلیم شان اعتباری است بہ النکاح و اصطبار کارے نہ دارند۔ لهذا
ذاتی الشیخ از لوازم ضروریہ این سلسلہ علیہ آمدہ و رعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

والقیاد بااد از مشراط و فرائض گشته۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
 در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آورده اند کہ ہما مکن در جلے نہ ایستد کہ
 سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد و بر مصلای او پائند و بہ طرودت خاصہ او
 استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول نہ نماید و بہ کسے سخن نہ گوید
 بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جلے کہ اوست پا دراز نہ کند بزاق
 دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش
 پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامہ خود
 کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر
 افتاد و دید کہ بہ غیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد
 کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نہائی۔ باید اندیشید ہر گاہ
 وسائل دنیاے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است و سائل وصول اللہ را بہ
 وجہ اتم خواہد بود یا بجلہ الطریق کلمہ ادب مثل مشہور است پیچ بے ادب بخدا
 نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی
 اللہ عنہ مہارت تمام است آچہ از ضروریات این راہ است بہ طالبان صادق
 رہمونی می نمودہ یا شد۔ در عرض حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ
 عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات ازان حضرت بہ بعضی فقر اظاہر گشتہ۔ در آن شب
 حضرت میا بخوبی فقیر فرمودند کہ خلعت کمل از جانب آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہایت
 شد و کذا لک شب عرض حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور الوارثیت
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطاق و عنایات از آنجناب متعالی و ہویدالودہ

حقایق آگاہ میان حسام الدین ملتانی پہلوئے فقیر بودہ بجاہل مبارک مشرت
گشتہ طاہر ساخت کہ از جناب سردری علیہ السلام دو خلعت عنایت شدیکے بہ حضرت
ایشان دیکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدہ کابل غریزے حضرت ایشان
بجواب دید و آن حضرت اور انیمہ تیر کے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمدہ آن
نیمہ در بیداری پیش خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت است ہر گاہ معاملات باطنیہ
از راہ محبت و رابطہ مجذب گردند بہ امور ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ
در بارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرت ایشان التماس خواہند نمود فقیر
بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگان
حضرت مورد جذبات قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و
اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطہ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔
مکتوب صد و چیل و دو کیم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہ دین
پناہ دشاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

ماداً و مصلیاً و مسلماً

آسودہ شبے باید و خوش مستابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے
برادر غریز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در عرض قبول
آوند۔ سرگذشت این جائے تعلق بہ مشافہہ دارد و مجلاً آنکہ بادشاہ دین پناہ شب
شنبہ کہ شب سوم این ماہ باشد بہ منزل فقر آمدہ از قسم الطعمہ بے تکلف از آنچہ
حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آمد
معاملہ بقا را بہ وضوح تمام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبداء یقین خود را صفت علم

یافتہ وسعت در لطیفه اخفی و مناسبت بآن و از حقوق صفات به اصل از مدتے ظاہر
می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد اعظم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقہ علیہ
مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند است از ذکر لطائف و ذکر سلطانی و وسعت در قلب
نشان می دهد بادشاہ انوار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران است
بالجملہ ترویج طریقہ علیہ امید است کہ موافق خواہش مخلصان بنظر آید چون این سلسلہ
آن برادر است اجر عظیم بہ شما عاید است۔ سیادت مآب میران سید فیض اللہ از خبر نیات
این حقانی اطلاع تام دارد تفصیل را بہ مراسلات احوال کہ کردہ بہ اختصار اتفاق افتادہ
و چند بار ذکر خبر شما بادشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب
سکرے دارد و انتقلے در صحبت او متحقق است۔ کتابت شمارا بہ شوق تمام مطالعہ
نمودند و گفتند کہ بہ صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر بر اسے جواب بجد است و عہدہ
کردہ اند امید است کہ عنقریب بکھول انجامد۔ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و
مولوی میان ابوالقاسم بکھنور بادشاہ مذکور شد پرسید کہ والد شیخ ہم شغل گرفتہ اند
گفتم آری خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن بہ مرہند ہم بسیار دارند بختا در خان
درین باب خیلے جنبد شرح این در کتابتہا و میران سید فیض اللہ بہت فقیر از محبت
و دل سوزی مشارالہ خیلے مخطوط است۔

مکتوب صد و ہیل و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت الشاہ
کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تقدیر نمودن آنحضرت احوالات مرقومہ۔
برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر ازین درویش دل ریش
محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش

دانتند۔ دیر روز کہ روز شنبہ بود داخل الارشاد حضرت مرہند گشتہ بہ سعادت قد مبوسی
 حضرت جیو استسعاد یافت لبتہ سبحانہ کہ نسبت بہ سابق خیلہ در مرض آنحضرت
 تخفیف راہ یافتہ بحسب حصول جواب عنائض مکرر عرض نموده شد فرمودند کہ پیش از
 خود قوت تحریر نبوده۔ اما درین روز ہا کہ روبرو بہ قوت بہت بعد از چند روز بہ مشیت
 سبحانہ ملیر خواہد گشت دیگر عنائض شما ہر وقت کہ در خدمت حضرت ایشان می
 رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شمار بسیار می فرمودند
 خصوصاً امروز فقیر یک کتابت شمارا بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند
 بہ بعضی یاران رو آورده عنایتا در حق شما نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گوئیالہ قدی
 نمودند صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سفر شاہ جہان آباد ہمراہ بود
 چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہا کثیرہ با او داشتہ شود۔ بحسب شامی رسد
 توجہات بلیغہ را در حق او مرغی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانستہ و السلام
 مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ
 نموده بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان
 و تجمل او۔ لہ الحمد
 رواق منظر چشم من آستانہ لست کرم نماؤ فردا آئی کہ خانہ خانہ لست
 لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نموده شد طرفہ شانے و تجمل ظاہر شد امید بہت کہ
 دشت و صحراے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

مکتوب صد و پیل و پنجم - نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود اشارہ بہ حصول الزاۃ حقیقت الف و ذکر بشارت ملاحظت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عینی ملتانی رسید و مکاتیب شمار نمایند آنچه نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینیہ خود صند و قیہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و معارف است حقیقت آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن صند و قیہ مطلوبہ اسرار و تشاہبات و مقطعات باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز نوشتہ بودند کہ روزی مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشا مرقوم است می کردند از الزاۃ حقیقت الف بر باطن تافت بہین قسم این فقر را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و آنچه از غلبہ نسبت ملاحظت با خلعت مرصع بجاہر غریبہ دریزہاے عواقبت مندرج بود عوام گردید بہرہ ملاحظت در حق شاہزاد علم این حقیر خود متحقق است اما از قسم تروت علی یقین حاکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و پیل و ششم - نیز بہ شیخ مذکور در ظهور نمودن حقیقت حضرت جبریلؑ و یافتن اتحاد الحاق بہ آن حقیقت علیہا۔

الواہر اشاد و ہدایت بہ اندازہ قرب کمال شامل حال خاص و عام یاد صالفت گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال ابو بہ بدو قوع آمد باشد عفو خواہند فرمود العذ عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی پیش می آیند فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفی علی جنابکم البتہ لیکن از راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان بن خویش دانند و عہ نہیں پڑھا سکا

مایدون را ننگریم و قال را مایدون را ننگریم و حال را
دیگر از ظهور نمودن حقیقت حیرل علی ابنینا و علیه السلام و الحاق و اتحادیان
به شما معلوم نموده بود الا آن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید و غیر مکرر
است اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت
است قال تعالی سَكَشَدُ عَصْدُكَ بِأَخِيكَ. دیگر آنچه از لوائح جدیده رود بد
نویسان باشند. و السلام.

مکتوب صد و چهل و هفتم - نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص
که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و
عاجز در جمیع صفاتی -

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقائے خویش دانند
سوائی که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متغیر این مسکین در آمده اظهار التماس
می نویسید بگوشت نشوند. روزی این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبی
رو نمود. می بیند که یک کتاب بے مغنی خوش خطی که چیزهای بسیار در آنجا نوشته
اند بمن عنایت شد. چون از میان یک جارا کشادم ابتدای صحیفه بسم الله الرحمن الرحیم
بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون است بخصائصی که در آخرت
بتو عطا فرموده اند و بعد از آن چون به افاقت آدم متوجهم شد که این عطیات
که در آن کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف
ثانی را در خواب از حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم عنایت شده بود در جلد
ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود. دیگر آن که حقیقت خود را بر رخ یافت

میان مرتبه و خوب و عالم امکان و چنان متخیل شد که این حقیقت حاصل و حاضر است
در جمیع حقایق و الغیب عند اللہ سبحانہ آنچه شمار از بعضی معاملات فقیری گفتید و نوشته
راید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چهل و هشتم۔ نیز به شیخ مذکور در بیان بعضی اسرار و معارف
خاصه و یافتن مناسبت به صفت رحمت و شرح احوال بادشاه دین پناه۔

حامداً و مصلیاً۔ ازین گرفتار ظاہر و باطن بجناب آن ارشاد پناہی سلام
سلامت انجام برسد صحائف شریفه بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را به
سبب از و حام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دهد معذوری داشته باشند بکرم
اللہ سبحانہ درین روزها به طفیل حضرت پیر و ستگیر طرفه اسرار و معارف جلوه می دهند
و مناسبت تام به صفت رحمت با خودی نمود امیدوار است که نصیب از حقیقت های
بمشتیہ جستنی که اختصاص به حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیب وافر حاصل روزگار گردد
بمشتیہ سبحانہ متعاقب تفصیل بعضی معارف تازه خواهند نوشت با عقل فرصت
مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاه دین پناه بحقوق شما معترف اند و به خوش وقتی
مذکور شمای نمایند و اظهار اخلاص می کنند چنانچه سه توله عطر اظهار اللہیۃ بجناب شما
هدیه فرستاده اند محبوب رحیم داد افغان فرستاده شد لیلہ سبحانہ الحمد کہ معامله
باطنی ایشان در ترقی است معامله فنا را خوب می فهمند و از وسعت لطیفه خیل
می فرمایند۔ درین سفر آثار صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچه خیل را به پناہ خود
به صیحت سکوت می رسند و مدتی نشینند لعنہ اللہ سبحانہ زمین حکامی و بر خلق
که بنده نموده بودند ببادشاه ظاہر ساخته خلاص کنانیده شد و حکم شد که چون از

حضرت میرزا محمد معاف شده از جمیع ممالک محروسه واکذارند۔
مکتوب صد و چهل و نهم۔ بہ حقایق آگاہ حاجی محمد یوسف کولانی در جواب مکتوب
 او کہ از الوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بخشیدہ فلور الوار و برکات لیلۃ القدر
 و حضور در اول شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایات سبحانی است اللهم زد
 فرد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر واقعہ عالمی کہ شب بخت و مفتاح
 رمضان دیدہ۔

لہ الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانندہ واقعہ عالمی کہ شب بخت و مفتاح
 بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذات معنویہ بخشیدہ از بزرگی آن۔
 این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمت عظمی بجا آرند۔ والسلام
مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مونی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن
 مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہ۔ آنچه از سوارخ جدیدہ کہ در شترہ متبرکہ کہ رودادہ بود قلمی نمودہ
 بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او
 ادنی و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان چه عجیب و بلاد من من کاس
 الکرام نصیب بہین استین آنچه رود ہذا از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ
 سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و دوم۔ نیز بجائی مذکور در تحریریں بر طلب حق جل شانہ۔

بامہ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند
کتابت آن برادر مرہ بعد از خجاری رسید بر حقیقت سرگزشت اطلاع حاصل شد چون
سلطان جو بلور و رغبت خود ز خدمت نموده اند بدارالارشاد بیامند و چیزے در
طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہر چند نشانی از ان بے نشان پیدا نیست بارے
در شریک غم بحران باشند۔ خوش گفت

سہیل بیل اگر بامنت بریاری بہت کہ مادوغاش زاریم و کارمازارسیت
مکتوب صد و پنجاه و سی و سوم۔ نیز بمشارالہ در غزوات کہ ازوے بطور
آمدہ بود در تحریریں بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجہ جمع دارند۔
وزلات و تقصیرات از محبان صادق معفو بہت علی الخصوص از مثل شمانی این قدر
ہم کہ بہ وجود آید خالی از حکمت نہ خواہد بود فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة بشیر
در حق شفاعت اہل بیت و فرزندان موثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت بخورد
و کلان فقیر زادہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ
شمارند قل لا اسئدکم علیہ اجر الا المودۃ فی القربی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و چہارم۔ بہ خواجہ عبداللہ کولابی در جواب مکتوب۔
الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبداللہ بہ استقامت باشند

ظہر حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ و ضووح انجامید۔
اوسبحانہ پر توے ازین مقام عالی نصیب وقت کنادع با کریم کار ہاد شوارنسیت۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و نهم - به بنی عرب خاتم رومی در بیان آنکه لطافت
خمس عالم امر اسرار الهی اند و هر کدام آنها زیر قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم
علیهم الصلوٰۃ والتسلیمات -

مشفقہ مہربان من بعضی معارف عالی بتحریر آورده می شود بگوش ہوش
استماع نمایند لطافت خمس عالم امر قلب روح و سر و خنی داخلی کہ مواضع ہر کدام
آنها در صدر الشان مقرر است خزان اسرار الهی اند غر شانہ و منظر تجلیات ذاتی
وصفاقی و افعالی - و نیز ہر کدام آنها زیر قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم علی نبینا
و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام در روح
زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح است علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ
علیہ السلام و خنی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام و داخلی از زیر قدم حضرت خاتم الانبیا
سید المرسلین علیہ و علی اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و ہو
این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شان خاص است انساب بن لطافت
بدان بزرگواران مقرر گشت تا کہ ام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانہ
عالم امر ممتاز گردد و این کار دولت بہت کنون تا کرادہند - و السلام
مکتوب صد و پنجاه و ششم - ارسل انی محمد و م آدم التتہوی
فی جواب مکاتیبہ المشتملہ علی ترویج الطریقہ -

باسمہ سبحانہ - محمد و منا السلام علیکم المستول منه سبحانه
سلامتکم و استقامتکم و بعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملہ علی
ترویج هذه الطریقہ العلیہ کثیرا ما یصل و بسبب بعد المسافہ

یَقَعُ مِنْهُ تَقْصِيرٌ وَتَأْخِيرٌ فِي إِسْأَالِ الْأَجُوبَةِ فَالْمَرْجُوعُ أَخْلَاقُكُمْ أَنْ تَعْزِدُوا
مَعْرُوعًا وَالْعِزْدُ عِنْدَ كَرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ. ثُمَّ الْإِخْلَاقُ الصَّالِحُ السَّالِكُ الطَّرِيقَةَ
أَهْلُ اللَّهِ الشَّيْخُ النَّسَاقَامُ فِي صَحْبَتِنَا مَدَّةً وَحَصَلَ لَهُ قَرِيبَاتٌ عَظِيمَةٌ
وَأَخَذَ حِظًا وَافِرًا فَطَوَّبِي لَهُ وَالْبَشَوِي. وَالسَّلَامُ.

مکتوب صد و پنجاه و نهم. به خان سعادت نشان محترم خان در تحریر
بر محبت و محبت واسطه و نکوشش جماعت که محبت و محبت واسطه را مفرمی داشتند
و احوال که بران مرتب شود استدرج می انکار و توصیف جماعت که محبت و محبت
واسطه را عین محبت و محبت حضرت ایشان پیدا شده لوازم هر دو معین بجا آورند
و بر بشارت عالیہ مشرف گشت در رفع سوء ظن بعض یاران و مایه ناسب دالک.

مقبول فقرای باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلایق سلام عافیت
انجام در معرض قبول آرند. فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامه مشتمل بر بشارت
محبت که ثمره محبت ذاتیه است می آرند بمطالعہ آن استسعاد خواهند یافت.
از دیاد محبت بر بعضی یاران نه تصور سیبها دار و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت
وسیلہ است که به سفارت آن به این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اند چه محبت و محبت
به آن مقدمه محبت و محبت به آن حضرت است پس هر چند وجوہ متناہست بواسطہ
فیض بیشتر بهره در گرد و در بشارت مقامات از ہمہ پیش قدم نهند. چون حضرت
حق سبحانہ شمارا به این عاصی محبت خاص کرامت فرموده است و شکر آن بجا آورده
در از دیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارت محبت
آن حضرت از دیگران سابق باشند جماعت درین روزها بعد از حصول بشارت پیدا

شدہ اند کہ میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما یغنی بجا نمی آرند بلکه
 محبت و معیت واسطه را مقرومانع وصول بمطلوب دانسته احوالے کہ بہ این معیت
 مترتب شوند استدرراج می دانند یعنی دانند کہ این سورا دلب منجر بکجا می شود و نعم این
 کوتاہ اندیشیان حضرت الشیطان در میان تسوید اب شیطانی و عنایات الہی جل ثنا
 فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند ہذا ہم اللہ سبحانہ سوا الصراط
 بہ این اعتقاد این جماعت این ہمہ جماع شیطانی باشد گاہے حضرت الشیطان بجمہ
 فرید استقامت بعضے لصادح بیار ان می فرمودند مقصود از ان از دیاد استقامت
 است نہ نفی احوال مطلقا کما قال تعالی خطابا لمحبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فَاسْتَقِمْ کَمَا أُمِّرْتَ وَ مَن قَابَ مَعَكَ اِمْرًا بِاِستقامت استقبال منافی
 استقامت حال نیست از کوتاہ اندیشی بہ ظن فاسد خود رسوخ و محبت واسطه را برین
 از دیگران فہیدہ اند بلکه این بتری از دلالت واسطه می دانند کَبُوتُ کَلِمَةٍ مَّخْرُجٌ
 مِّنْ اَوْاھِرِهِمْ اِنْ یَقُولُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعہ از
 ضرورت بہت قایاک و صحبتہم وایاک و عجالستہم وایاک درویتہم
 صحبت داشتن بہ این جماعہ مفاسد بسیار دارد و ہر گاہ بہ ادنی مسلمانے سوزن
 بجز نیست غلیف کہ عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اسے عزیز این فقیر از ایام صغر من آرند
 آن بودم کہ خصائص و مزایای طریق احمدی بر منصفہ ظهور آیند حضرت سبحانہ از کمال
 فضل خویش متمناے این عہی عطا نمود بعضے امور کہ مرستہ بودند از راہ فقیر ظاہر
 شدند۔ ازین سبب امید وارم کہ در محبت و معیت حضرت الشیطان ممتاز باشم
 و چون راہ محبت خاصہ حضرت الشیطان بغایت مشکل بودہ جماعہ کہ در محبت آن

حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جایافتند و ہر چند لوازم این معیت را کمای منعی بجا آوردند در ان معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است بر این مدعی معاملہ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر کی از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان باشند و در معیت ممتاز باشند حدیث فمن احبهم فنجبہ فنجبہ من البغضہم فیغنیہم البغضہم مؤید این معنی است۔ آری از شخصہ کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت ہیئتہ ہاجرت نمودن بہ او محض بر اسے ندامت او مستحسن است بعضی روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یمہجر اخلا فوق ثلاثہ ایام لذنوب او تکتب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لے این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بہر بے سرائحائے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمع محبت ذاتی را بہ حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطہ را مفرانکاشتند و گروہے این محبت را مقدمہ آن محبت دانستہ و راہ اقرب و صول محبت آن حضرت ہمیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لایزم از ان معیت کہ اغنائے ذاتی بعالم دارد چہاں برداشتند طالبہ ادلی از راہ غیرت غیبتہ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعۃ را بہ امور ناشائستہ نہا دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاصلوا ضاعوا فاصنعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرد کجھرت ایشان معنی است و ما طالب بشارت نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارت آن دار سببے شک محبت حضرت ایشان معنی است اما راہ و صول بہ این محبت نادر است مگر از راہ جزئی کہ یکے از جزئیات آن کلی است فاذا لحق حقیقۃ احد بذالك الجزئی اتی ذلک الکلی

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ نمی بود لفتین کہ داخل مضار می بود و لیس فلیس
 همین واسطہ است کہ اسرار بے چونی را بہ چونی می رساند چہ ذات حضرت ایشان
 نصیب از بے چونی دارد کہ ایا را سے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون
 این دور از کار خود را در محبت سگان آن در گاہ راسخ دید بہ نیت رواج خدا نصیب
 طریقہ علیہ راہ نشست و خواست بیاران اعدا نشود۔ اگر این مذموم می بود دیگران
 بر اے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت ایشان ہرگز تحسین احوال جلساء این حقیر نمی
 فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یار را سے کہ از اتحاد واسطہ بے نصیب اند سالما است کہ
 در خالقہ افتادہ اند نہ از محبت و محبت خبری دارند و نہ از احوال و مقامات اثر
 اتحاد واسطہ کمال مرضی آن حضرت نسبت در آنچه مرضی آن حضرت نباشد بہ طریق ادب
 مرضی این عالمی نہ خواہد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی در نہ سخن بسیار است
 بر اے دفع سو وطن بعضی یاران این ہمہ تطول نمود۔ والسلام
 مکتوب صد و پنجاہ و ہشتم۔ یہ خان سعادت نشان محترم خان در تحریر
 بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصاد بر طلب آخرت و ذکر اختلاف دران
 و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت بہت و رجوع و
 مہبوط بدنی و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
 قال الامام فخر الدين الرازي في تفسير هذه الآية قرآن الذين يدعون
 الله فریقان احدہما ان یکون دعائهم مقصوداً علی طلب الدنیا والثانی

الذين يجمعون في الدين طلب الدنيا وطلب الآخرة وقد كان في التقسيم قسم ثالث وهو من يكون دعائه مقصودا على طلب الآخرة واختلفوا في ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالأكثر على انه غير مشروع وذلك لان الانسان خلق محتاجا ضعيفا لا طاقة له بالام الدنيا ولا بمشاق الآخرة فالاولى له ان يستعذب به من كل شئ في الدنيا والآخرة روى الاتصال في تفسيره عن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل يعودده وقد انهكه المرض فقال ما كنت تدعو الله قال كنت اقول اللهم ما كنت تعافيني في الآخرة فمجلتي في الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله انك لا تطيق ذلك الا قلت ربنا آتينا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقناعه اب التار قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم له فشفى واعلم انه سبحانه لو سلط الالم على عرق واحد على البدن اذ على منبت شعر واحد ليشوش الانسان فصار محروما بسببه عن طاعة الله وعن الاشتغال بذكر الله فمن الذي يستغنى عن امداد رحمة الله في دنياه وعقباه فثبت ان الاعتقاد في الدعاء على طلب الآخرة غير جائز ثم كلامه وما جاء في الحديث الصحيح لاحد الا على اثنين رجل اتاه الله الكتاب وقام به اثناء الليل والنهار ورجل اعطاه الله المال فهو متصدق به اثناء الليل والنهار مؤيد كلام الرازي - ان تحقيق موافق كمال انبياء است عليهم الصلوة والتسليمات بعد از قرن صحابه حضرت محمد دالت ثانی از را

در امت و تعبت باین کمال ہستند شدند کما لا یخفی علی المتبع فی کلامہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرۃ را مذموم دانستند
 بہ طلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت
 است در رجوع و مہیو ط نمودن بدنی و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است نشان بہنما
 در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود پختہ کند شیشہ ما
 ہم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد دزد اکثرے حال ادنی شریعت و غریزہ است و نزد
 اقل قلیل حال ثانیہ محبوب مرغوب ع۔ گر بگویم شرح این بید شود۔

این کمال علی وجہ الاتم در حضرت ہمدی موعود ظهور خواہد نمود و نسبت
 حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیت سبحانہ جلوه خواہد کرد اللہم ثبتنا علی محبتہم
 و جنتنا عن مخالفتہم بد لہ ظاہر و باطن امتنا و مقصد خیر خواہان و ہوا خواہان
 آن است کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظهور نماید و ظاہر و باطن ایشان را
 فرو گیرد۔ ع با کریمان کار ہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود و در دنیا
 و آخرۃ مقبول خواہد و عوام گردند آمین آمین آمین

یار باین آرزوے من چہ خوش بہت تو برین آرزو مرا برسان!
 خیریت دارین آن مشفق چون مد نظر است و اختصار بریکے از قصور بنا بران سخن
 طولانی می گردد معذوری داشتہ باشند امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در بشر
 ممکن الحصول و الوقوع باشد بالیشان مفوض گردد۔ درین آرزو ہا و دعا ہا اختیار از
 دست رفتہ بہت دہے خواہد است از ہمیم القلب سر برمی زند قابلیت و استعداد

آن جناب کہ در حضور حضرت عودۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستحسن شدہ علاوہ ازین
آرزو ہوا امید ہاست بالجملہ

خط خبر و لب لعل و رخ زیباداری آنچه خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری
زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطری گردد۔ و اسلام علیکم و علی من ذلکیم
در بارہ حقانیت آگاہ ملا ابوالقاسم چہ نویسند کہ مشمول عنایات و انطاف است
فقیر زاد ہا خورد و کلان با جمعہم سلام می رسانند۔ انوی میان عبد اللطیف نیز برادر
دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرات می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید حضور اعمالی و بیان آنکہ
در حقوق الہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل
ایذا و خلق و بیان آنکہ عتاب اعتراض شیخ را بہبود نمود و ماند و از اغماض و گذشت
او ہر اسان بود و مایہ مناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچه نوشتہ بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت
باین عیوب این دُور از کار مقصود بہت غایۃ عافی الباب چون جمع می نمایند کہ
باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بتایران گاہ کلمات غضب امیر بزبان آوردہ می
شود اگر چنین نکنند مبادا داخل زمرہ مدہانتان گردد و شیخ کہ موافق مرید از زندگی
نماید فردا از عمدہ جواب چگونہ خواہد بر آمد۔ آری حق تعالی کہ عاید باین جانب است
بہ مقتضای تخلق و اخلاق اللہ عفو و صفحہ را می شاید۔ اما در حقوق الہی عرشا
و الامر و منای شریعہ گذشت نمودن و سکوت در زیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمود
آن روز کہ در میان صوفیان بقارنہ گذرد آن را خیر نہ دانند۔ و بقار صافیہ عبارت

از کن مکن هست علی الخصوص ظلم و تعدی و امضای غصب و عدم تحمل ایذا و خلق از
 عظم صفات ذمیه است۔ در ویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است
 اصل مخاطب جماعہ اند کہ بہ این صفات موصوف اند و کسی کہ ازین صفات محفوظ
 است از بحث خارج است، الاعلیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفتہ اند
 ہر چند کہ مطمئنہ گردد ہرگز صفات خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید است کہ بہ جمعیت خاطر
 ہر گرم کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند فانہا فوق الکرامۃ طالب
 صادق را باید کہ در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود
 و تربیت داند و از اغماض بخود و در گذشت کردن ہر اسان باشد و بر تعاف
 بے پروائی شیخ حمل نماید با جملہ جلال و جمال را مساوی انکار و بیلکہ از جلال حظ
 گیرد و نہ آن کہ فرار نماید و ہذا حال المحب الصادق و الہو سان از حیثہ اعتبار
 خارج اند عد مہم اولیٰ من وجود ہم۔

مکتوب بعد و ششم۔ تیرہ مشار الیہ در ذکر اجر لغریت و تحریر بر تقلید
 حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ہوالحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبة

فیما کسبت ایدیکم۔

من از تو روئے نہ بچم گرم بی ازاری کہ خوش بود ز غریبان تحمل و خواری
 مکتوب مرغوب رسید غرا این مصیبت عظیم نمودہ بود ند جزاکم اللہ سبحانہ
 خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فله مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر باے پریشان گشت دیگر خاطر
برایے این همه که پیش آمده بغایت نگران می باشد و توجه خاص درین باب معروف
امید که مقهوری اعدای وقت لصبی باد بزدی خیر فتح و نصرت بر نگارند. دیگر
در کلی و جزئی و حقیر و فقیر راه تقلید حضرت مجدد الف ثانی را راضی الله تعالی عنه از
دست نباید داد. و کلیه که ایشان قرار داده اند بجان و دل قبول باید نمود و خطا
مکتوب صدر و منقذت و حکیم. به سلطان وقت در بیان آنچه فتنای لطیفه
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبه و سکوت بر عبادت نافذ و
ذکر خصائص طریقه بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشره بر ارباب غزله و بیان آنکه
استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکه مقصود از سیر
و سلوک امری جز شریعت نیست. و آنچه از بعضی اولیا امورے که بظاہر شریعت
مخالفت اند صادر شده محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ احقر
خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ
کہ عبارت از فتنای قلب است مشرف می شود اشوع از الوار قدم پیوستہ بر قلب و
متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کما ینبغي آن تجلی را کہ کنایہ
از تجلی فعل اوست سبحانہ درک خواهد نمود۔ و اگر علم اجمالی لصبی وقت اوست
بہ حضور و التذاذ کہ اثر آن تجلی است مخطوط خواهد بود بعد از ان بہ محض فصل درین
ہنگام بہ تجلی صفات استسعاد خواهد یافت۔ و سیزہ او بہ الوار قدس منشرح خواهد
گردید بعد ازین امر او اندو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج و الغرۃ عن الخلق

لِاجْلِ الْأَعْرَاضِ عَنِ الْأَغْيَارِ أَوْ الْهَبْوَطِ وَالرَّجُوعِ إِلَى الْخَلْقِ لِاجْلِ التَّكْمِيلِ
وَالْإِرْشَادِ فَالْأَوَّلُ مِنْ أَهْلِ الْغُرْلَةِ وَالْخَلْوَةِ وَالثَّانِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَشْرَةِ
وَالْجَلْوَةِ. عَدَمُ اخْتِلَاطٍ وَفَرَارٍ مِنْ خَلْقٍ مُنَاسِبٍ حَالِ طَائِفَةٍ أَوَّلِيَّ اسْتِ وَآمِنَةٍ بِوَدُنِ
مَلَأْتُمْ حَالِ طَائِفَةٍ ثَانِي. حَالِ طَائِفَةٍ أَوَّلِيَّ ضَعِيفَةٍ بِهَيْتٍ وَحَالِ طَائِفَةٍ ثَانِي قَوِيٍّ
لَعَدَمِ حِجَابِهِمْ عَنْ شَهْرِهِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ لِبَشَرِهِ الْعَالَمِ وَالْإِخْلَاطِ بِهِمْ فَلَا يُقَاسُ
بِحَالِ أَحَدٍ هُمَا عَلَى الْآخَرِ دَرِئَةٌ كَرِيمَةٍ أَوْ مَنْ كَانَ قَبِيحًا فَاحْشِيْنَهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا
يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَوَيْلٍ أَسْأَرَهُ بِهَرْدٍ وَفَرَقٍ اسْتِ. وَإِنْ هَرْدٍ وَتَحَلَّى كَمَا مَذْكَورٌ مَشْدَنْدٌ
بِهِ لَطِيفُهُ قَلْبٌ رُوحٌ تَعْلُقُ دَارُهُ وَمَعَالِمُهُ لَطِيفُهُ اخْفَى مَرْبُوطُهُ بِتَحَلَّى ذَاتِ هَيْتٍ وَلَطِيفُهُ مَر
شِيُونَ وَاعْتِبَارَاتٍ مُنَاسِبَةٍ دَارُهُ وَلَطِيفُهُ اخْفَى بِصِفَاتٍ سَلْبِيَةٍ تَنْزِيهِِيَّةٍ. وَاعْلَافُ
لَطَافٍ لَطِيفُهُ اخْفَى اسْتِ لَكُونُهُ تَحْتَ قَدَمِ بَنِيَانِ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنْ
الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَمِنْ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا كَمَا أَنَّ الْقَلْبَ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا إِدَمَ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالرُّوحَ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلٍ وَسَيِّدِنَا نُوحٍ
عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ وَالسَّرُّ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ
السَّلَامُ وَالْخَفَى تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. لَيْتَ سَجَانَهُ الْحَمْدُ
أَسْخَرَتْ عَلَى قَدَرِ اسْتِعْدَادِهِ وَوَعَلَى سَبِيلِ الْإِحْمَالِ دَالِ الْإِعْكَاسِ حَلَقَةٍ فَرَاكَرْتَهُ أُنْدَ جَنَانِي
بَشَارَتِ قَلْبٍ لِحُوقِ صِفَاتٍ بِأَصْلٍ وَمُنَاسِبَةٍ بِلَطِيفِهِ اخْفَى دَقْدَقِ مَحْرَمِ حَضْرَتِ
الْيَشَانِ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ دَرَامِدُهُ وَازْمَحْسُوسِ مَشْدَنْدِ قَدَمِ أَسْخَرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ
السَّلَامُ بِشَيْءٍ إِنْ أَحْقَرَ أَظْهَرَ مَمْنُونَهُ بِوَدُنِهِ. وَالْيَشَانُ دَرِينِ دَوْبِي اسْتِيلَاةٍ حَضْرَةٍ دَرَامِكِ
غَفَلَتِ كَمَا أَزْقُوتُ لِنَسَبِ شَعْرِ هَيْتٍ بَارِهَامِي فَرَمُودَنْدِ. بِالْجَلَّةِ إِنْ أَحْقَرَ دَرَانِي لَازِمُهُ خَيْرُ غَوَا

است خود را مقصر نہ دانستہ و خواہان بیش از پیش است بر اسے دو مطلب یکے آن کہ حق سبحانہ شمار داخل مقربان خود کردہ است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبیینہ سیدنا و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هذا من اعظم عنايۃ لقائے اگر نظریہ این مطلب دومی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ و سکوت می پرداختہ باشند مستحسن بلکہ ضرور است و گنجایشی دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔ و طالب ترقیات باشند و لمحہ بے این فکر بسر نہ برند و ہمت را بران گمارند کہ از صورت شرعی گذشتہ بہ حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ولایت ملا را علی است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و از گذشتہ آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است بعد از ان حقایق ثلاثہ کہ عبارت از حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ باشد منکشف می گردند و فوق آنها معاملہ غلت و اسرار محبوبیت جلوه می فرمایند و بعضی از محبوبان اسرار لازم الاستتار کہ تعلق بہ حروف مقطعات دارند در میان می آرند و صورت شرعی و حقیقت آن ہم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر و سلوک آن است کہ معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ و آنچه از بعضی اولیا را اللہ بعضی امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اندھا در شدہ اند کمسئلۃ التوحید الوجودی و غیر ہا بر ابتدا و وسط حال فرود باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقت شریعت اصلا مخالفت نیست و ہذا مواہب اللہی ذکر ہا قد اختصہا اللہ

سبحانه بالامام الرقابی المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیانم بر
 عرض حال خود معلوم فرمایند کہ مطلب اہم ما ازین آشنائی کہ بخدمت شماست و دخیر
 است یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندی کما در ذ فضلہ فی الحدیث
 النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و دویم ترویج سنت
 و توبین اہل بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت و فی الطت سلاطین محال است حمد اللہ
 سبحانہ کہ گفتہ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد
 ما امیتت فلہ اجر مائۃ شہید اہل غرلت اگر مراد سال ریاضت و مجاہدہ پیش کنند
 بہ عشر عشر آن امر جلیل القدر بنی رسند کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از
 نقوس متبرکہ است و سالہا در صحبت گذرانیدہ و مراتب نہا لہی کہ حضرت مجدد الف
 ثانی بہ آن ممتازند از اکثر خطے وافر گرفتہ و مصداق این معنی آنکہ ہر گاہ مشارانیہ بہ مقام
 ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانتن خود اعتماد نہ داشتہ مونی الیہ را
 بہ خدمت حضرت ایشان ہمراہ گرفتہ می برد تا زمانے کہ متوجہ شدہ بشارت حصول
 مقامے کہ در تحیل فقیر آمدہ بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملہ ایشان بہ کمال و
 تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ انا کہ خود را بہ آن تعبیر می نمایم بر زبان نہ گو
 می افتد و ہذا یدل علی کمال الاتحاد .

مکتوب صد و شصت و دویم . بہ اخوند شاہ مراد در بیان آنکہ ملاقات

سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است .

حقائق آگاہ اخوی ملا شاہ محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند
 و از یاد خود غافل نہ دانند و بہ دعای ظہر الغیب مدد و معاون باشند خصوصیتے کہ شماست

امید که دقیقه از دقائق را فرو نه گذارد و فطوبی لکم و بشوی جواب مفصل به مشیت سبحانه
 متعاقب خواهد نوشت. دیگر اخوی میان عبد اللطیف بارها نوشتند که ذکر خیر شما چند مرتبه
 پیش پادشاه دین پناه در میان آمد و شمارا ازین معنی آگاه ساختند. عجب که شما با این
 خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتقاء بدعت و ترویج سنت می توان سلطان دید
 الحیو فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایامے از طرف پادشاه واقع شود و شوق
 دیدن شما ظاهر نمایند بلا توقف امتثال نمایند والسلام علیکم وعلی من لدیکم.
 مکتوب عدد و شخصیت و سوکیم. نیز بہ اخوند مذکور در بیان استغناء از فقراء
 زیباست.

ارشاد آبی کمالات دستگاہی اخوند ملا شاه محمد مراد سلام سلامت انجام
 قبول فرمایند. صحیفہ تشریفہ رسید خوش وقت ساخت بہین منوال یاد و شادی فرمود
 باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است. فضائل پناہ پادشاه اسلام بارها شمارا یاد کرده
 اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الحیو فیما صنع اللہ سبحانہ خوب شد از فقراء استغناء
 زیباست بہ مشیت سبحانہ زیادہ تر خلص شما خواهد شد. فقراء البظاہر و باطن متوجہ خود دانند
 و مشتاق لقلے بحبت قرآنے خویش تصور فرمایند و از احوال ظاہر و باطن خویش اطلاع
 می داده باشند. محذومما بخمار خان بہا نوشتہ بود کہ پادشاه نیاز بخد متبت شما فرستاده
 مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشتہ شدہ. شنیدہ شد کہ شما قبولی آن نہ کردید الفتوح
 لا یرد کلیہ مشکل عظام است. خوش ہرچہ بخاطر شمار سیدہ مبارک است۔ والسلام۔
 مکتوب عدد و شخصیت و چهارم۔ بہ سلطان وقت در ذکر جامعہ مبتدعہ و
 تحریر بر تادیب و تنبیہ آنها و مایا سبب ذلک

التمایس فقیر آن کہ امورے کہ فقیر ابلا بغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار
 این معنی نمی کرده باشند۔ پس بہت کہ در علم ایشان باشد والا بما فقرے بے لہذا عت
 بنو اسے عظیم مرتب خواہد شد۔ دیر و ز فقیر بہ نماز تہجد رفتہ بود جماعت دہل نوازان ہجوم
 نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عابثہ ساختند بہ ہزار حیل از ہر خود ساقط کردیم۔ نوع
 علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعت مامون شویم۔ ہر وقت کہ بروں می بر آئیم انواع
 ایذا ہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فیلاذ خان فرمایند کہ چند کس را
 از آہنا مجبوس نمایند یا جلا وطن کند۔ این کلیہ مرکوز خاطر باشد بعد از بر خاستن فقرا این
 امر را بہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ
 با جمیع از فقر شکستہ می باشند۔ بر آمدن مشکل شدہ بہت اعانت از جناب ایشان
 می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعت و متصدیان آنجاے گرنجیہ از لاہور
 برآمدہ بہت دیار و سے رفتن ندارد و قصد دارد کہ کجمنور آمدہ بعضی امور ابلاغ
 نماید۔ ہر چہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی ان الاستقال
 بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہ و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہ
 فی ہذہ الايام مشغولون باہم الامور وھی امور الرعیۃ والعدالۃ فیہم
 فحمد اللہ ثم الحمد للہ و ہذا کان غایۃ مرادنا من العقاد مجلس السکوت
 فحصل بکرمہ سبحانہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم
 و تنصرونا بمزید فضلکم و عنایتکم فانکم لہا اہل و انک لعلی خلق عظیم
 والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکتوب حمد و شہرت و ششم - به حقایق آگاہ محذوم آدم تہوی در ذکر او
و ذکر یاران او۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد سلام علیکم در حمتہ اللہ و برکاتہ محذوم استماع اخبار
استقامت شما برین طریقہ علیہ و سرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذت معنویہ می گرد و زانکہ
اللہ سبحانہ ترقی و استقامتہ۔ بعضی یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعات
الفلسفہ مخطوط شدیم۔ علی الخصوص شیخ اسد سید فتح محمد و ابوالحسن و تازکی توفیق است
شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز مخطوط شدیم بعین کہ
بیش از پیش بحال مومی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن بہ این دیار اکثر می
نویسند و ما ہم مشتاق دیدار شما ایم۔ لیکن گذشتن آن مقام و برہم زدن معاملہ طلبہ
مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر ما بر آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال
ہر گاہ ملاقات صوری مقدور است میسر خواہد شد بمشیئت سبحانہ عمدہ کار ارتباط معنوی
ساست و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب حمد و شہرت و ہفتم - بہ خان سعادت نشان محترم خان در ذکر واقعہ
کہ در باب فتح و نصرت خان مشار الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابتہا در حلقہ روضہ مجد و الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صد حقہ
بر مہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش زانوہای فقیر چیدہ اند۔ در آن وقت معلوم
شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امید واری در حق ایشان
پیدا شدہ خاطر بغایت برائے فتح و نصرت شما متوجہ و نگران است دہان روز باز
در دین خانہ بنظر در آمد کہ شخص بر سر شما ایستادہ بہ مورجل گس رانی می کند۔ راندن گس
بہ مورجل

گوئی اشارہ یہ مقوری اعدائے کفرہ فخرہ است فرحت بر فرحت از شاہدہ این دو واقعہ رُودادہ۔ والسلام۔

مکتوب صد شخصیت دہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط بہ ولایت کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد لیثہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفوا۔ اللہ تعالیٰ از نفس حاضر نامے و نشانی نہ گذارد بنوعی کہ عین و اثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنا ہے اتم حاصل آمدہ و مطمئنہ بہ اسلام حقیقی مشرف شود غمناکے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایت کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایت صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقت آن در نیجا صورت می بندد و نجات کلی از شرک خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید **اِنَّهُ قَرِيبٌ** **مُجِيبٌ**۔ محذوم ما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است و حضرت ایشان ہم در جواب کتابت شما مکتوبے نگارش فرمود اند پیش اشارت الیہ است انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ باشد **لَقَدْ** کتابت از شمار رسیدہ بود۔ و شانہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد شخصیت و نهم۔ در بیان عنایت الطاف کہ از حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حق آنحضرت دیار این دیگر بہ وقیر آمدہ و ذکر بعضی تصرفات کہ از ان قبلہ بہ ظہور پیوستہ و بمقتدای حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہ الحمد اولاً و آخراً۔ چون اظہار نعم منعم حقیقی غر شانہ موجب از دیاد است لہذا کمینہ درویشان احمدی اظہار می نماید و تجدید نعمتہا کہ از حضرت شیخ خود با

و بیار این دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوال یاران را بر
 احوال پُر اختلاف خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده آمد و جماعه که از احوال آنها
 دریغ نداشتند خواهند شد سه گروه اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیر و تنگبر خود به آنها
 صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشارت عالی گرفته و گروهی اند
 از خواص اصحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقر را مستغنا
 نموده است و بآن حضرت باختیار خود در خوش وقتی آنچه مهربانها فرموده اند یا این کمینه در میان
 آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضی از ان از این سپاه اند و بعضی بوضع فقر و نامرادی و
 و به جازتها مقید و ملبند اند اما آن جماعه که به این مسکین ششست غناست دارند از آنکه
 حقایق آگاه و مونی پابنده که دایره ولایت ششست را قطع نموده و بوصول بکمال نبوت
 استعداد یافته و از آنجا ترقی نموده به حقیقت کتب ربانی حقایق خاص بهم رسانده بآن
 مقام عالی فرین گشته متوجه فوق است و از ان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین
 که به امر آن حضرت به این عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقر ملازم بوده و تمامیت
 خاص به فقر بهم رسانیده مجلاً از احوال ایشان اشاره الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح
 کرده می نویسد چون میر ششست الیه را شوق شده که به این فقر صحبت دارد اولاً استیذان
 از جناب آنحضرت نموده ملازم این مسکین گردید و با وجود که موی الیه علم به احوال خود کمتر داشت
 اما از کثرت ششستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چند گاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه بشر به
 ولایت گبری شد و تقید تمام به صحبت فقیر نمود و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نموده چنانچه در
 شب و روز مکرر متوجه حالش می گشتیم تا بواسطه رسید که دایره اصول و اصول اصول حرکت
 نموده بذات بخت واصل گشت و به وصول بمرتبه کمال نبوت مباحی گردید بعد از ان

باز قمریہ عظیم نسبت بہ موی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پر توے از احوال حقیقت قرآنی بر پاش
تافت در فتنہ رفته فتنای و بقایے بہ آن مرتبہ حاصل نمود بعد از ان بحقیقت کعبہ ربانی
تحقق و تزیین پیدا کرد باز حضرت الشیخان مہربانہما نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملہ
میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبست پیدا شد و فقیر
چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این کیفیت گشت کہ افاضہ
کمالات مشار الیہ بحسن تفصیل است و مشار الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعصر حق
حضرت الشیخان رسانیدہ شد از نہایت تفصیل تقدیر این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن
مقام اشارت فرمودند بعد از ان از دقایق و تازکیہای فتاکہ بحقیقت لایذکر اللہ
الا اللہ منوط است بہرہ در شد۔ و حضرت الشیخان فرمودند کہ خلعتی درین مقام عنایت
شد۔ بعد از ان در توجہات دیگر عنایات دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار
ترین ظاہری شود این است احوال میر کہ بہ طریق اجمال نوشتہ۔ و از ان جماعہ است صلاح
آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدت قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمتر کسی فرمودہ باشد
بدست آورد۔ سابقاً در جائے از اعلاش نوشتہ شدہ است۔ اما چیز ہائے کہ بعد از ان
بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصول فنا و بقا در اندک مدت بولایت
کبریٰ مبشر شد از انجا بولایت علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہات کثیرہ
کہ متضمن قمریہ عالیہ بودہ نسبت بمشار الیہ بہ وقوع آمد و حضرت الشیخان نیز
مہربانہما تہا صدمہ نمودند تا آنکہ تصفیہ ہر اے ارضی مد کش گشت و معاملہ بکالات نبوت
کشیدہ درین میان نشست و تمام است بسیار واقع شد۔ چون بسبح عالی حضرت
الشیخان رسید توجہ نمودہ بحصول کمالات نبوت بشارت دادند بعد از ان کارش

بہرِ جہ فوقانی افتاد تا آنکہ بہ وصولِ حقیقتِ کعبہ ربانی با خلعتِ عالی دورانِ مستسعد
 گردید باز سرش بہ فوق افتاد و ششہائے عظیمہ نموده شد تا بعد از چند گاہ بحقیقت
 قرآنی لمحہ گشت تا اینجا بعضی یاران خاص بادے مشارکت داشتند۔ اما در مادرار
 این اختیار تمام پیدا کرد و از مشارکت ماند با جملہ بعد اللہ والہی از مقامِ عظیم
 ایشان کہ پیشتر کسی بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقام
 تفصیل است و علوے این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام
 اختصاص بہ انبیاء و اولو العزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوق از مقام محبت است
 ترقی در آن مقام بہ علم و عمل نیست افاضہ کمالات بہ تفصیل صرفت و البستہ است مشار
 الیہ ازین مقام حظ وافر گرفتہ متوجہ فوق گشت و این عاصی بموجب توجہ و تلمذ حضرت
 پیر و ستار خود اکثر بموی انبیہ می نشست تا آنکہ یکمال عنایت و خویش بہرہ از مقام محبت
 در حق دے نشان دادند۔ بعد از دے از کمالات خاصہ ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ
 والسلام مفتخر گشت باز از حقیقت مقام لا بذر الا اللہ و از دقایق فنا کہ بدان
 مقام مربوط است بہرہ وافر گرفت۔ بعد از ان بھن عنایت الہی غر شانہ از حقیقت
 صلوٰۃ کہ پیش ازین کسی از یاران بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مبشر گشت این است نسخہ
 احوالش کہ بہ طریق اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام
مکتوب صد و ہفتاد و ہم۔ در ذکر احوال آگاہ حافظ محمد حسن دہلوی
 دبیان تہرات کہ از ان حضرت در حق حافظ بہ وقت آمدہ و ذکر مرغت میر مشاعرانیہ
 و ماینا سب ذلک۔

پارہ از احوال حافظ حسن سابق نوشتہ شدہ است آنچہ بعد از ان بہ بھول آن

مبارکی گشته بتفصیل نوشته می آید چون مشار الیه را مناسبته خاص به فقیر بود اکثر اوقات
 با هم می نشستیم و حافظ آثار توهمات و تقرقات که نسبت بوسه وقوع می آمد اظهار می نمود
 و می گفت که در وقت توجه مرا کشان کشان می برند با جملہ چیزهای بلند بعد از نشستن
 ظاہری گرد تا آنکه در عشره رمضان المبارک چنان وانمود که الآن عروج عنان درک
 می نمایم چنانچه سابقاً عروج لطائف خمسہ عالم امری نمودم و چون به عرض حضرت ایشان
 رسانیده شد تشدید نمودند که عنان در صدر عروج اند و بصول ولایت علیا اشاره
 نمودند هر چند که آداب آن حضرت نیست که بکسی تقریر این ولایت نمایند بعد از
 چند گاه به او نشست و فاست واقع شد تا آنکه به محض فضل الہی جل شانہ معاملہ
 حافظ بہ جزای ارضی کشید و حافظ خود تریکیہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین
 ضمن قسریاً عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید آنچه
 در تخمین وطن این عالمی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید
 بہ وصول کمالات نبوت سرازیر شد ساختند معلوم نیست کہ تا حال از یاران عقل و غیر
 بہ این سرعت صاحب این مقام گشته باشد اللہم ارزقہ الاستقامۃ و السلام.
 مکتوب صد و ہفتاد و یکم در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت ایشان کہ
 بکمال ولایت متحقق اند و فریق اند و ذکر علیہ ارشاد و ہدایت آنحضرت.
 طائفہ از اصحاب حضرت قبلہ کونین کہ بکمال ولایت در اثنت متحقق اند و ہم
 فریقین فریق منہم عربو امن مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت
 الثلاث حتی شرفوا بکمال ولایت النبوة بطریق التبعية. و انما من منہم دان
 لہم مراتب الاصول و لم یختلفوا عنہا رأساً لکنہم بطریق المعیۃ

اللہ تعالیٰ حاصلت لہم بحضرة الشيخ قد فازوا بملک الکمالات العالمیة و بعضی از آئینا بلند تر از ان مقام رفتہ اند و یارانی کہ بمرتبہ ولایت رسیدہ اند وہ قدا و بقا مشرف اند اکثر من ان بعد و محضی - و اسلام -

مکتوب صد و ہفتاد و دویم - در ذکر بعضی احوال یاران کہ حضرت الشیخ بہ آن حضرت در میان آورده اند -

در حق تہذیب و تعالیات کثیرہ نمودند و فرمودند کہ ہر چند بے مناسبتیہ در باطنش سرایت کردہ بود اما در اندک مدت مرفع گشت و خیلے مناسبتیہ ہم رنگ شد و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نمودہ - و ملا و سکی را فرمودند کہ در باطن او نسبت عالی مشہود گردید و از حصول فنا فی نفس بلکہ حصول در ولایت کبریٰ اشارہ نمودند و تفریق غیبت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشارالیمہ بہ وقوع آمد موافق آن سعی حضرت قبیلہ گماہی مہربانی نمودند و بہ حصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متوجہ فوق بہت - و حافظ محسن را بجمول فتا و بقا و دخول در ولایت کبریٰ بشتر ساختند و فرمودند کہ ہمگی یک سال شدہ کہ او در صحبت داخل شدہ است گویا اظہار تعجب کردند و از حقوق صفات بہ اصل در حق میر غریز عنایت نمودند و فرمودند کہ از حضرت مجدد الف ثانی را سے مشارالیمہ خلعت گرفتیم و در صحبت مقید بہ اعدا و مخصوصہ تر کردند - در حق شرف الدین افاضہ نمودند کہ دائرہ انمول بہ تمام قطع کرد و داخل کمالات نبوت گردید و سابق از راہ محبت نیز بشتر ساختہ بودند - و در بارہ خان برگ نیز فرمودند کہ وجودش مثل قطعہ برمی رود گویا اشارہ بہ فنا فی نفس بہت و حصول فنا فی قلب و مقدمات فنا فی نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد ہر اہل

عنایت خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطن او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثار بقا بہرہ در باب مشار الیہ نشان دادند۔ بعد از چند گاہ فرمودند کہ نور صفت شدہ بہت رشتہ از کمالات ولایت کبریٰ تیر رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدت قلیلہ تصریح بہ دخول ولایت کبریٰ نمودند۔ و چون وقت رخصت بمواجہ روزہ مقدمہ توجہ کردند اقامت فرمودند کہ وے را متخلع بہ خلعت خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد شریعت لاہوری را فرمودند کہ از راہ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ بہ کمالات نبوت وصل بہت۔ و در بارہ اخوندیٰ حسن سیالکوٹی درین مدت کہ در ایام ہوس آمدہ بود بحصول کمالات نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشواری درین سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ عنایات عظیمہ نمودند و خلعت خاص مرتبت فرمودند و بحصول بہرہ از کمالات نبوت نیز درین نوبت ہر بلند گردید۔ و در بارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبے بہ حقیقت کعبہ پیدا کردہ است و بہ طریق الکامس از ان حقیقت بہرہ در گشتہ است و بہ حصول حقیقت قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نواز ش فرمودند۔ و چون ایام وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارت فنا و ارادہ دادند و از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ دستار بوسہ مرتبت شد و رخصت مقید نیز دادند۔ و تعریف بلندی استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند۔ و نصیبے از حقیقت کعبہ ربانی در حق و نشان دادند۔ و عوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصول ولایت علیا مبشر گردانیدند۔ و بحصول کمالات نبوت جامعیت تام در حق صوفی پابند عنایت نمودند چندانکہ چند صہبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبے بہ کعبہ ربانی مفهوم گردید درین میان شبے بعد از نماز عشا کہ بسط عظیم رد دادہ بود و عنایت خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

تمیز گشت که مناسبت مذکوره دراز دیادست بلکه تحقیقی به الوار کعبه نیز تمیز شد و صوفی هم
 معلوم این معنی که در مشاهد که بالور عظیم از الوار اب کعبه که تحقیق آن فوق حقائق باین زمین
 آسمانی را معلوم ساخت خود را در آن مستغرق دید چون به سمع حضرت ایشان سانیدم تقدیر نمودند و اسلام
 مکتوب صد و هفتاد و سیوم - به مخدوم زاده عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان
 که از مناسبت به ولایت محمدی نوشته بودند -

حامداً و مصلیاً. فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام نوشته
 بود از مغالوئه آن جناب یافت ع با کریمان کارها دشوار نیست بکار خود مگر گرم باشند و مشتاق دانند -
 مکتوب صد و هفتاد و چهارم - نیز مخدوم زاده در تحریر بر تعلیم علوم ظاهری و صحبت طالبان حق چنان
 بسم الله و السلام علی رسول الله اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیده است
 بخش خاطر ایشان گردید الحمد لله که اوقات محبت استقامت می گذرد و در نیات باطنی نقد
 وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاهری تفید از دست دهند نوشته بودند که
 بعضی مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چه بهتر صحبت داشتن به طالبان حق سبحانه
 از عظیم عبادات است. و اسلام -

مکتوب صد و هفتاد و پنجم - نیز به مخدوم زاده در نصیحت -

باسمه سبحانه. حامداً و مصلیاً. سلام عافیت انجام باین نور چشم برسد - چه نویسد که
 چه قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواهان استقامت شما است بر خواندن سبق مفید
 باشند و اوقات را بگذرد فکر معمور دارند - کتابت شما که از تها نیر ترسیل بود رسید بعد از
 فراغ درس اوقات را به طالبان حق مشغول دارند. و اسلام
 مکتوب صد و هفتاد و هشتم - به فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

که از تعینات ثلثه و تفرقه در وصول قدمی و وصول نظری نوشته بود۔
 باسمہ سبحانہ۔ نور چشم حقایق اسکا ہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف
 ارجمند بودہ بمطالعہ درآمد و سبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعینات
 ثلثہ و تفرقه در میان وصول قدمی و وصول نظری کہ تعلق بہ احوال و لغتین حسی دارد از لوازم
 روزگار است حال خالی را این نوع حدت بصر مگر عطا فرماید با کریمان کار ہا و شواہد نیست
 شکر آن بجا آرند و طالب یادتی بوند یعنی شکوہ تم لا ذینہم لفض قاطع است و السلام۔
 مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ تیر یا بن فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالی کہ قابل
 اظہار باشند ظاہر باید نمود باقی را بکج صورت حوالہ باید کرد و در تحریر نصیحت طلبا و میناسبت الگ
 باسمہ سبحانہ حامداً و مصلياً۔ اما بعد سلام عافیت انجام بہ آن فرزند سعادتمند
 برسد ہموار بطاہر و باطن مودت و جہ احوال شما است حق سبحانہ و تعالیٰ کسب رضیات خود
 کرامت فرمودہ با خود دارد۔ درین مفارقت ضروری آنچہ از احوال و مقامات تازہ رود و
 باشد آنچہ قابل اظہار باشند می نوشته باشند باقی را بکج صورت حوالہ نمایند حق تعالیٰ آن
 نور چشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ است شکر آن بجا آرند و طالب فرید بوند۔ و
 طالبان حق را توجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و ہمیشہ بکرن
 دانند و متصف بوند۔ و السلام۔
 مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہوی در اجازت تعلیم طریقہ
 و ذکر شریط آن۔

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ اما بعد نموده می آید کہ چون فضائل و
 کمالات دستگاہ جامع خادم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدارالارشاد حضرت ہر مہند

رسید بزیارت روضہ منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجادران این بقعہا تبرکہ
چنگاہے بسر بردہ اخذ فیو عن و برکات نموده دازنرایا و خواص این طریقہ علیہ خط و افریافت
و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب ادگشت و محبت شیوخ و استقامت غزا از اطوار و اوضاع
اولیٰ و دہلوی ادگشت بنا بر این غائبی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ
احمد معصومیہ امانت بدعت نام غنیہ و احیاء سنت سنیہ جازت تعلیم این طریقہ و مبدیہ بمشار الیہ
داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعہ المصطفویہ علی السلام و التحیۃ و الثبات علی محمد و آلہ
و اسلام علی من اتبع الهدی و انا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الا حمیدی
المعصومی خمر اللہ سبحانہ ذلویہ و ستر عیوبہ و العبد المذکور و ان کم یکن اہل اللہ الامر الخیر لکن
قد و در رب مبلغ ادعی من سارع لغزو باللہ من شرور الفساد من سیئات اعمالنا و لا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب بہ محمد و ہشتاد و نہم بہ محارت اکا حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور غفل۔
باسمہ سبحانہ حامدا و مصليا لما بعد ازین عاصی مصر علی العصیان سلام و التحیۃ
آن برادر عزیز برسد طرفہ چیرے بہت مردم از چین کس توقعات کثیرہ دارند و با عقائد خود
اوراد و خلجہ کہ اہل اللہ کی انگارند حال آنکہ زکر نیز بریش خود گرفتار نمی دانم کہ بدوستان
دیاران چہ نویسیم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حل برہم نفس و دید قصور
اعمال می نمایند۔ و اگر تسر و اخفا اختیار نموده آید تبلیس و ترویج نقد وقت اوست
مخبر نیست تا بگویم راز ہمہ غیبت تا بنا لم زار
لغزو باللہ من شرور الفساد من سیئات اعمالنا و اسلام۔
مکتوب بہ محمد و ہشتاد و نہم نیز بہ حافظ در تحریریں بر مراعات حقوق خلق

حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند
 اگر چه انقطاع و غفلت بآن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعات حقوق خلق از جمله ضروریات
 است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگر چه نازنین عالم است نازی کی کے راست آید باری باید کشید
 ہر تقدیر بباد وجود کمال فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بد و کلمہ یادی فرمودہ باشند
 کہ دل نگرانی است خاص بجناب شادین آوان بندگان طین سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطر از
 کمال شفقت مصوب ارشاد پناہی ارسال داشتند طرہ الفاظ تواضع و خشوع و فرمان مندرج است و السلام
 مکتوب صد ہشتاد و دوم۔ بیدیر عبد اللہ در تحریر بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف
 باسمہ سبحانہ۔ اما بعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرعن بوند و گرفتار
 معاملہ عظیمہ در پیش قطعی آمدہ باشند امروز فردا است کہ چشم داری شود آن زمانے
 غیر از حسرت و مذمت چیزی بدست نخواہد آمد خبر شرط است چون نشاء از توفیق در آنچه
 از طلب صادق در ہزار آن محب لقیتمی مشہود می گردد و مجملے بہ طریق و فرما اشارہ نصیحت نمودہ آمد
 معذور خواہند داشت۔ چند گاہ درین قرب جوار لبس بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ
 حضرت دارالارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک قامت خط و اقرارین طریق
 عالی نصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ بہر حال بہر جا باشند بیاران طریق و مجاہدان
 این سلسلہ علیہ محذور بوند و از صحبت مخالف طریق مجنب باشند۔ خوش گفت۔
 ما عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین دان ہر کہ نسبت عاشق با او مشور قرین
 مکتوب صد و ہشتاد و دوم۔ بہ فاضل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ
 حالتی کہ در نوم رود بدلتایت اصل است و بیان آنکہ معاملہ خلعت فوق معاملہ تفصیل است

و خلعت یکے از شعب حب بہت .

حامداً و مصلیاً . اما بعد سلام و تحیہ بہ آن فضائل و کمالات و سنگاہ بر سر مکتوب
مغروب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنوی گشت حالتی کہ در نوم رو دہد بقابلیت
اصل بہت و بر اکثر نسبتہا تفوق دارد و آنستہ کہ در بعض اوقات روحی دہد امید بہت کہ از
لوازم برکات خلعت باشد و ما ذلک علی اللہ بحر فی معاملہ خلعت فوق تفصیل بہت ترقی در آن
مقام و البستہ محبت بہت چہ خلعت یکے از شعب حب بہت فی الحب ثلث اعتبارات المحبة
المختصة بالكلام علی بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام والا اعتبار الثانی الخلة المنسوبة الی
الخلیل علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام والا اعتبار الثالث المحبوبة الخاصة بالمحب علیہ
و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من النبیات کمہا و رقتہا اللہ سبحانہ و ایاکم ایماناً و شرباً

من ہذہ الکمالات . و السلام

مکتوب صد ہشتاد و دوم فی فضائل امام محمد حامداً و مصلیاً انکہ عذر این کار طول صحبت بہت
لہ الحمد اما بعد شوق اللہ صدر کم و ذکی نفسکم ولین جند کم بجرمہ سین البشر ^{طہر}
من ریح البصر و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من النبیات کمہا عذر این کار طول صحبت بہت
بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ بہت . خوش گفتہ

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیل غریز الوجود بہت ملاقات مشار الیہ غنیمت شمرند
فضائل باب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شتابیش از ہمیش ظاہر ساخت . و السلام

مکتوب صد ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محترم خان در بیان اسرار عروج و نزول
بطریق اجمال و تحقیق انچہ در مکتوبات واقع بہت کہ چون نظریۃ اولی بمظاہر جمیلہ اقتدا باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمه طیبیه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن بشیر اند که دنیا
 ترا بکلم آخرت ادیم مهربا ما ایماے اذا فشاے اسرار نزول که تا حال هر بسته اند و بیکر که در میان
 آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمه از آن بطریق اجمال در میان آورده
 می شود بگویش پوش مسروع باد هر چند خیالات این دو باز کار قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعنند
 دلی چون شمه مرابره داشت از خاک مزدگر بگذرا نغم سر بر افلاک
 و هو پزا معلوم آل محرم اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی
 بمطالع هر جمیله افتد باعث خروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است
 که الا دلی لك والثانية عليك واقع شده و الايضاد در عند داشت اول مکتوبات جلد اول واقع
 است علی الخصوص در کسوت لیس و بلکه در اجزای آنها آن قدر متقاد این طائفه گشتم که چون
 عرض نمایم نتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تخیله ساخته و آن
 این است که چون عروج و نزول در حق عارف مقصود و در بیکر علقه تصویریه نمی تواند از ارفع نمود پس در
 اگر وقت نظر ثانیه ثالثه باشد الله تعالی بر حضرت شرعیه قرین شوند و از خود دور آیند و برانکه حکم
 نظره اولی خواهد گرفت باعث عروج و درجات بے نهایت خواهد گردید و هذا هو السور فی کثرة الانکحة
 و اتخاذ السورای الیهی الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و مردیگر آنکه در همین
 عمرت تفسیر عروج و نزول و هنگام اتمام مسیر سلوک که با استعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعده
 گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا قنایه غیر تحقق می شوند بسبب کمال
 اتحاد فیما بین در راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رساند و موجب قیام
 بے اندانه می شود و هر چند تشبیه اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چند آنکه اسباب نزول زیاده
 و جدید همان قدر عروج و نزول بیش از پیش ع گری بگویم شرح آتی بے حد شود۔

این کمال راجح بآن کلمه طیبہ است کہ حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزو کنی این خیر خواه آن است کہ پر توہ این کمال در حق آنجناب علی بجا کمال بمنصہ ظهور آید ع با کریمان کار ہادشوار غنیت . استقامت بر اطوار شرعیہ از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی غفار و مغرب . اما در ہارہ شما امید ہادار د زیادہ برین طاقت اظہار نہ . خوش گفت بہ

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ غنیت ہم قہد غریب و حدیث عجیب است
مکتوب و ششاد و ششم بہ سلطان عبدالرحمن در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر واقعہ عالی
بودہ و بیان آنکہ قدوم اہل اللہ از نعمتہای عظیمہ است .

باسمہ سبحانہ بجناب آن سلطان با کرام سلام مشتاقانہ برسد . اظہار اشتیاق
ملاقات نمودہ بودیم بارہم صد چند ان مشتاق دانند واقعہ عالی کہ اندراج یافتہ بود مطاع
آن خوش وقت ساخت عذر خواہی کہ از بابت آن عزیز مرقوم بود بہ عنون انجامید از اخلاص
شما ہمین قسم ششم داشتہ داریم بخاطر امیج عار نیارند کہ صفادر عفاست . دیگر جناب شاد
پتہای میان محمد با قربان حدرد تشریف می آرند توقع کہ در جمیع امور مدد و معاون ایشان
باشند و صحبت ایشان را مفتنم دانستہ در تشریف خویش جہاے اقامت ایشان معین سازند و در
حلقہ مشغولی سرگرم باشند و توجہ ہم بگیرند قدوم اہل اللہ را از نعمتہای عظیمہ دانستہ بجان دل
خدمت نمایند در روضہ منورہ حصول مطالب شایا توجہ نمودہ می آید امید باشند لعل اللہ
مجدد بت بعد ذلک اموا . والسلام .

مکتوب و ششاد و ششم نیز بہ سلطان در بیان آنکہ استعمال آب کفش حضرت مجدد
الف ثانی دافع امر از کثیرہ و شر برکات عظیمہ است و ذکر فیوضہ کہ در شب عرس حضرت

عروۃ الوثقی ظاہر شدہ دبر نخ از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاء عاجلاً خاطر نقرب الغایت نگران می باشد
امید که بزودی خبر عافیت برنگارند که موجب جمعیت خاطر با گردد مصحوب عبدالمومن بہ کفیش
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب و طعام
قطره ازان می چکانند باشد کہ مقرر برکات است۔ دیگر انتساب کہ عرض حضرت پیر و ستیگر است طرف
فیوض و برکات است و چون واسطۃ العقادین مجلس ذات باری برکات است امید کہ حفظ و افر
بایشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد
مہربانان خود کمال تمنائے و آرزو سے این گرفتار است لیکن خوائق و علائق کہ این مسکن
آن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانہ قادر است کہ بہین ہمت علیہا شہان مہلب
اقصی و مقصد سنی بحصول انجامد و باین سعادت عظمیٰ سر بلند گرداند۔ خوش گفت سہ
مر کشید و ظنا ہم بہ گردن اندازید
کشان کشان چو سگاتم بکوسے یار بر بندہ
مکتوب و ہشتاد و ہفتم یکمالات دستگاہ شیخ محمد یاقر لاہوری در جواب مکتوب او
کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استدعا رد عاود توجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مدیاً و مسلماً حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال کرم خویش معالہ
کہ اجناس ثلاثہ متعلق است بالفراہ رسانید با سرار و تازگیہاے کہ غنم خاک منوط است مستعد
کناد سابقاً مکتوب عالی متضمن ابشارات مصحوب ملا محمد امین رسول شستہ است ظاہر از سیدہ
باشد دیگر محبت و خصوصیت کہ نسبت بشما واقع است بکتر سے خواہد بود و خبر از تحاش حافظ
جو کہ نگاشستہ بودند بوضوح انجامید انا للہ و انا الیہ راجعون و جو الیشان رحمتہ بود در
نوامی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نمودہ با صوفیہ نظام ختم قرآن مجید کردہ شد و آن

حضرت ہم شریک بودند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیده باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ است و جو ان مستعدی ظاہری گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشار الیہ بسیار نموده است ظاہر پیش شمار رسد توهمات خاصہ در بارہ او دین نداشتند و السلام۔
مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت صحبت۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید و عزلینہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشته آمد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید لبتہ سبحانہ الحمد کہ از کمال محبت غائبانہ ترقیات عالی نصیب شما است و چون از کمال کرم و عناد توبہ غائبانہ نموده اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در فضیلت صحبت فقر و تسلیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الہی غر شانہ شامل حال باد۔
احقر ترین طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بآن اشفاق پناہ می رسد حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمال کرم خویش از خصایص و فرایاں طریقہ علیہ احمدیہ استسعاد کرامت فرمودہ استقامت تام بر اوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاظر فسادن حقایق آگاہی میان شاہ محمد سبب خوش و قتیہا گردید مطلب عمده از فرستادن شیخ مشار الیہ خبر خواہی آخرت است لبتہ سبحانہ الحمد کہ آثار گرجی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است کہ معاملہ دنیا و ترقی آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گیرد
با کرم بیان کار ہادشوار نصیبت

دستگیر ہیا و لوازم مہربانیا درین مصائب کہ بہ میرا بخیر از ایشان بہ وقوع آمد سبب
ترفع درجات دارین خواهد بود۔ والسلام۔

مکتوب عدد و لودم۔ خواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرت ایشان
لہ الحمد۔ کتابتہا ہے برادر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند
رسید و در جواب توقف رفت معذرت خواہند داشت۔ در دو غم و ماتم کہ نصیب این
مہجوران گردیدہ عذری بہت۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ
سربہ صحرائی زدیم اما چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت
ز فرقت تو نہ مردم چہ لاف مہر زخم کہ خاک بر مہر من باد و بر محبت من !

والسلام

تمام باشد

۲، جمادی الاخری ۱۳۳۸ھ

دکتر خانہ بلغ المقابلہ از کتابی کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ



محسن الملک الراۃ والعدل والجود